بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدَہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم ط

کفالت کا بیان

اصطلاحِ شرع میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا دین یا عین کا۔ (ہدایہ درمختار ج ۲ ص ۲۴۹)

جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب ومکفول کہتے ہیں اور جس پر مطالبہ ہے وہ اصیل ومکفول عنہ ہے اور جس نے ذمہ داری کی وہ کفیل ہے ور جس چیز کی کفالت کی وہ مکفول بہ ہے۔ (درمختار ص ۲۵۲)

مسئلہ ۱: جس مدعی کو یہ ڈر ہو کہ معلوم نہیں مال وصول ہوگا یا نہ ہوگا اور جس مدعی علیہ کو یہ اندیشہ ہو کہ کہیں حراست میں نہ لیا جاؤں ان دونوں کو اس اندیشہ سے بچانے کے لئے کفالت کرنا محمود وحسن ہے اور اگر یہ کفیل یہ سمجھتا ہو کہ مجھے خود شرمندگی حاصل ہوگی تو اس سے بچنا ہی احتیاط ہے توریت مقدس میں ہے کہ کفالت کی ابتدا ملامت ہے اور اوسط ندامت ہے اور آخر غرامت ہے یعنی ضامن ہوتے ہی خود اس کا نفس یا دوسرے لوگ ملامت کریں گے اور جب سے مطالبہ ہونے لگا تو شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آخر یہ کہ گرہ سے دینا پڑتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۴ ص ۲۵۳)

کفالت کا جواز اور اس کی مشروعیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر اجماع منعقد ہے۔ قرآن مجید سورۂ یوسف میں ہے۔ وَاَنَا بِہٖ زَعِیۡمٌ میں اس کا کفیل وضامن ہوں۔ حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد وترمذی نے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفیل ضامن ہے۔ ایک معاملہ میں ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کی تھی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ ۲: کفالت کے لئے الفاظ مخصوص ہیں جو بیان کیے جائیں گے اور اس کا رکن ایجاب وقبول ہے یعنی ایک شخص الفاظ کی کفالت سے ایجاب کرے دوسرا قبول کرے۔ تنہا کفیل کے کہہ دینے سے کفالت نہیں ہوسکتی جب تک مکفول لہ یا اجنبی شخص نے قبول نہ کیا ہو۔ یہ بھی ہو سکات ہے کہ مکفول لہ یا اجنبی نے کسی سے کہا کہ تم فلاں کی کفالت کرلو اُس نے کفالت کر لی تو یہ کفالت صحیح ہے قبول کی اس صورت میں ضرورت نہیں۔ اور اگر کفیل نے کفالت کی

اور مکفول لہ وہاں موجود نہیں ہے کہ قبول یا رد کرتا تو یہ کفالت مکفول لہ کی اجازت پر موقوف ہے جب خبر پہنچی اُس نے قبول کر لی کفالت صحیح ہوگی۔ اور جب تک مکفول لہ نے جائز نہ کی ہو کفیل کفالت سے دست بردار ہوسکتا ہے۔ (عالمگیری ج۴ص۱۳۴)

مسئلہ۳: مکفول عنہ کا قبول کرنا یا اس کے کہنے سے کسی شخص کا کفالت کرنا کافی نہیں مثلاً اس نے کسی سے کہا میری کفالت کر لو اُس نے کفالت کر لی یا اُس نے خود ہی کہا کہ میں فلاں شخص کی طرف سے کفیل ہوتا ہوں اور مکفول عنہ نے کہا میں نے قبول کیا یہ کفالت صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۴: مریض نے اپنے ورثہ سے کہا فلاں شخص کا میرے ذمہ یہ مطالبہ ہے تم ضامن ہو جاؤ۔ ورثہ نے کفالت کر لی یہ کفالت درست ہے۔ اگرچہ مکفول لہ نے قبول نہ کیا ہو بلکہ وہاں موجود بھی نہ ہو۔ مریض کے مرنے کے بعد ورثہ سے مطالبہ ہوگیا مگر میّت نے ترکہ نہ چھوڑا ہو تو ورثہ ادا کرنے پر مجبور نہیں کیے جا سکتے۔ (عالمگیری ص۳۴۵)

مسئلہ۵: مریض نے کسی اجنبی شخص کو اپنا ضامن بنایا وہ ضامن ہوگیا اگرچہ مکفول لہ موجود نہیں ہے کہ اس کفالت کو قبول کرے یہ کفالت بھی درست ہے لہٰذا اس اجنبی نے دَین ادا کر دیا تو اُس کے ترکہ سے وصول کرسکتا ہے۔ (عالمگیری ص ؟؟؟)

مسئلہ۶: مریض نے ورثہ سے ضمانت کو نہیں کہا بلکہ خود ورثہ ہی نے مریض سے کہا کہ لوگوں کے جو کچھ دَیون تمہارے ذمہ ہیں ہم ضامن ہیں اور قرض خواہ وہاں موجود نہیں ہیں کہ قبول کرتے یہ کفالت صحیح نہیں۔ اور اُس کے مرنے کے بعد ورثہ نے کفالت کی تو صحیح ہے۔ (خانیہ، ہندیہ ص۱۳۴)

مسئلہ۷: مکفول بہ کبھی نفس ہوتا ہے کبھی مال۔ نفس کی کفالت کا یہ مطلب ہے کہ اُس شخص کو جس کی لفات کی حاضر لائے جس طرح آج کل بھی کچہریوں میں ہوتا ہے کہ مدعٰی علیہ سے کفیل طلب کیا جاتا ہے جو اس امر کا ذمہ دار ہوتا ہے اُس پر لازم ہے کہ تاریخ پر حاضر لائے اور نہ لائے تو خود اُسے حراست میں رکھتے ہیں۔

کفالت کے شرائط حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) کفیل کا عاقل ہونا (۲) بالغ ہونا

مجنوں یا نابالغ نے کفالت کی، صحیح نہیں۔ مگر جب کہ ولی نے نابالغ کے لئے قرض لیا اور نابالغ سے کہہ دیا کہ تم اس مال کی کفالت کرلو اُس نے کفالت کر لی یہ کفالت صحیح ہے اور

اس کفالت کا مطلب یہ ہوگا کہ نابالغ کو مال ادا کرنے کی اجازت ہے اور اس صورت میں اس بچہ سے دَین کا مطالبہ کرسکتا ہے اور کفالت نہ کرتا تو صرف ولی سے مطالبہ ہوتا۔ ولی نے نابالغ کو کفالت نفس کا حکم دیا اُس نے کفالت کر لی یہ صحیح نہیں۔ (درمختار، عالمگیری ص ۱۳۴)

مسئلہ ۸: نابالغ نے کفالت کی اور بالغ ہونے کے بعد کفالت کا اقرار کرتا ہے تو اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اگر بعد بلوغ اس میں اور طالب میں اختلاف ہوا یہ کہتا ہے میں نے نابالغی میں کفالت کی تھی اور طالب کہتا ہے بالغ ہونے کے بعد کفالت کی ہے تو نابالغ کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری ص۱۳۴)

(۳) آزاد ہونا۔

یہ شرط نفاذ ہے یعنی اگر غلام نے کفالت کی تو جب تک آزاد نہ ہو اُس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ ایسا غلام ہو جس کو تجارت کرنے کی اجازت ہو ہاں جب وہ آزاد ہو گیا تو اُس کفالت کی وجہ سے جو غلامی کی حالت میں کی تھی اُس سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر مولیٰ نے اُسے کفالت کی اجازت دے دی تو اُس کی کفالت صحیح و نافذ ہے جب کہ مدیون نہ ہو۔ (درمختار ص۲۵۲، عالمگیری ص۱۳۴)

(۴) مریض نہ ہونا۔

یعنی جو شخص مرض الموت میں ہو اور ثلث مال سے زیادہ کی کفالت کرے تو صحیح نہیں۔ یونہی اگر اُس پر اتنا دَین ہو جو اُس کے ترکہ کو محیط ہو تو بالکل کفالت نہیں کرسکتا۔ مریض نے وارث کے لئے یا وارث کی طرف سے کفالت کی یہ مطلقاً صحیح نہیں۔ (درمختار ج ۲ ص ۲۵۲، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: اگر مریض پر بظاہر دین نہ تھا اُس نے کسی کی کفالت کی تھی پھر یہ اقرار کیا کہ مجھ پر اتنا دَین ہے جو کُل مال کو محیط نہیں ہے اور دَین نکالنے کے بعد جو بچا کفالت کی رقم اُس کی تہائی کی قدر کفالت صحیح ہے۔ (ردالمحتار ص ۱۱)

مسئلہ ۱۰: مریض نے حالتِ مرض میں یہ اقرار کیا کہ میں نے صحت میں کفالت کی ہے یہ اُس کے پورے مال میں صحیح ہے بشرطیکہ یہ کفالت نہ وارث کے لئے ہو نہ وارث کی طرف سے ہو۔ (ردالمحتار ص ۱۱)

(۵) مکفول بہٖ مقدور التسلیم ہو۔

یعنی جس چیز کی کفالت کی اُس کو ادا کرنے پر قادر ہو۔ حدود و قصاص کی کفالت نہیں ہو سکتی۔ جس پر حد واجب ہو اُسکے نفس کی کفالت ہوسکتی ہے۔ جب کہ اُس حد میں بندوں کا حق ہو۔ یونہی میّت کی کفالت بالنفس نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ جب وہ مر چکا تو حاضر کیونکر کر سکتا ہے بلکہ اگر زندگی میں کفالت کی تھی پھر مرگیا تو کفالت بالنفس باطل ہوگئی کہ وہ رہا ہی نہیں جس کی کفالت کی تھی۔

(٦) دَین کی کفالت کی تو وہ دَین صحیح ہو۔

یعنی بغیر ادا کیے یا مدعی کے معاف کیے وہ ساقط نہ ہو سکے۔ بدل کتابت کی کفالت نہیں ہو سکتی کہ یہ دَین صحیح نہیں۔ یونہی زوجہ کے نفقہ کی کفالت نہیں ہوسکتی جب تک قاضی نے اس کا حکم نہ دیا ہو کہ یہ دَین صحیح نہیں۔

(٧) وہ دَین قائم ہو۔

لہٰذا جو مفلس مرا اور ترکہ نہیں چھوڑا اُس جو جو دَین ہے قابلِ کفالت نہیں کہ ایسے دَین کا دنیا میں مطالبہ ہی نہیں ہوسکتا۔ یہ دَین قائم نہ رہا۔

مسئلہ ۱۱: کفالت ایسے الفاظ سے ہوتی ہے جن سے کفیل کا ذمہ دار ہونا سمجھا جاتا ہو مثلاً خود لفظ کفالت ضمانت۔ یہ مجھ پر ہے۔ میری طرف ہے۔ میں ذمہ دار ہوں۔ یہ مجھ پر ہے کہ اس کو تمہارے پاس لاؤں۔ فلاں شخص میری پہچان کا ہے یہ کفالت بالنفس ہے۔ (عالمگیری ص ۱۳۵)

مسئلہ ۱۲: تمہارا جو کچھ فلاں پر ہے میں دوں گا یہ کفالت نہیں بلکہ وعدہ ہے۔ تمہارا جو دَین فلاں پر ہے میں دوں گا میں ادا کروں گا یہ کفالت نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ میں ضامن ہوں یا وہ مجھ پر ہے۔ (عالمگیری ص ۱۳۵)

مسئلہ ۱۳: یہ کہا کہ جو کچھ تمہارا فلاں پر ہے میں اُس کا ضامن ہوں یہ کفالت صحیح ہے۔ یا یہ کہا جو کچھ تم پر اس بیع میں پہنچے گا میں اُس کا ضامن ہوں یعنی یہ کہ بیع میں اگر دوسرے کا حق ثابت ہو تو ثمن کا ذمہ دار ہوں یہ کفالت بھی صحیح ہے۔ اس کو ضامن الدرک کہتے ہیں۔ (درمختار ص ۲۶۴، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: کفالت بالنفس میں یہ کہنا ہوگا کہ اُس کے نفس کا ضامن ہوں یا ایسے عضو کر ذکر کرے جو کل کی تعبیر ہوتا ہے۔ مثلاً گردن، جزوشائع نصف و ربع کی طرف اضافت کرنے سے بھی کفالت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کہا اُس کی شناخت میرے ذمہ ہے تو کفالت نہ ہوئی۔ (درمختار

ص۲۵۳)

مسئلہ۱۵: کفالت کا حکم یہ ہے کہ اصیل کی طرف سے اس نے جس چیز کی کفالت کی ہے اُس کا مطالبہ اس کے ذمہ لازم ہوگیا یعنی طالب کے لئے حقِ مطالبہ ثابت ہوگیا وہ جب چاہے اس سے مطالبہ کرسکتا ہے اس کو انکار کی گنجائش نہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ اس سے مطالبہ اُسی وقت کرے جب اصیل سے مطالبہ نہ کرسکے بلکہ اصیل سے مطالبہ کرسکتا ہو۔ جب بھی کفیل سے مطالبہ کرسکتا ہے۔ اور اصیل سے مطالبہ شروع کردیا جب بھی کفیل سے مطالبہ کرسکتا ہے۔ ہاں اگر اصیل سے اُس نے اپنا حق وصول کرلیا تو کفالت ختم ہوگئی اب کفیل بری ہوگیا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (درمختار ص۲۵۱، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶: میں نے فلاں کی کفالت کی آج سے ایک ماہ تک تو ایک ماہ کے بعد کفیل بری ہو جائے گا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ اور فقط اتنا ہی کہہ دیا کہ ایک ماہ کفیل ہوں یہ نہ کہا کہ آج سے جب بھی عرف یہی ہے کہ ایک ماہ کی تحدید ہے اس کے بعد کفیل سے تعلق نہ رہا۔ (ردالمحتار ص ۲۵۵)

مسئلہ۱۷: کفیل نے یوں کفالت کی کہ جب تو طلب کرے گا تو ایک ماہ کی مدت میرے لئے ہوگی یہ کفالت صحیح ہے۔ اور وقت طلب سے ایک ماہ کی مدت ہوگی اور مدت پوری ہونے پر تسلیم کرنا لازم ہے اب دوبارہ مدت نہ ہوگی۔ (درمختار ص۲۵۵)

مسئلہ۱۸: اس شرط پر کفالت کی کہ مجھ کو تین دن یا دس دن کا خیار ہے کفالت صحیح ہے اور خیار بھی صحیح یعنی جس مدّت تک خیار لیا ہے اُس کے بعد مطالبہ ہوگا اور اندرونِ مدّت اُس کو اختیار ہے کہ کفالت کو ختم کردے۔ (درمختار ص۲۵۶ وغیرہ)

مسئلہ۱۹: کفیل نے وقت معین کردیا ہے کہ میں فلاں وقت اس کو حاضر لاؤں گا اور طالب نے طلب کیا تو اُس وقت معین پر حاضر لانا ضرور ہے اگر حاضر لایا فبہا ورنہ خود اس کفیل کو حبس کردیا جائے گا۔ یہ اُس صورت میں ہے جب حاضر کرنے میں اس نے خود کوتاہی کی ہو اور اگر معلوم ہو کہ اس کی جانب سے کوتاہی نہیں ہے تو ابتداً حبس نہ کیا جائے بلکہ اس کو اتنا موقع دیا جائے کہ کوشش کرکے لائے۔ (عالمگیری ص۱۳۶، درمختار ص۱۵۶)

مسئلہ۲۰: کفالت بالنفس کی تھی اور وہ شخص غائب ہوگیا کہیں چلا گیا تو کفیل کو اتنے دنوں کی مہلت دی جائے گی کہ وہاں جا کر لائے اور مدّت پوری ہونے پر بھی نہ لایا تو قاضی کفیل کو حبس کرے گا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں گیا تو کفیل کو چھوڑ دیا جائے گا۔ جب کہ طالب بھی

اس بات کو مانتا ہو کہ وہ لا پتہ ہے اور اگر طالب گواہوں سے ثابت کردے کہ وہ فلاں جگہ ہے تو کفیل مجبور کیا جائے گا کہ وہاں سے جا کر لائے۔ (عالمگیری ص ۱۳۶، درمختار ص ۲۵۶)

مسئلہ ۲۱: یہ جو کہا گیا کہ کفیل اُس کو وہاں سے جا کر لائے اگر یہ اندیشہ ہو کہ کفیل بھی بھاگ جائے گا تو طالب کو یہ حق ہوگا کہ کفیل سے ضامن طلب کرے اور کفیل کو اس صورت میں ضامن دینا ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴)

مسئلہ ۲۲: کفالت بالنفس میں اگر مکفول بہ مرگیا کفالب باطل ہوگئی۔ یونہی اگر کفیل مرگیا جب بھی کفالت باطل ہوگئی اُس کے ورثہ سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ طالب کے مرنے سے کفالت باطل نہیں ہوتی اس کے ورثہ یا وصی کفیل سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کفیل نے مدعیٰ علیہ کو مدعیٰ کے پاس حاضر کر دیا تو کفالت سے بری ہوگیا مگر شرط یہ ہے کہ ایسی جگہ حاضر لایا ہو جہاں مدعی کو مقدمہ پیش کرنے کا موقع ہو یعنی جہاں حاکم رہتا ہو یعنی اُسی شہر میں حاضر لانا ہوگ دوسرے شہر یا جنگل یا گاؤں میں اُس کے پاس حاضر لانا کافی نہیں۔ کفیل کے بری ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ضمانت کے وقت یہ شرط کرے کہ جب میں حاضر لاؤں بری ہو جاؤں گا یعنی بغیر اس شرط کے بھی حاضر کر دینے سے بری ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۵۷)

مسئلہ ۲۳: کفیل کی برامت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جب حاضر کر دے تو مکفول لہ قبول کر لے وہ انکار کرتا ہے اور یہ کہے کہ اسے دوسرے وقت لانا جب بھی کفیل بری الذمہ ہوگیا۔ کفیل کے ذمہ صرف ایک بار حاضر کر دینا ہے۔ ہاں اگر ایسے لفظ سے کفالت کی ہو جس سے عموم سمجھا جاتا ہو مثلاً یہ کہ جب جبھی تو اسے طلب کرے گا میں حاضر لاؤں گا تو ایک مرتبہ کے حاضر کرنے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ (درمختار ص ۲۵۷)

مسئلہ ۲۴: کفالت میں شرط کر دی ہے کہ مجلس قاضی میں حاضر کرے گا اب دوسری جگہ مدعی کے پاس حاضر لانا کافی نہیں۔ ہاں امیرِ شہر کے پاس حاضر کر دیا یا امیر کے پاس حاضر کرنے کی شرط تھی اور قاضی کے پاس لایا دوسرے قاضی کے پاس لایا یہ کافی ہے۔ (درمختار ص ۲۵۷، عالمگیری ص ۱۳۷)

مسئلہ ۲۵: مطلوب (مدعیٰ علیہ) نے خود اپنے کو حاضر کر دیا کفیل بری ہوگیا جب کہ اس نے مطلوب کے کہنے سے کفالت کی ہو اور اگر بغیر کہے اپنے آپ ہی کفالت کر لی تو اُس کے خود حاضر

ہونے سے کفیل بری نہ ہوا۔ کفیل کے وکیل یا قاصد نے حاضر کر دیا کفیل بری ہو گیا مگر ان تینوں میں یعنی خود حاضر ہو گیا یا وکیل یا قاصد نے حاضر کر دیا شرط یہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں بمتقضاء کفالت حاضر ہوا یا کفیل کی طرف سے پیش کرتا ہوں اور اگر یہ ظاہر نہ کیا تو کفیل بریٔ الذمہ نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۵۸)

مسئلہ ۲۶: کسی اجنبی شخص نے جو کفیل کی طرف سے مامور نہیں ہے مطلوب کو پیش کر دیا اور کہہ دیا کہ کفیل کی طرف سے پیش کرتا ہوں اگر طالب نے منظور کر لیا کفیل بری ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کفیل نے یوں کفالت کی کہ اگر میں کل اس کو حاضر نہ لایا تو جو مال اسے ذمہ ہے میں اُس کا ضامن ہوں اور باوجود قدرت اُس نے حاضر نہیں کیا تو مال کا ضامن ہو گیا اُس سے مال وصول کیا جائے اور اگر مطلوب بیمار ہو گیا یا قید کر دیا گیا یا اُس کا پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہے ان وجوہ سے کفیل نے حاضر نہیں کیا تو مال کا ضامن نہیں ہوا اور اگر مطلوب مر گیا یا مجنوں ہو گیا اس وجہ سے نہیں حاضر کر سکا تو ضامن ہے اور اگر صورت مذکورہ میں خود طالب مر گیا تو اُس کے ورثہ اُس کے قائم مقام ہیں اور اگر کفیل مر گیا تو اس کے ورثہ سے مطالبہ ہو گیا یعنی اُس وقت تک وارث نے اُس کو حاضر کر دیا بری ہو گیا ورنہ وارث پر لازم ہو گا کہ کفیل کے ترکہ سے دین ادا کرے۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۵۸، ۲۵۹)

مسئلہ ۲۸: کفیل نے یہ کہا تھا کہ اگر کل فلاں جگہ اس کو تمہارے پاس نہ لاؤں تو مال کا میں ضامن ہوں کفیل اُسے لایا مگر طالب کو نہیں پایا اور اس پر لوگوں کو گواہ کر لیا تو مکفیل دونوں کفالتوں (کفالت نفس اور کفالت مال) سے بری ہو گیا۔ اور اگر صورت مذکورہ میں طالب و کفیل میں اختلاف ہوا۔ طالب کہتا ہے تم اُسے نہیں لائے۔ کفیل کہتا ہے میں لایا تم نہیں ملے۔ اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو طالب کا قول معتبر ہے یعنی کفیل کے ذمہ مال لازم ہو گیا اور اگر کفیل نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ اُسے لایا تھا تو کفیل بری ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: کفیل مطلوب کو لایا مگر خود طالب چھپ گیا اس صورت میں قاضی اُس کی طرف سے کسی کو وکیل مقرر کر دے گا کفیل اُس وکیل کو سپرد کر دے گا۔ اسی طرح مشتری کو خیار تھا اور بائع غائب ہو گیا یا کسی نے قسم کھائی تھی کہ آج میں اپنا قرض ادا کر دوں گا اور قرض خواہ غائب ہو گیا یا کسی نے عورت سے کہا تھا اگر تیرا نفقہ تجھ کو آج نہ پہنچے تو تجھ کو طلاق دے لینے کا

اختیار ہے اور عورت کہیں چھپ گئی ان سب صورتوں میں قاضی ان کی طرف سے وکیل مقرر کردے گا اور وکیل کا فعل مؤکل کا فعل ہوگا۔ (ردالمحتار ص ۲۶۰)

مسئلہ ۳۰: قاضی یا اس کے امین نے مدعیٰ علیہ سے کفیل طلب کیا جو اس کے حاضر لانے کا ضامن ہو مدعی کے کہنے سے کفیل طلب کیا ہو یا بغیر کہے کفیل پر لازم ہوگا کہ مدعیٰ علیہ کو قاضی کے پاس حاضر لائے مدعی کے پاس لانے سے بری الذمہ نہ ہوگا ہاں اگر قاضی نے یہ کہہ دیا ہو کہ مدعی تم سے کفیل طلب کرتا ہے تم اسکو کفیل دو تو اب مدعی کے پاس لانا ہوگا قاضی کے پاس لانے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ (خانیہ)

مسئلہ ۳۱: طالب نے کسی کو وکیل کیا کہ کہ مطلوب سے ضامن لے اس کی دو صورتیں ہیں وکیل نے کفالت کی اپنی طرف نسبت کی یا مؤکل کی طرف اگر اپنی نسبت کی تو کفیل سے مطالبہ خود وکیل کرے گا اور مؤکل کے پاس مطلوب کو پیش کر دیا تو دونوں صورتوں میں بری الذمہ ہو گا اور وکیل کے پاس حاضر لایا تو پہلی صورت میں بری ہو گا دوسری صورت میں نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص کی کفالت چند شخصوں نے کی اگر یہ ایک کفالت ہو تو اُن میں کسی ایک کا حاضر لانا کافی ہے سب بری ہو گئے اور اگر متفرق طور پر سب نے کفالت کی ہے تو ایک کا حاضر لانا کافی نہیں یہ بری ہو گیا دوسرے بری نہیں ہوئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کفالت صحیح ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ وقتِ کفالت دعویٰ صحیح ہو بلکہ اگر دعویٰ میں جہالت ہے اور کفالت کر لی یہ کفالت صحیح ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے پر ایک حق کا دعویٰ کیا اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ حق کیا ہے یا سو اشرفیوں کا دعویٰ کیا اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ اشرفیاں کس قسم کی ہیں۔ ایک شخص نے مدعی سے کہا اس کو چھوڑ دو میں اس کی ذات کا کفیل ہوں اگر میں اُس کا کل حاضر نہ لایا تو سو اشرفیاں میرے ذمہ ہیں۔ یہاں دو کفالتیں ہیں ایک نفس کی پیروی کی دوسری مال کی اور دونوں صحیح ہیں لہٰذا اگر دوسرے دن حاضر نہ لایا تو اشرفیاں دینی پڑیں گی یا وہ حق دینا ہوگا رہا یہ کیونکر معلوم ہو گا کہ وہ حق کیا ہے یا اشرفیاں کس قسم کی ہیں اس کی صورت یہ ہوگی کہ مدعی اپنے دعوے کی تفصیل میں جو بیان کرے اور اُس کو گواہوں سے ثابت کر دے یا مدعیٰ علیہ اُس کی تصدیق کرے کفیل کے ذمہ وہ دینا لازم ہوگا اور اگر مدعی نے گواہوں سے ثابت کیا نہ مدعیٰ علیہ نے اُس کی تصدیق کی بلکہ دونوں میں اختلاف ہوا تو مدعی کا قول معتبر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۶۰)

مسئلہ ۳۴: کفالت بالمال کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ نفس مال کا ضامن ہو دوسری یہ کہ تقاضا کرنے کی ذمہ داری کرے ایک شخص کا دوسرے کے ذمہ کچھ مال تھا تیسرے شخص نے طالب سے کہا کہ میں ضامن ہوتا ہوں کہ اُس سے وصول کر لے تم کو دوں گا یہ مال کی ضمانت نہیں ہے کہ اپنے پاس سے دیدے بلکہ تقاضا کرنے کا ضامن ہے کہ جب اُس سے وصول ہوگا دے گا اس سے مال کا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ زید نے عمرو کے ہزار روپے غصب کر لئے تھے عمرو اُس سے جھگڑا لڑ رہا تھا کہ میرے روپے دیدے تیسرے شخص نے کہا لڑو مت میں اس کا ضامن ہوں کہ اُسے سے لے کر تم کو دوں اس ضامن کہ ذمہ لازم ہے کہ وصول کر کے دے اور اگر زید نے وہ روپے خرچ کر ڈالے تو یہ بھی نہ رہا کہ وہ روپے وصول کر کے دے صرف تقاضا کرنے کا ضامن ہے۔ (ردالمحتار ص ۲۶۳)

مسئلہ ۳۵: کفالت اُس وقت صحیح ہے جب وہ اپنے ذمہ لازم کرے یعنی کوئی ایسا لفظ کہے جس سے التزام سمجھا جاتا ہو مثلاً یہ کہ میرے ذمہ ہے یا مجھ پر ہے میں ضامن ہوں کفالت کرتا ہوں اور اگر فقط یہ کہا کہ ذمہ جو تمہارا روپیہ ہے اُس کو میں تمہیں دوں گا میں تسلیم کروں گا میں وصول کروں گا اس کہنے سے کفیل نہیں ہوا اور اگر ان الفاظ کو تعلیق کے طور پر کہا کہ وہ نہیں دے تو میں دوں گا میں ادا کروں گا یوں کہنے سے کفیل ہوگیا۔ (ردالمحتار ص ۲۶۲)

مسئلہ ۳۶: اگر کسی وجہ سے اصیل ہے اس وقت مطالبہ نہ ہوسکتا ہو اور اُس کی کسی نے کفالت کر لی کفالت صحیح ہے اور کفیل سے اسی وقت مطالبہ ہوگا مثلاً غلام مجور (جس کو مالک نے خرید و فروخت کی ممانعت کر دی ہو) اُس نے کسی کی چیز ہلاک کر دی یا اُس کی کفالت کر لی تو کفیل سے ابھی مطالبہ ہوگا یونہی مدیون کے متعلق قاضی نے مفلسی کا حکم دے دیا تو اس سے مطالبہ مؤخر ہوگیا مگر کفیل سے مؤخر نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار ص ۲۶۲)

مسئلہ ۳۷: مال مجہول کی کفالت بھی صحیح ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفالت نفس و کفالت مال میں تردید کرے مثلاً یہ کہے کہ میں فلاں شخص کا ضامن یا اُس کے ذمہ جو فلاں کا مال ہے اُس کا ضامن ہوں اور کفیل کو اختیار ہے دونوں کفالتوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۶۳)

مسئلہ ۳۸: دو شخصوں میں دَین مشترک ہے یعنی ان دونوں کا کسی کے ذمہ دَین تھا مثلاً دونوں نے ایک مشترک چیز کسی کے ہاتھ بیچی یا ان کے مورث کا کسی کے ذمہ دَین تھا یہ دونوں اُس میں شریک ہیں ان میں سے ایک دوسرے کے لئے کفالت نہیں کرسکتا پورے دَین کا کفیل بھی

نہیں ہوسکتا اور دوسرے کے حصہ کا بھی کفیل نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں ایک چیز میں شریک تھے اور دونوں نے اپنا اپنا حصہ علیحدہ علیحدہ بیچا ایک عقد میں بیع نہیں کیا تو ایک دوسرے کے لئے کفالت کرسکتا ہے اور پہلی صورتوں میں اگر ایک نے دوسرے کو بقدر اُس کے حصہ کے بلا کفالت دیدیا یہ دینا درست ہے مگر اُس کا معاوضہ نہیں ملے گا۔(درمختار)

مسئلہ ۳۹: عورت کا نفقہ جوزن وشو کی باہم رضا مندی سے مقرر ہوا ہے یا قاضی نے اُس کو مقرر کر دیا ہے اس کی کفالت بھی ہوسکتی ہے یا قاضی کے حکم سے نفقہ کے لئے عورت نے قرض لیا ہے عورت اس کا مطالبہ شوہر سے کرے گی شوہر کی طرف سے کسی نے کفالت کی یہ کفالت بھی صحیح ہے آئندہ کے نفقہ کی ضمانت بھی درست ہے ایام گذشتہ کا نفقہ باقی ہے مگر اُس کا تقرر نہ تراضی سے ہوا نہ حکم قاضی سے اس کی ضمانت صحیح نہیں۔(درمختار، ردالمحتار ص۲۶۳)

مسئلہ ۴۰: دین مہر کی کفالت صحیح ہے کہ یہ بھی دین صحیح ہے بدل کتابت کی کفالت صحیح نہیں کہ یہ دین صحیح نہیں اور اگر کسی نے ناواقفی سے ضمانت کر لی اور کچھ ادا بھی کر دیا پھر معلوم ہوا کہ یہ کفالت صحیح نہ تھی اور مجھ پر ادا کرنا لازم نہ تھا تو جو کچھ ادا کر چکا ہے واپس لے سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ص۲۶۴)

مسئلہ ۴۱: دوسرے کی عورت سے کہا میں ہمیشہ کے لئے تیرے نفقہ کا ضامن ہوں جب تک وہ عورت اُس کے نکاح میں رہے گی اُس وقت تک یہ کفیل ہے مرنے کے بعد یا طلاق کے بعد صرف عدّت تک ضامن ہے اُس کے بعد کفالت ختم ہوگئی۔ یہ کہہ دیا کہ فلاں شخص کو ایک روپیہ روزانہ دے دیا کرو اس کا میں ضامن ہوں وہ دیتا رہا ایک کثیر رقم ہوگئی اب کفیل یہ کہتا ہے میرا مطلب یہ نہ تھا کہ تم اتنی رقمِ کثیر اُسے دے دو گے اس کی یہ بات معتبر نہیں کُل رقم دینے پڑے گی۔ یوہیں دوکاندار سے کہ کہہ دیا کہ اس کے ہاتھ جو کچھ بیچو گے وہ میرے ذمہ ہے تو جو کچھ اس کے ہاتھ بیع کرے گا مطالبہ کفیل سے ہوگا یہ نہیں سنا جائے گا کہ میرا مطلب یہ تھا یہ نہ تھا مگر یہ ضرور ہے کہ مکفول لہ نے اسے قبول کرلیا ہو چاہے قبول کے الفاظ کہے ہوں یا دلالۃً قبول کیا ہو مثلاً اُس کے ہاتھ کوئی چیز فی الحال بیع کر دی مگر اس بیع کے بعد دوبارہ یا سہ بارہ بیع کرے گا تو اُس کے ثمن کا ضامن نہ ہوگا کہ یہ ہمیشہ کے لئے ضمانت نہیں ہے۔(درمختار، ردالمحتار ص۲۶۴)

مسئلہ ۴۱: ایک شخص دوسرے سے قرض مانگ رہا تھا اُس نے قرض دینے سے انکار کر دیا تیسرے

شخص نے یہ کہہ دیا کہ اس کو قرض دیدو میں ضامن ہوں اُس نے فوراً قرض دے دیا یہ ضامن ہوگیا کہ اُس کا قرض دے دینا ہی قبول کفالت ہے۔ (ردالمحتار ص۲۶۴)

مسئلہ۴۲: اس کے ہاتھ فلاں چیز بیع کرو اس میں جو کچھ خسارہ ہوگا میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں۔ (ردالمحتار ص؟)

مسئلہ۴۳: یہ کہا کہ فلاں شخص اگر تمہاری کوئی چیز غصب کرلے گا وہ مجھ پر ہے تو کفیل ہوگیا اور اگر یہ کہا کہ جو شخص تیری چیز غصب کرے میں اُس کا ضامن ہوں تو یہ کفالت باطل ہے یونہی اگر یہ کہا کہ اس گھر والے جو چیز تیری غصب کریں میں ضامن ہوں یہ کفالت باطل ہے جب تک کسی آدمی کا نام نہ لے۔ (درمختار ص؟)

مسئلہ۴۴: یہ کہا تھا کہ جو چیز فلاں کے ہاتھ بیع کرو گے میں ضامن ہوں یہ کہہ کر اُس نے اپنا کلام واپس لیا کہہ دیا میں ضامن نہیں اب اگر اس نے بیچا تو وہ ضامن نہ رہا اُس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (درمختار ص ۳۶۵)

مسئلہ۴۵: یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کی کفالت کی ہے جس کا نام نہیں جانتا ہوں صورت پہچانتا ہوں یہ اقرار درست ہے اس کے بعد کسی شخص کو لاکر کہتا ہے کہ یہ وہی ہے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (درمختار ص ۲۶۷)

مسئلہ۴۶: ایک شخص نے بار برداری کے لئے جانور کرایہ پر لیا یا خدمت کے لئے غلام کو اجارہ پر لیا اگر وہ جانور اور غلام معین ہیں یعنی اس جانور پر میرا سامان لادا جائے یا یہ غلام میری خدمت کرے گا اس کی کفالت صحیح نہیں کہ کفیل اس کی تسلیم سے عاجز اور اور غیر معین ہوں تو کفالت صحیح ہے۔ (درمختار ص ۲۶۷)

مسئلہ۴۷: مبیع کی کفالت صحیح نہیں یعنی ایک شخص نے کوئی چیز خریدی کفیل نے مشتری سے کہا یہ چیز اگر ہلاک ہوگئی تو میرے ذمہ ہے یہ کفالت صحیح نہیں کہ بیع ہلاک ہونے کی صورت میں بیع ہی فسخ ہوگئی بائع سے کسی چیز کا مطالبہ نہ رہا پھر کفالت کس چیز کی ہوگی۔ (ردالمحتار ص ۲۶۸)

مسئلہ۴۸: معین شے اگر کسی کے پاس ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ وہ چیز اُس کے ضمان میں ہے یا نہیں اگر ضمان میں ہے تو ضمان بنفسہٖ ہے یا ضمان بغیرہ یہ کل تین صورتیں ہوئیں اگر اُس کا قبضہ قبضۂ ضمان نہ ہو بلکہ قبضۂ امانت ہو کہ ہلاک ہونے کی صورت میں تاوان دینا نہ پڑے جیسے دویعت (جس کو لوگ امانت کہتے ہیں) مال مضاربت، مال شرکت، عاریت، کرایہ کی چیز جو

کرایہ دار کے قبضہ میں ہے۔ قبضۂ ضمان جبکہ ضمان بغیرہ ہو اسکی مثلا بیع ہے جبکہ بائع کے قبضہ میں ہو یا مرہون جو مرتہن کے قبضہ میں ہو کہ بیع ہلاک ہونے سے ثمن جاتا رہتا ہے اور مرہون ہلاک ہو تو دَین جاتا رہتا ہے جس کا ضمان بعینہ ہے اُس کی مثلا وہ بیع جس کی فاسد ہوئی اور وہ مشتری کے قبضہ میں ہو۔ خریداری کے طور پر نرخ کرکے چیز پر قبضہ کیا۔ مغصوب اور انکے علاوہ وہ چیزیں کہ ہلاک ہونے کی صورت میں اُن کی قیمت دینی پڑتی ہے اس تیسری قسم میں کفالت صحیح ہے پہلی دونوں قسموں میں کفالت صحیح نہیں۔ (ردالمحتار ص ۲۶۸) اس قاعدہ کلیہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مرہون اور ودیعت اور بیع کی کفالت صحیح نہیں ہے مگر ان چیزوں کی تسلیم کی کفالت ہوسکتی ہے یعنی بائع یا مرتہن یا امین سے لے کر اُس کے قبضہ دلانے کی کفالت صحیح ہے مگر اس کفالت کا محصل یہ ہوگا کہ چیز اگر موجود ہے تو تسلیم کردے اور ہلاک ہوگئی تو کچھ نہیں۔ کفیل بری الذمہ ہوگیا۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۶۸)

مسئلہ ۴۹: بیع میں ثمن کی کفالت صحیح ہے جبکہ وہ بیع صحیح ہو کفالت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ بیع صحیح نہ تھی اور کفیل نے بائع کو ثمن ادا کردیا ہے تو کفیل کو اختیار ہے کہ جو کچھ ادا کرچکا ہے بائع سے وصول کرے یا مشتری سے اور اگر پہلے وہ بیع صحیح تھی بعد میں شرط فاسد لگا کر بیع کو فاسد کردیا تو کفیل نے جو کچھ دیا ہے مشتری سے وصول کرے گا اور بیع میں استحقاق ہوا جس کی وجہ سے مشتری سے لی لی گئی یا خیار شرط عیب خیار رویت کی وجہ سے بائع کو واپس ہوئی تو کفیل بری ہوگیا کیونکہ ان صورتوں میں مشتری کے ذمہ ثمن دینا نہ رہا لہٰذا کفالت بھی ختم ہوگئی۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۶۸)

مسئلہ ۵۰: صبی مجور (جس بچہ کو خرید وفروخت کی ممانعت ہو) نے کوئی چز خریدی اور کسی نے اُس کی طرف سے ثمن کی ضمانت کی یہ کفالت صحیح نہیں کہ جب اصیل سے مطالبہ نہیں ہوسکتا تو کفیل سے کیونکر ہوگا۔ (درمختار ص ؟)

مسئلہ ۵۱: ایک شخص نے اپنی کوئی چیز بیع کرنے کے لئے دوسرے کو وکیل کیا وکیل نے چیز بیچ ڈالی اور مؤکل کے لئے ثمن کا خود ہی ضامن بنا یہ کفالت صحیح نہیں کہ ثمن پر قبضہ کرنا خود اسی کا کام ہے لہٰذا اپنے لئے کفالت ہوگئی۔ (درمختار ص ؟)

مسئلہ ۵۲: وصی اور ناظر مشتری کی طرف سے ثمن کے ضامن نہیں ہوسکتے کہ ثمن وصول کرنا خود انھیں کا کام ہے اورر اگر یہ مشتری کو ثمن معاف کردیں تو مشتری سے معاف ہوگیا مگر ان

کو اپنے پاس سے دینا ہوگا۔ (درمختار ص ۲۷۰)

مسئلہ ۵۳: مضارب نے کوئی چیز بیع کی اور رب المال کے لئے مشتری کی طرف سے خود ہی ضامن ہو گیا یہ کفالت بھی صحیح نہیں۔ (درمختار ص ۲۷۰)

مسئلہ ۵۴: کفالت کو کسی شرط پر معلق کرنا بھی صحیح ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وہ شرط کفالت کے مناسب ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ لزوم حق کے لئے شرط ہو یعنی وہ شرط ہو تو حق لازم ہی نہ ہو مثلاً یہ کہا گر بیع میں کوئی حقدار پیدا ہو گیا یا امین نے امانت سے انکار کر دیا یا فلاں نے تمہاری کوئی چیز غصب کر لی یا اُس نے تجھے یا تیرے بیٹے کو خطاً قتل کر ڈالا تو میں ضامن ہوں بدلا میں دوں گا یہ وہ شرطیں ہیں کہ اگر پائی نہ جائیں تو مکفول لہ کا حق ہی نہیں لہٰذا اگر یہ کہا کہ تجھ کو درندہ مار ڈالے تو میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں کہ درندہ کے مار ڈالنے پر حق لازم ہی نہیں۔ یونہی اسکے یہاں کوئی مہمان آیا تھا اُس کو اپنی سواری کے جانور کا اندیشہ تھا کہ کوئی درندہ نہ پھاڑ کھانے اس نے کہا اگر درندہ نے پھاڑ کھایا تو میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں ضمان دینا لازم نہیں۔ دوسری یہ کہ امکان استیفا کے لئے وہ شرط ہو کہ اُس کے پائے جانے سے حق کا وصول کرنا آسانی سے ممکن ہوگا مثلاً یہ کہا کہ اگر زید آجائے تو جو کچھ اُس پر دَین ہے وہ مجھ پر ہے یعنی میں ضامن ہوں اورر زید ہی مکفول عنہ ہے یا مکفول عنہ کا مضارب یا امین یا غاصب ہے ظاہر ہے کہ زید کے آنے سے مطالبہ ادا کرنے میں سہولت ہوگی اور اگر زید اجنبی شخص ہو تو اُس کے آنے پر معلق کرنا صحیح نہیں۔ تیسری صورت یہ کہ وہ شرط ایسی ہو کہ اُس کے پائے جانے سے حق وصول کرنا دشوار ہو جائے مثلاً یہ کہ مکفول عنہ غائب ہو گیا تو میں ضامن ہوں کہ جب وہ نہ ہوگا طالب کیونکر حق وصول کرسکتا ہے لہٰذا اس نے اُس صورت میں اپنے کو کفیل بنایا ہے کہ اُس سے وصول نہ ہو سکے۔ یونہی یہ کہا کہ اگر وہ مر جائے اور کچھ مال نہ چھوڑے یا تمہارا مال اُس سے بوجہ اُس کے مفلس ہو جانے کے نہ وصول ہو سکے یا وہ تمہیں نہ دے تو مجھ پر ہے ان سب صورتوں میں شرط پر معلق کرنا صحیح ہے۔ اور اگر کفیل نے یہ کہا تھا کہ مدیون اگر نہ دے تو میں دوں گا طالب نے مدیون سے مانگا اُس نے دینے سے انکار کر دیا کفیل پر اسی وقت دینا واجب ہو گیا اگر یہ شرط کی کہ چھ ماہ تک وہ ادا نہ کر دے تو مجھ پر ہے یہ شرط صحیح ہے بعد اُس مدت کے کفیل پر دینا لازم ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۶۵)

مسئلہ ۵۵: کفالت کو ایسی شرط پر معلق کیا جو مناسب نہ ہو تو شرط فاسد ہے اور کفالت صحیح ہے مثلاً یہ

کہ اگر زید گھر میں گیا تو یہ شرط صحیح نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: یہ کہا کہ فلاں کے ہاتھ بیع کرو جو بیچو گے اُس کا میں ضامن ہوں طالب کہتا ہے میں نے اُسکے ہاتھ بیچا اور اُس کے قبضہ بھی کرلیا کفیل کہتا ہے کہ نہیں بیچا اور مکفول عنہ کفیل کے قول کی تصدیق کرتا ہے اگر وہ مال موجود ہے کفیل سے مطالبہ ہوگا اور ہلاک ہوگیا تو جب تک طالب گواہوں سے نہ ثابت کرلے مطالبہ نہیں کرسکتا۔صورتِ مذکورہ میں اگر کفیل یہ کہے تو نے پانچ سو میں بیع کی اور طالب کہتا ہے ہزار میں بیع کی ہے اور مکفول عنہ طالب کی بات کا اقرار کرتا ہے تو کفیل سے ہزار کا مطالبہ ہوگا۔(خانیہ)

مسئلہ ۵۷: کفالت کی کوئی میعاد مجہول ذکر کی اس کی دو صورتیں ہیں اُس میں بہت زیادہ جہالت ہے یا تھوڑی سی جہالت ہے اگر زیادہ جہالت ہے مثلاً آندھی چلنا یا مینہ برسنا یہ میعاد باطل ہے اور کفالت صحیح اور اگر تھوڑی جہالت ہے مثلاً کھیت کٹنا یا تنخواہ ملنا تو کفالت بھی صحیح ہے اور میعاد بھی صحیح۔(فتح)

مسئلہ ۵۸: تعلیق کی صورت میں اگر مکفول عنہ مجہول ہو کفالت صحیح نہیں اور تعلیق نہ ہو مثلاً جو کچھ تمہارا فلاں یا فلاں پر ہے میں اُسکا ضامن ہوں یہ کفالت صحیح ہے اور کفیل کو اختیار ہوگا کہ اُن دونوں میں جس کو چاہے معین کرلے یونہی اگر یہ کہا کہ فلاں کے نفس کا یا جو کچھ اُس کے ذمہ تیرا مال ہے میں اُس کا کفیل ہوں یہ کفالت صحیح ہے اور کفیل کو اختیار ہوگا کہ اُس کو حاضر کردے یا مال دیدے۔(فتح القدیر)

مسئلہ ۵۹: کفالت بالمال کی دو صورتیں ہیں۔مکفول عنہ کے کہنے سے کفالت کی ہے یا بغیر کہے۔اگر کہنے سے کفالت ہوئی تو کفیل جو کچھ دَین ادا کرے گا مکفول ونہ سے لیگا اور اگر بغیر کہے اپنے آپ ہی ضامن ہوگیا تو احسان وتبرع ہے جو کچھ ادا کرے گا مکفول عنہ سے نہیں لے سکتا۔(ہدایہ)

مسئلہ ۶۰: بعض صورتوں میں مکفول عنہ کے بغیر کہے کفالت کرنے سے بھی اگر ادا کیا ہے تو وصول کر سکتا ہے مثلاً باپ نے نابالغ لڑکے کا نکاح کیا اور مہر کا ضامن ہوگیا اُس کے مرنے کے بعد عورت یا اس کے ولی نے والدزوج کے ترکہ میں سے مہر وصول کرلیا تو دیگر ورثہ اپنا حصہ پورا پورا لیں گے اور لڑکے کے حصہ میں سے بقدر مہر کے کم کردیا جائے گا کہ باپ چونکہ ولی تھا اُس کا ضامن ہونا گویا لڑکے کے کہنے سے تھا اور اگر باپ مرا نہیں زندہ ہے اُس نے خود مہر ادا کیا اور لوگوں کو گوارہ کرلیا ہے کہ لڑکے سے وصول کرلوں گا تو وصول کرسکتا ہے

ورنہ نہیں دوسری صورت میں یہ ہے کہ کفیل نے کفالت سے انکار کر دیا مدعی نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ اس نے مکفول عنہ کے حکم سے کفالت کی تھی اس نے دَین ادا کیا مکفول عنہ سے واپس لے سکتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اس نے کفالت کی اور مکفول لہ نے ابھی قبول نہیں کی تھی کہ مکفول عنہ نے اجازت دیدی یہ کفالت بھی اُس کے کہنے سے قرار پائے گی۔ (ردالمحتار ص ۲۷۱)

مسئلہ ۶۱: اجنبی شخص نے کہہ دیا کہ تم فلاں کی ضمانت کرلو اس نے کر لی اور دَین ادا کر دیا مکفول عنہ سے واپس نہیں لے سکتا۔ مکفول عنہ کے کہنے سے کفالت کی ہے اس میں بھی واپس لینے کے لئے یہ شرط ہے کہ مکفول عنہ نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری طرف سے کفالت کرلو یا میری طرف سے ادا کردو یا یہ کہ جو کچھ تم دو گے وہ مجھ پر ہے یا میرے ذمہ ہے اور اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ ہزار روپے کی مثلاً تم ضمانت یا کفالت کرلو تو واپس نہیں لے سکتا مگر جبکہ کفیل خلیط ہو تو اس صورت میں بھی واپس لے سکتا ہے۔ خلیط سے مراد اس مقام پر وہ شخص ہے جو اس کے عیال میں ہے مثلاً باپ یا بیٹا بیٹی یا اجیر یا شریک بشرکت عنان یا وہ شخص جس سے اس کا لین دین ہو اُس کے یہاں مال رکھتا ہو۔ (فتح القدیر، ردالمحتار ص ۲۷۱)

مسئلہ ۶۲: ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کو ہزار روپے دے دو اس نے دے دیئے، کہنے والے سے واپس نہیں لے سکتا مگر جس کو دیے ہیں اُس سے لے سکتا ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ ۶۳: صبی محجور نے اس کو کفالت کے لئے کہا اس نے کفالت کر لی اور مال ادا کر دیا واپس نہیں لے سکتا یونہی غلام محجور کی طرف سے اُس کے کہنے سے کفالت کی اور ادا کر دیا واپس نہیں لے سکتا جب تک وہ آزاد نہ ہو۔ اور صبی ماذون وغلام ماذون سے واپس ملے گا۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۷۱)

مسئلہ ۶۴: غلام نے آقا کی طرف سے کفالت کی اور آزاد ہونے کے بعد ادا کیا واپس نہیں لے سکتا۔ یونہی آقا نے غلام کی طرف سے کفالت کی اور غلام کے آزاد ہونے کے بعد ادا کر کیا واپس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: ثمن کی کفالت کی پھر بائع نے کفیل کو ثمن ہبہ کر دیا کفیل نے مشتری سے وصول کیا اس کے بعد مشتری نے بیع میں عیب رکھا اُس کو واپس کر دیا اور بائع سے ثمن واپس لیا کفیل سے نہ بائع لے سکتا ہے نہ مشتری۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: کفیل نے جس چیز کی ضمانت کی وہی چیز ادا کی یا دوسری چیز دی مثلاً ہزار روپے کی ضمانت کی

اور ہزار روپے ادا کئے یا روپے کی جگہ اشرفیاں یا کوئی دوسری چیز دی۔ پہلی صورت میں جو ادا کیا ہے واپس لے سکتا ہے اور دوسری صورت میں وہ ملے گا جس کا ضامن ہوا تھا یعنی روپے لے سکتا ہے اشرفیوں کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ اور اگر اُسی جنس کی چیز مکفول لہ کو دی مگر اُس سے گھٹیا یا بڑھیا دی جب بھی وہی لے سکتا ہے جس کی ضمانت کی کہ اس صورت میں یعنی جبکہ دوسری چیز دی یا گھٹیا یا بڑھیا چیز دی تو یہ خود دَین کا مالک ہوگیا اور طالب کے قائم مقام ہوگیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۷: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم میرا قرضہ ادا کردو میں تم کو دے دوں گا اُس نے قرضہ میں دوسری چیز دی تو جو چیز دی ہے وہی واپس لے گا جو اُس کے ذمہ تھا وہ نہیں لے سکتا کہ یہ دَین کا مالک نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ ۶۸: اصیل پر ہزار روپے تھے کفیل نے طالب سے پانچ سو روپے میں مصالحت کر لی اور دے دیئے، مکفول عنہ سے پانچ سو لے سکتا ہے کہ یہ اسقاط یا ابرار ہے لہذا اصیل سے بھی پانچ سو جاتے رہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: واپسی کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ کفیل نے اُس وقت دیا ہو کہ اصیل پر واجب الادا ہوا اور اگر اصیل پر ابھی دینا واجب بھی نہیں ہوا ہے کہ کفیل نے دے دیا تو واپس نہیں لے سکتا مثلاً مستاجر کی طرف سے کسی نے اجرت کی ضمانت کی تھی اور ابھی اجیر نے کام کیا ہی نہیں ہے کہ اجرت واجب ہوئی کفیل نے اُسے دیدی واپس نہیں لے سکتا۔ یونہی اگر کفیل کے دینے سے پہلے خود اصیل نے دَین ادا کر دیا اور کفیل کو اس کی اطلاع نہیں ہوئی اس نے بھی دے دیا اصیل سے واپس نہیں لے سکتا کہ جس وقت اس نے دیا ہے اصیل پر دینا واجب ہی نہ تھا بلکہ اس صورت میں دائن سے واپس ملے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: کفیل نے جس کے لئے کفالت کی تھی (یعنی طالب) وہ مر گیا اور خود کفیل اُس کا وارث ہے تو کفیل دَین کا مالک ہوگیا مکفول عنہ یعنی مدیون سے مطالبہ کرے گا۔ یونہی اگر طالب نے کفیل کو دَین ہبہ کر دیا یہ مالک ہوگیا۔ (درمختار)

مسئلہ ۷۱: ایک شخص نے ہزار روپے میں گھوڑا خریدا مشتری کی طرف سے ثمن کی کسی سے ضمانت کی کفیل نے اپنے پاس سے روپے دے دیئے اور مشتری سے ابھی وصول نہیں کئے تھے بغیر وصول کئے کفیل غائب ہوگیا اور گھوڑے کے متعلق کسی نے اپنا حق ثابت کیا اور لے لیا مشتری چاہتا ہے کہ بائع سے ثمن واپس لے تو جب تک کفیل حاضر نہ ہوجائے بائع سے ثمن

نہیں لے سکتا اب کفیل آ گیا تو اسے اختیار ہے بائع سے ثمن واپس لے یا مشتری سے۔ اگر بائع سے لے گا تو بائع مشتری سے نہیں لے سکتا اور مشتری سے لے گا تو مشتری بائع سے واپس لے گا اور اگر کفیل بائع کو دینے کے بعد مشتری سے وصول کر کے غائب ہوا ہے اس کے بعد حق ثابت ہوا تو مشتری بائع سے ثمن واپس لے گا کفیل کے آنے کا انتظار نہ کرے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷۲: مسلمان دارالحرب میں مقید تھا روپیہ دے کر کسی نے اُس کو خریدا اگر اُس کے بغیر حکم ایسا کیا تو احسان ہے واپس نہیں لے سکتا اور اُس کے کہنے سے ایسا کیا تو واپس لے سکتا ہے چاہے اُس نے واپس دینے کو کہا ہو نہ کہا ہو۔ یونہی اگر کسی نے یہ کہہ دیا کہ میرے بال بچوں پر اپنے پاس سے خرچ کر دیا میرے مکان کی تعمیر میں اپنا روپیہ خرچ کر واُس نے خرچ کیا تو وصول کرسکتا ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ۷۳: ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کو میری طرف سے ہزار روپے دے دو اُس نے دے دیے یہ ہبہ حکم دینے والے کی طرف سے ہوا مگر جس نے دیے وہ نہ کہنے والے سے لے سکتا ہے نہ اُس سے جس کو دیے اور اگر یہ کہا تھا کہ اُس کو ہزار روپے دے دو میں ضامن ہوں تو کہنے والے سے وصول کرسکتا ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ۷۴: ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں کو میری طرف سے ہزار روپے قرض دے دو اُس نے دے دیئے واپس لے سکتا ہے اورع اگر صرف اتنا ہی کہا کہ فلاں کو ہزار روپے قرض دے دو تو واپس نہیں لے سکتا اگرچہ وہ اسکا خلیط ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷۵: ایک شخص نے دوسرے سے کہا میری قسم کا کفارہ ادا کر دو یا میری زکوٰۃ اپنے مال سے ادا کر دو یا میرا حج بدل کرا دو اُس نے یہ سب کر دیا تو کہنے والے سے وصول نہیں کرسکتا۔ (خانیہ)

مسئلہ۷۶: ایک نے دوسرے سے کہا مجھ کو ہزار روپے ہبہ کر دو فلاں شخص اس کا ضامن ہے اور وہ شخص بھی یہاں موجود ہے اُس نے کہا ہاں اس کے ہاں کہنے پر اُس نے دے دیئے یہ ہبہ اس ضامن کی طرف سے ہوگا اور دینے والے کے ہزار روپے اس کے ذمہ قرض ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷۷: ایک شخص کے دوسرے کے ذمہ ہزار روپے ہیں مدیون نے کسی سے کہا اس کے ہزار روپے ادا کر دو یہ کہتا ہے میں نے ادا کر دیئے مگر دائن انکار کرتا ہے تو قسم کے ساتھ دائن کا قول معتبر ہے اور وہ شخص مدیون سے واپس نہیں لے سکتا اگرچہ مدیون نے اُس کی تصدیق

کی ہو۔ یونہی مکفول عنہ کے کہنے سے کسی نے کفالت کی کفیل کہتا ہے میں نے مال ادا کر دیا اور مکفول عنہ بھی اسکی تصدیق کرتا ہے مگر طالب انکار کرتا ہے طالب کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اس ن ے قسم کھا کر مکفول عنہ سے مال وصول کر لیا اب کفیل مکفول سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر مکفول عنہ بھی انکار کرتا ہے کفیل نے گواہوں سے اپنا دینا ثابت کر دیا تو کفیل واپس لے سکتا ہے اور طالب کے مقابل میں یہی گواہ معتبر یہں اگر چہ طالب موجود نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۸: ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں تم اپنی فلاں چیز اُس کے ہاتھ اُن ہزار روپوں می بیع کر دو اُس نے بیچ دی یہ جائز ہے پھر اگر بیع کے بعد طالب کہتا ہے اُس نے میرے ہاتھ بیع کی مگر قبضہ سے پہلے اُسی کے پاس چیز ہلاک ہوگئی اور وہ دونوں کہتے ہیں تو میں نے قبضہ کر لیا تھا اس میں بھی طالب کا قول معتبر ہے اس نے قسم کھا لی تو بیع فسخ مانی جائے گی اور طالب اپنے روپے مدیون سے وصول کرے گا اور جس نے بیع کی تھی وہ مدیون سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر بائع نے گواہوں سے طالب کا قبضہ ثابت کر دیا تو بیع فسخ مانی جائے گی اگر چہ بائع نے طالب کی عدم موجودگی میں گواہ پیش کئے ہوں جبکہ مدیون بھی منکر ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۹: کفیل جب تک طالب کو ادا نہ کر دے مکفول عنہ سے دَین کا مطالبہ نہیں کر سکتا اور اگر مکفول عنہ نے کفیل کے پاس ادا کرنے سے پہلے کوئی چیز رہن رکھ دی یہ رہن رکھنا درست ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۸۰: طالب یعنی دائن کو اختیار ہے کہ کفیل سے مطالبہ کرے یا اصیل سے یا دونوں سے اگر مکفول لہ نے کفیل کا ملازم کیا (یعنی جہاں جاتا ہے طالب بھی اُس کے ساتھ جاتا ہے پیچھا نہیں چھوڑتا) تو کفیل اصیل کے ساتھ ایسا ہی کر سکتا ہے اور اگر طالب نے کفیل کو حبس کرا دیا تو کفیل اصیل کو حبس کرا سکتا ہے کہ کفیل کا ملازمہ یا حبس اصیل کی وجہ سے ہے ۔ یہ حکم اُس وقت ہے کہ اصیل کے کہنے سے اُس نے کفالت کی ہو اور اصیل کا خود کفیل کے ذمہ دَین نہ ہو اور اگر کفیل کے ذمہ مطلوب کا دَین ہو تو کفیل نہ ملازمہ کر سکتا ہے نہ حبس کرا سکتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اصیل کفیل کے اصول میں نہ ہو اور اگر اصیل اصول میں ہے تو کفیل اُس کے ساتھ یہ فعل نہیں کر سکتا۔ کفیل کا ملازمہ یا حبس اُس وقت ہوسکتا ہے کہ اصیل طالب کے اصول میں سے نہ ہو ورنہ اصول کے ملازمہ وحبس کا سبب خود یہی طالب

ہوا اور کوئی شخص اپنے باپ ماں دادا دادی وغیرہ اصول کے ساتھ یہ حرکت کرنے کا مجاز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۱: کفیل کا دَین ادا کر دینا کفیل و اصیل دونوں کی برامت کا سبب ہے یعنی اب طالب کا کسی سے تقاضا نہ رہا اصیل سے نہ کفیل سے مگر جبکہ کفیل نے اپنے مدیون پر حوالہ کر دیا اور یہ شرط کر دی کہ فقط میں بری ہوں تو اصیل بری نہ ہوا اور اگر شرط نہ کی تو اس صورت میں بھی دونوں دَین سے بری ہو گئے۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۲: اصیل نے دَین ادا کر دیا تو کفیل بھی بریئ الذمہ ہو گیا اب کفیل سے بھی مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: طالب نے اصیل سے دَین معاف کر دیا کفیل بھی بری ہو گیا مگر یہ ضرور ہے کہ مکفول عنہ نے قبول بھی کر لیا ہو اور اگر اصیل نے اُس کے معاف کرنے پر نہ رد کیا نہ قبول کیا اور مر گیا تو اُس کا مرنا قبول کے قائم ہو گیا یعنی دَین معاف ہو گیا اور کفیل بری ہو گیا اور اگر طالب نے معاف کر دیا مگر اصیل نے انکار کر دیا معافی کو منظور نہیں کیا تو معافی رد ہو گئی اور دَین بدستور قائم رہا۔ یونہی اگر طالب نے اصیل کو دَین ہبہ کر دیا اور قبول سے پہلے اصیل مر گیا بری ہو گیا اور اصیل نے ہبہ کو رد کر دیا تو رد ہو گیا اور دَین بدستور باقی رہا کوئی بری نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸۴: اصیل کے مرنے کے بعد طالب نے دَین معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا اور ورثہ نے قبول کر لیا تو معافی اور ہبہ صحیح ہیں اور رد کر دیا تو رد ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸۵: طالب نے اصیل کو مہلت دے دی کفیل کے لئے بھی مہلت ہو گئی اس سے بھی اندرون میعاد مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۶: طالب نے کفیل کو بری کر دیا یعنی اس سے مطالبہ معاف کر دیا یا اس کو مہلت دے دی تو اصیل نہ بری ہو گا نہ اس کے لئے مہلت ہو گئی اور اصیل اگرچہ بری نہ ہوا مگر کفیل کو یہ حق نہیں کہ اصیل سے کچھ مطالبہ کر سکے بخلاف اُس صورت کے کہ طالب نے کفیل کو ہبہ یا صدقہ کر دیا ہو تو چونکہ طالب کا مطالبہ ساقط ہو گیا کفیل اصیل سے بقدر دَین وصول کرے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷: کفیل کو معاف کر دیا تو چاہے کفیل اس کو قبول کرے یا نہ کرے بہرحال معافی ہو گئی البتہ اگر اس کو ہبہ یا صدقہ کر دیا ہے تو قبول کرنا ضروری ہے۔ کفیل کو مہلت دی مگر اُس نے منظور

نہیں کی تو مہلت کفیل کے لئے بھی نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: ایک شخص پر دَین واجب الادا ہے یعنی فوری دینا ہے میعاد نہیں ہے اُس کی کفالت کسی نے یوں کی کہ اتنے دنوں کے بعد دینے کا میں ضامن ہوں تو یہ میعاد اصیل کے لئے بھی ہوگئی یعنی اُس سے بھی مطالبہ اتنے دنوں کے لئے مؤخر ہوگیا (ہدایہ) اور اگر کفیل نے میعاد کو اپنے ہی لئے رکھا مثلاً یہ کہا کہ مجھ کو اتنے دنوں کی مہلت دو یا طالب نے وقت کفالت خصوصیت کے ساتھ کفیل کو مہلت دی ہے تو اصیل کے لئے مہلت نہیں۔ یونہی قرض کی کفالت میعاد کے ساتھ کی تو کفیل لئے میعاد ہوگئی مگر اصیل کے نہیں ہوئی کہ اگرچہ کفالت میں میعاد ہے مگر جس پر قرض ہے اُس کے لئے میعاد ہو نہیں سکتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۹: کفیل سے دَین کا مطالبہ کیا اُس نے کہا صبر کرو اصیل کو آجانے دو طالب نے کہا مجھے تم سے تعلق ہے اُس سے کوئی تعلق نہیں اس کہنے سے اصیل بری نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ ۹۰: دَین میعادی تھا اس کی کفالت کی تھی کفیل مرگیا تو کفیل کے حق میں میعاد باقی نہ رہی اور اصیل کے حق میں میعاد بدستور ہے یعنی مکفول لہ کفیل کے ورثہ سے ابھی مطالبہ کرسکتا ہے اور اس کے ورثہ نے دَین ادا کردیا تو اصیل سے اُس وقت واپس لینے کے حقدار ہوں گے جب میعاد پوری ہوجائے۔ یونہی اگر اصیل مرگیا تو اس کے حق میں میعاد ساقط ہوگئی کہ اس کے ترکہ سے مرنے کے بعد ہی وصول کرسکتا ہے اور کفیل کے حق میں میعاد بدستور باقی ہے کہ اندرون میعاد اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اصیل و کفیل دونوں مرگئے تو طالب کو اختیار ہے جس کے ترکہ سے چاہے دَین وصول کرلے میعاد تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۹۱: میعادی دَین کو کفیل نے میعاد پوری ہونے سے پہلے ادا کردیا تو اصیل کے حق میں میعاد بدستور ہے یعنی اُس سے اندرون میعاد واپس نہیں لے سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲: جس دَین کی کفالت کی وہ ہزار روپے تھا اور پانچ سو میں مصالحت ہوئی اس کی چار صورتیں ہیں۔ (۱) یہ شرط ہوئی کہ اصیل و کفیل دونوں پانچ سو سے بریٔ الذمہ ہیں یا (۲) یہ کہ اصیل بری یا (۳) سکوت رہا اس کا ذکر ہی نہیں کہ کون بری ان تینوں صورتوں میں باقی پانچ سو سے دونوں بری ہوگئے اور (۴) اگر فقط کفیل کا بری ہونا شرط کیا یعنی کفیل سے پانچ سو ہی کا مطالبہ ہوگا تو تنہا کفیل پانچ سو سے بریٔ الذمہ ہوگا اصیل پر پورے ہزار کا مطالبہ رہے گا لہٰذا کفیل نے پانچ سو روپے دے دیئے تو باقی کا مطالبہ اصیل سے کرے گا اور کفیل نے اُس کے

کہنے سے کفالت کی ہے تو پانچ سو اصیل سے واپس لے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۹۳: طالب نے کفیل سے یہ مصالحت کی کہ اگر تم مجھ کو اتنا دو تو میں تم کو کفالت سے بری کر دوں گا یعنی کفالت سے بری کرنے کا معاوضہ لینا چاہتا ہے یہ صلح صحیح نہیں اور کفیل پر اس مال کا دینا لازم نہیں پھر اگر وہ کفالت بالنفس تھی تو کفالت باقی ہے کفیل بری نہیں اور اگر کفالت بالمال تھی تو کفالت جاتی رہی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۹۴: ایک شخص نے دوسرے کی کفالت بالنفس کی طالب کہتا ہے کہ اُس پر میرا کوئی حق نہیں اس کہنے سے کفیل بری نہیں ہے بلکہ اُس شخص کو حاضر لانا ہوگا اور اگر طالب نے یہ کہا کہ اُس پر کوئی میرا حق نہیں نہ میری جانب سے نہ دوسرے کی جانب سے ولایت وصایہ وکالت کسی اعتبار سے میرا حق نہیں کفیل بری ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۹۵: یہ کہا کہ فلاں شخص پر جو ہزار روپے ہیں اُن کا میں ضامن ہوں پھر اُس شخص مکفول عنہ نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ کفالت سے پہلے ہی ادا کر چکا ہے اصیل بری ہوگیا مگر کفیل بری نہ ہوا اُسک کو دینا پڑے گا اور گواہوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ کفالت کے بعد ادا کر دیا تو دونوں بری ہوگئے۔ (بحر)

مسئلہ۹۶: کفیل نے دَین ادا کرنے سے پہلے اصیل کو دَین سے بری کر دیا یہ صحیح ہے یعنی اس کے بعد دَین ادا کر کے اصیل سے واپس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۹۷: طالب نے کفیل سے یہ کہا کہ میں نے تم کو بری کر دیا وہ بری ہوگیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ کفیل نے طالب کو دَین ادا کر کے برامت حاصل کی ہے لہٰذا کفیل کو اصیل سے واپس لینے کا حق نہ ہوگا اور طالب کو اصیل سے دَین وصول کرنے کا حق رہے گا اور اگر طالب نے یہ کہا کہ تُو بری ہوگیا اس کا مطلب ہوگا کہ دَین ادا کر کے بری ہوا ہے یعنی میں نے دَین وصول پا لیا اس صورت میں کفیل اصیل سے لے سکتا ہے اور طالب اصیل سے نہیں لے سکتا۔ (ہدایہ وغیرہ) یہ اُس وقت ہے جب طالب موجود نہ ہو غائب ہو اور اگر موجود ہو یا تو اُس سے دریافت کیا جائے کہ اس کلام کا کیا مطلب ہے وہ کہے میں نے دَین وصول پا لیا تو دونوں صورتوں میں کفیل رجوع کر سکتا ہے اور یہ کہے کہ کفیل کو میں نے معاف کر دیا تو دونوں صورتوں میں رجوع نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۹۸: طالب نے دستاویز اس مضمون کی لکھی کہ کفیل نے جن روپوں کی کفالت کی تھی اُس سے بری ہوگیا تو یہ دَین وصول پا لینے کا اقرار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۹۹: ایک شخص نے مہر کی کفالت کی اگر دخول سے پہلے عورت کی طرف سے کوئی ایسی بات ہوئی جس کی وجہ سے جدائی ہوگئی تو کُل مہر ساقط اور کفیل بالکل بری اور اگر شوہر نے قبل دخول طلاق دے دی تو آدھا مہر ساقط اور کفیل بھی آدھے سے بری۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰۰: عورت نے مہر کے بدلے شوہر سے خلع کیا اور اس عورت کا شوہر کے ذمہ دَین ہے کسی نے اس دَین کی کفالت کر لی اس کے بعد اُن دونوں نے پھر آپس میں نکاح کر لیا تو کفیل بری نہ ہوا عورت اُس سے مطالبہ کرسکتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۰۱: کفیل نے برأت کو شرط پر معلق کیا اگر وہ شرط ایسی ہے جس میں طالب کا فائدہ ہے مثلاً اگر تم اتنا دے دو بریٔ الذمہ ہو جاؤ گے یہ تعلیق صحیح ہے اور اگر وہ شرط ایسی نہیں ہے مثلاً جب کل کا دن آئے گا تم بری ہو جاؤ گے یہ تعلیق باطل ہے یعنی بری نہ ہوگا بدستور کفیل رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰۲: اصیل کی برأت کو شرط پر معلق کرنا صحیح نہیں یعنی وہ بری نہیں ہوگا طالب نے مدیون سے کہا جو کچھ میرا مال تمہارے ذمہ ہے اگر مجھے وصول نہ ہوا اور تم مر گئے تو معاف ہے اور وہ مر گیا معاف نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ میں مر جاؤں تو معاف ہے اور طالب مر گیا معاف ہوگیا کہ یہ وصیت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰۳: کفیل بالنفس کی برأت کو شط پر معلق کیا اس کی تین صورتیں ہیں۔
(۱) یہ شرط ہے کہ تم دس روپے دے دو بری ہو اس صورت میں برأت ہوگئی اور شرط باطل اور (۲) اگر وہ مال کا بھی کفیل ہے طالب نے یہ کہا کہ مال اگر دے دو تو کفالت بالنفس سے بری ہو اس میں برأت اور شرط دونوں جائز کہ مال دیدے گا بری ہو جائے گا۔ (۳) کفیل بالنفس سے یہ شرط کی کہ مال دے دو اور اصیل سے وصول کرلو اس صورت میں برأت بھی نہ ہوئی اور شرط بھی باطل۔ (خانیہ)

مسئلہ۱۰۴: اصیل نے کفیل کو مال دے دیا کہ طالب کو ادا کر دے اور وہ کفیل طالب کے کہنے سے ضامن ہوا تھا اب اصیل وہ مال کفیل سے واپس نہیں لے سکتا اگرچہ کفیل نے طالب کو ادا نہ کیا ہوا۔ یونہی اصیل کو یہ حق بھی نہیں کہ کفیل کو ادا کرنے سے منع کر دے یہ اُس صورت میں ہے جب اصیل نے کفیل کو بروجہ قضا دَین کا روپیہ دیا ہو یعنی یہ کہہ کر کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں طالب اپنا حق تم سے نہ وصول کرے لہٰذا قبل اس کے کہ تم اُسے دو میں تم کو دیتا ہوں اور اگر کفیل کو بروجہ رسالت دیا ہو یعنی اُس کے ہاتھ طالب کے پاس بھیجا ہے تو

واپس بھی لے سکتا ہے اور منع بھی کر سکتا ہے اور اگر وہ شخص اس کے بغیر کہے کفیل ہو گیا ہے اس نے طالب کو دینے کے لئے اُسے روپے دیدے تو جب تک ادا نہیں کیا ہے واپس بھی لے سکتا ہے اور اُسے دینے سے منع بھی کر سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۵: اصیل نے کفیل کو دیا تھا مگر اُس نے طالب کو نہیں دیا اور اصیل نے خود طالب کو دیا تو کفیل سے واپس لے سکتا ہے کہ اب اُس کو روکنے کا کوئی حق نہ رہا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۶: کفیل نے اصیل سے روپیہ وصول کیا اور طالب کو نہیں دیا اس روپے سے کچھ منفعت حاصل کی یہ نفع اُس کے حلال ہے کہ بروجہ قضا جو کچھ کفیل وصول کرے گا اُس کا مالک ہو جائے گا اور اگر اصیل نے اُس کے ہاتھ طالب کے یہاں بھیجے ہیں اور اس نے نہیں دیئے بلکہ تصرف کر کے نفع اُٹھایا تو یہ نفع خبیث ہے کہ اس تقدیر پر وہ روپیہ اس کے پاس امانت تھا اس کو تصرف کرنا حرام تھا اس نفع کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۷: اُس صورت میں کہ کفیل نے اصیل سے چیز لی اور طالب کو نہیں دی اور اُس سے نفع اُٹھایا اگر وہ چیز ایسی ہو جو متعین کرنے سے معین ہو جاتی ہے مثلاً اصیل پر گیہوں واجب تھے اُس نے کفیل کو دیئے کفیل نے ان میں نفع حاصل کیا تو بہتر یہ ہے کہ نفع اصیل کو واپس کر دے اور اصیل کے لئے وہ نفع حلال ہے اگرچہ مالدار ہو اور اگر وہ چیز نقد کی قسم سے ہو مثلاً روپیہ اشرفی تو نفع واپس کرنا مندوب بھی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۸: اصیل نے کفیل سے کہا تم بیع عینہ کرو اور جو کچھ خسارہ ہو گا وہ میرے ذمہ ہے (یعنی دس روپے کی مثلاً ضرورت ہے کفیل نے کسی تاجر سے مانگے وہ اپنے یہاں سے کوئی چیز جس کی واجبی قیمت دس روپے ہے کفیل کے ہاتھ پندرہ روپے میں بیع کر دی کفیل اُس کو بازار میں دس روپے میں فروخت کر دیتا ہے اس صورت میں تاجر کو پانچ روپے کا نفع ہو جاتا ہے اور کفیل کو پانچ روپے کا خسارہ ہوتا ہے اس کو اصیل کہتا ہے کہ میرے ذمہ ہے کفیل نے اُس کے کہنے سے بیع عینہ کی تو تاجر سے جو چیز نقصان کے ساتھ خریدی ہے اُس کا مالک کفیل ہے اور نقصان بھی کفیل ہی کے سر رہے گا اصیل سے اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا کیوں کہ اصیل کے لفظ سے اگر خسارہ کی ضمانت مراد ہے تو یہ باطل اس کی ضمانت نہیں ہو سکتی اور اگر توکیل قرار دی جائے تو یہ بھی صحیح نہیں کہ مجہول کی توکیل نہیں ہوتی۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۹: یوں کفالت کی کہ جو کچھ اُس کے ذمہ لازم ہو گا یا ثابت ہو گا یا قاضی جو کچھ اُس پر لازم کر دے گا میں اُس کی کفالت کرتا ہوں اور اصیل غائب ہو گیا مدعی نے قاضی کے سامنے کفیل

کے مقابلے میں گواہ پیش کیے کہ اُس کے ذمہ میرا اتنا ہے تو جب تک اصیل حاضر نہ ہو گواہ مقبول نہیں جب اصیل حاضر ہوگا اُس کے مقابلے میں گواہ سنے جائیں گے اور فیصلہ ہوگا اس کے بعد کفیل سے مطالبہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱۰: مدعی نے یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص جو غائب ہے اُس کے ذمہ میرا اتنا روپیہ ہے اور یہ شخص اُس کا کفیل ہے اور اس کی گواہوں سے ثابت کر دیا اس صورت میں صرف کفیل کے مقابلے میں فیصلہ ہوگا اور اگر مدعی نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ اُس کے حکم سے ضامن ہوا تھا تو کفیل و اصیل دونوں کے مقابلہ میں فیصلہ ہوگا اور کفیل کو اصیل سے واپس لینے کا حق ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱۱: کفالت بالدرک (یعنی بائع کی طرف سے اس بات کی کفالت کہ اگر بیع کا کوئی دوسرا حقدار ثابت ہوا تو ثمن کا میں ذمہ دار ہوں) یہ کفیل کی جانب سے تسلیم ہے کہ بیع بائع کی ملک ہے لہٰذا جس نے کفالت کی وہ خود اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ بیع میری ملک ہے جس طرف کفیل کو شفعہ کرنے کا حق نہیں کہ اُس کا کفیل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مشتری کے خریدنے پر راضی ہے۔ یونہی جس دستاویز میں یہ تحریر ہے کہ میں نے اپنی ملک فلاں کے ہاتھ بیع کی یا میں نے بیع بات نافذ فلاں کے ہاتھ کی اس دستاویز پر کسی نے اپنی گواہی لکھی یا قاضی کے یہاں بیع کی شہادت دی ان سب صورتوں میں بائع کی ملک کا اقرار ہے کہ یہ شخص اب اپنی ملک کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور اگر دستاویز میں فقط اتنی بات لکھی ہے کہ فلاں شخص نے یہ چیز بیع کی بائع نے اُس میں اپنی ملک کا ذکر نہیں کیا ہے نہ یہ کہ بیع نافذ ہے ایسی دستاویز پر گواہی ثبت کرنا بائع کی ملک کا اقرار نہیں یا اُس نے اپنی گواہی کے الفاظ یہ تحریر کیے کہ عاقدین نے بیع کا اقرار کیا میں اس کا شاہد ہوں یہ بھی ملک بائع کا اقرار نہیں یعنی ایسی شہادت تحریر کرنے کے بعد بھی اپنی ملک کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: کفالت بالدرک میں محض استحقاق سے ضامن سے مؤاخذہ نہیں ہوگا جب تک قاضی یہ فیصلہ نہ کر دے کہ بیع مستحق کی ہے اور بیع کو فسخ نہ کر دے بیع فسخ ہونے کے بعد بیشک کفیل سے ثمن کا مطالبہ ہوسکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳: استحقاق مبطل (جس کا ذکر باب الاستحقاق میں ہو چکا ہے) مثلاً دعویٰ نسب یا یہ دعویٰ کہ جو زمین خریدی ہے یہ وقف ہے یا یہ پہلے مسجد تھی ان میں اگرچہ قاضی یہ یہ فیصلہ نہ دیا ہو کہ ثمن مکفول عنہ (بائع) سے واپس لیا جائے مشتری کفیل سے وصول کرسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۱۱۴: ایک نے دوسرے سے کہا تم اپنی فلاں چیز اس کے ہاتھ ایک ہزار میں بیع کر دو اُس ہزار کا ضامن ہوں اس نے دو ہزار میں بیع کی کفیل ایک ہی ہزار کا ضامن ہے اور پانچ سو بیع کی تو کفیل پانچ سو کا ضامن ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۱۵: یہ کہا کہ جو کچھ تیرا فلاں کے ذمہ ہے اُس کا ضامن ہوں اور اگر گواہوں سے ثابت ہوا کہ اُس کے ذمہ ہزار روپے ہیں تو کفیل سے ہزار کا مطالبہ ہوگا اور اگر گواہوں سے ثابت نہ ہوا تو کفیل قسم کے ساتھ جتنے کا اقرار کرے اُسی کا مطالبہ ہوگا اور اگر مکفول عنہ سے زیادہ کا اقرار کرتا ہے تو یہ زائد کفیل سے نہیں لیا جا سکتا مکفول عنہ سے لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۱۶: کفیل نے حالت صحت میں یہ کہا جو کچھ فلاں شخص اپنے ذمہ فلان کے لئے اقرار کر لے اُس کا میں ضامن ہوں اس کے بعد کفیل بیمار ہوگیا یعنی مرض الموت میں مبتلا ہوگیا اور اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب دَین میں مستغرق ہے مکفول عنہ نے طالب کے لئے ایک ہزار کا اقرار کیا کفیل کے ذمہ ایک ہزار لازم ہو گئے ہیں۔ یونہی اگر کفیل کے مرنے کے بعد ایک ہزار کا اقرار کیا تو یہ کفیل کے ذمہ لازم ہوگئے مگر چونکہ کفیل کے پاس جو کچھ مال تھا وہ دَین میں مستغفرق تھا لہٰذا مکفول لہ دیگر قرض خواہوں کی طرح کفیل کے ترکہ سے اپنے حصہ کی قدر وصول کرے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کہہ دیا جائے کہ دَین سے بچی ہوئی کوئی جائداد نہیں ہے لہٰذا مکفول لہ کو نہیں ملے گا صرف قرض خواہ لیں گے۔ (خانیہ)

مسئلہ۱۱۷: ایک شخص نے دوسرے کی طرف سے کفالت کی اور یہ شرط کہ کہ تم اپنی فلاں چیز میرے پاس رہن رکھ دو مگر طالب سے نہیں کہا کہ میں نے اس شرط پر کفالت کی ہے اب مکفول عنہ اپنی چیز رہن رکھنا نہیں چاہتا تو کفیل کو کفالت فسخ کرنے کا اختیار نہیں طالب کا مطالبہ دینا پڑے گا کیوں کہ رہن کی شرط اگر تھی تو مکفول عنہ سے تھی طالب کو اس شرط سے تعلق نہیں ہاں اگر طالب سے کہہ دیا تھا کہ تیرے لئے اس شرط پر کفالت کرتا ہوں کہ مکفول عنہ اپنی فلاں چیز میرے پاس رہن تکھے تو بیشک رہن نہ رکھنے کی صورت میں کفالت کو فسخ کرتا ہے اور اب طالب اس سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۱۸: کفیل نے یوں کفلالت کی کہ مکفول عنہ کی جو امانت میرے پاس ہے میں اُس سے تمہارا دَین ادا کر دوں گا یہ کفالت صحیح ہے اور امانت سے اُس کو دَین ادا کرنا ہوگا اور امانت اس کے پاس سے ہلاک ہوگئی تو کفالت بھی ختم ہوگئی کفیل سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۱۹: یوں ضمانت کی تھی کہ اس چیز کے ثمن سے دَین ادا کرے گا اور وہ چیز کیفل ہی کی ہے مگر بیع

کھنے سے پہلے ہی وہ چیز ہلاک ہوگئی تو کفالت باطل ہوگئی اور اگر وہ چیز سو روپے میں بیچی اور اُس کی واجبی قیمت بھی سو ہی ہے اور دَین ہزار روپے ہے تو کفیل کو سو ہی دینے ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۲۰: سو روپے کی ضمانت کی اور یہ کہہ دیا کہ پچاس یہاں دے گا اور پچاس دوسرے شہر میں مگر میعاد نہیں مقرر کی ہے طالب کو اختیار ہے جہاں چاہے وصول کر سکتا ہے اور اگر وہ چیز جو ضامن دے گا ایسی ہے جس میں بار برداری صرف ہوگی تو جس مقام میں دینا قرار پایا ہے وہیں مطالبہ ہوسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۲۱: ایک شخس نے کپڑا غصب کیا تھا مالک نے اُسے پکڑا دوسرا شخص ضامن ہوا کہ اس کو کل میں حاضر کر دوں گا مدعی نے کہا اگر تم اس کو نہ لائے تو کپڑے کی قیمت دس روپے ہے وہ تم کو دینے ہوں گے کفیل نے کہا دس نہیں بیس میں دوں گا اور مکفول لہ خاموش رہا تو کفیل سے دس ہی وصول کئے جا سکتے ہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ۱۲۲: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اس راستہ سے جاؤ اگر تمہارا مال چھین لیا جائے میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح ہے کفیل کا مال دینا ہوگا اور اگر یہ کہا کہ اس راستہ سے جاؤ اگر درندہ نے تمہارا مال ہلاک کر دیا یا تمہارے بیٹے کو مار ڈالا تو میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۲۳: دوسرے کے دَین کی کفالت کی اس شرط پر کہ فلاں اور فلاں بھی اتنے کی کفالت کریں اور اُن دونوں نے انکار کر دیا تو پہلی کفالت لازم رہے گی اُس کو فسخ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ (خانیہ)

مسئلہ۱۲۴: ایک شخص نے دوسرے کی طرف سے ہزار روپے کی ضمانت کی تھی اب کفیل یہ کہتا ہے وہ روپے جوئے کے تھے یا شراب کے دام تھے یا اسی قسم کی کسی دوسری چیز کا نام لیا یعنی وہ روپے مکفول عنہ پر واجب نہیں تھے لہٰذا کفالت صحیح نہیں ہوئی اور مجھ سے مطالبہ نہیں ہو سکتا کفیل کی یہ بات قابلِ سماعت نہیں بلکہ مکفول لہ کے مقابل میں اگر گواہ بھی اس بات پر پیش کرے اور مکفول لہ انکار کرتا ہے تو کفیل کے گواہ بھی نہیں لئے جائیں گے اور اگر مکفول پر حلف رکھنا چاہے تو حلف نہیں دیا جائے گا اور اگر اس بات کے گواہ پیش کرنا چاہتا ہے کہ خود مکفول لہ نے ایسا اقرار کیا تھا جب بھی گواہ مسموع نہ ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۲۵: کفیل نے طالب کا مطالبہ ادا کر دیا اور مکفول عنہ سے واپس لینا چاہتا ہے مکفول عنہ اُسی قسم کا

عذر پیش کرتا ہے کہ وہ روپیہ جس کا مجھ پر مطالبہ تھا وہ جوے کا تھا یعنی جوے میں رہا گیا تھا اس کا مطالبہ تھا یا شراط کا ثمن تھا اور مکفول لہ موجود نہیں ہے کہ اُس سے دریافت کیا جائے یہ گواہ پیش کرنا چاہتا ہے گواہ لینے جائیں گے بلکہ یہ حکم دیا جائے گا کہ کفیل کا روپیہ ادا کر دے اور اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تجھ کو یہ دعویٰ کرنا ہو تو طالب کے مقابل میں کر اور اگر طالب نے اب تک کفیل سے وصول نہیں کیا ہے اُس نے قاضی کے سامنے اقرار کرلیا کہ یہ مطالبہ شراط کے ثمن کا ہے تو اصیل وکفیل دونوں بری کر دیے جائیں اور اگر قاضی نے کفیل کو بری کر دیا مگر مکفول عنہ نے حاضر ہو کر یہ اقرار کیا کہ وہ روپیہ قرض تھا یا بیع کا ثمن تھا اور طالب بھی اُس کی تصدیق کرتا ہے تو اصیل پر اُس مال کا دینا لازم ہے اور کفیل کے مقابل میں ان دونوں کی بات قابل اعتبار نہ رہی۔ (خانیہ)

مسئلہ ۱۲۶: تین شخصوں کے ہزار روپے ایک شخص کے ذمہ ہیں مگر سب کا دَین الگ الگ ہے یہ نہیں کہ وہ روپے سب کے مشترک ہوں تو ان میں دو تیسرے کے لئے یہ گواہی دے سکتے ہین کہ اس کے روپے کی فلاں شخص نے ضمانت کی تھی اور اگر روپے میں شرکت ہو تو گواہی مقبول نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۷: خراج موظف ہیں (جس کی مقدار معین ہوتی ہے کہ سالانہ اتنا دینا ہوتا ہے جس کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں گزرا) کفالت صحیح ہے اور اس کے مقابل میں رہن رکھنا بھی صحیح ہے اور خراج مقاسمہ کی نہ کفالت صحیح ہوسکتی ہے نہ اُس کے مقابلہ میں رہن رکھنا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲۸: سلطنت کی جانب سے جو مطالبات لازم ہوتے ہیں اُن کی کفالت بھی صحیح ہے خواہ وہ مطالبہ جائز ہو یا ناجائز کیوں کہ یہ مطالبہ دَین کے مطالبہ سے بھی سخت ہوتا ہے مثلاً آج کل گورنمنٹ زمین داران سے مال گزاری اور ابواب لیتی ہے اگر اس کے دینے میں تاخیر کرے فوراً حراست میں لے لیا جاتا ہے جائداد نیلام کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح مکان کا ٹیکس انکم ٹیکس چونگی کہ ان تمام مطالبات کے ادا کرنے پر آدمی مجبور ہے لہٰذا ان سب کی کفالت صحیح ہے اور جس پر مطالبہ ہے اُس کے حکم سے کفالت کی ہے تو کفیل اُس سے واپس لے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹: دلال کے پاس سے چیز جاتی رہی اُس پر تاوان واجب نہیں اور اگر دلال یہ کہتا ہے کہ میں نے کسی دوکان میں رکھ دی تھی یاد نہیں کس دوکان رکھی تھی تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر دلالن

نے دوکاندار کو دکھائی اور دام طے ہو گئے اور اُس کے پاس رکھ کر چلا گیا دوکاندار کے پاس سے جاتی رہی یا دلال نے بازار میں وہ چیز دکھائی پھر کسی دوکان پر رکھ دی یہاں سے جاتی رہی تو تاوان دینا ہوگا اور وہ دوکاندار سے تاوان نہیں لیا جا سکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۰: کسی نے دلال کو چیز دی اور دلال کو معلوم ہو گیا کہ یہ چیز چوری کی ہے اور اس کا مالک فلاں شخص ہے اُس نے مالک کو چیز دے دی دلال سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۱: دلال نے بائع کے لئے ثمن کی ضمانت کی یہ کفالت صحیح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۲: ایک شخص نے کہا فلاں شخص پر میرے اتنے روپے ہیں اگر تم وصول کر لاؤ تو دس روپے تم کو دوں گا اس وصول کرنے والے کو اجرت مثل ملے گی جو دس روپے سے زیادہ نہیں ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳: دو شخصوں پر دَین ہے مثلاً دونوں نے کوئی چیز سو روپے میں خریدی تھی اور ان میں ہر ایک نے دوسرے کی طرف سے اُس کے کہنے سے کفالت کی یہ کفالت صحیح ہے اور اس صورت میں چونکہ ہر ایک نصف دَین میں اصیل ہے اور نصف میں کفیل ہے لہٰذا جو کچھ ادا کرے گا جب تک نصف سے زیادہ نہ ہو وہ اصالۃً قرار پائے گا یعنی وہ روپیہ ادا کیا جو اس پر صراحۃً تھا شریک سے وصول نہیں کرسکتا اور جب نصف سے زیادہ ادا کیا تو جو کچھ زیادہ دیا ہے کفالت میں شمار ہوگا شریک سے وصول کرسکتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۴: صورتِ مذکورہ میں صرف ایک نے دوسرے کی طرف سے کفالت کی ہے اور کفیل نے کچھ ادا کیا اور کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ ادا کیا ہے بطور کفالت ہے اس کی بات مقبول ہے یعنی دوسرے مدیون مکفول عنہ سے واپس لے سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۵: دو شخصوں پر دَین ہے اور ہر ایک نے دوسرے کی طرف سے کفالت کی مگر دونوں پر دو قسم کے دَین ہیں ایک پر میعادی دَین ہے اور دوسرے پر فوراً واجب الادا ہے اور جس پر میعادی دَین ہے اُس نے قبل میعاد ایک رقم ادا کی اور یہ کہتا ہے میں نے دوسرے کی طرف سے یعنی کفالت کے روپے ادا کئے اُس کی بات قابلِ تسلیم ہے جو کچھ اُس نے دیا ہے دوسرے سے وصول کرسکتا ہے اور جس کے ذمہ فوراً واجب الادا ہے اُس نے دیا اور یہ کہتا ہے کہ کفالت کے روپے ادا کئے ہیں تو جب تک میعاد پوری نہ ہو جائے دوسرے سے وصول نہیں کرسکتا اور اگر ایک پر قرض ہے دوسرے کے ذمہ بیع کا ثمن ہے اور ہر ایک نے دوسرے کی کفالت کی تو جو ادا کرے یہ نیت کرسکتا ہے کہ اپنے ساتھی کی طرف سے ادا کرتا ہوں یعنی اُس سے

وصول کرسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۶: ایک شخص پر دَین ہے دوشخصوں نے اُس کی کفالت کی یعنی ہر ایک نے پورے دَین کی ضمانت کی پھر ہر ایک کفیل نے دوسرے کفیل کی طرف سے بھی کفالت کی اس صورت مفروضہ میں ایک کفیل جو کچھ ادا کرے گا اُس کا نصف دوسرے سے وصول کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کُل روپیہ اصیل سے وصول کرے گا اور اگر طالب نے ایک کو بری کردیا تو دوسرا بری نہ ہوگا کیوں کہ یہاں ہر ایک کفیل ہے اور اصیل بھی ہے اور کفیل کے بری کرنے سے اصیل بری نہیں ہوتا۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۷: دوشخصوں کے مابین شرکت مضاوضہ تھی اور دونوں علیحدہ ہوگئے قرض خواہ کو اختیار ہے کہ ان میں جس سے چاہے پورا دَین وصول کرسکتا ہے کیوں کہ شرکت مضاوضہ میں ہر و یک دوسرے کا کفیل ہوتا ہے اور ایک نے جو دَین ادا کیا ہے اگر چہ نصف تک ہے تو دوسرے سے وصول نہیں کرسکتا اور نصف سے زیادہ دے چکا تو ی رقم اپنے ساتھی سے وصول کرسکتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۸: اپنے دو غلاموں سے عقد کتابت کیا ان میں ہر ایک نے دوسرے کی کفالت کی تو جو کچھ بدل کتابت ایک ادا کرے گا اُس کا نصف دوسرے سے وصول کرسکتا ہے اگر مولیٰ نے ان میں سے بعد عقد کتابت ایک کو آزاد کردیا یہ آزاد ہوگیا اور اس کے مقابلہ میں جو کچھ بدل کتابت تھا ساقط ہوگیا اور دوسرے کا بدل کتابی باقی ہے اور اختیار ہے جس سے چاہے وصول کرے کیوں کہ ایک اصیل ہے دوسرا کفیل ہے اگر کفیل سے لیا تو یہ اصیل سے وصول کرسکتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۹: کسی نے غلام کی طرف سے مال کی کفالت کی اس کفالت کا اثر مولیٰ کے حق میں بالکل نہ ہو گا یعنی کفیل مولیٰ سے روپیہ وصول نہیں کرسکتا اس کفالت کا اثر یہ ہوگا کہ غلام جب آزاد ہو جائے اُس سے وصول کیا جائے اور کفیل کو یہ روپیہ فی الحال ادا کرنا ہوگا اگرچہ اس کی شرط نہ ہو ہاں اگر کفالت کے وقت ہی میعاد کی شرط ہو تو جب تک میعاد پوری نہ ہو دَین ادا کرنا واجب نہیں۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۴۰: ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ غلام میرا ہے کسی نے اُس کی کفالت کی اس کے بعد غلام مرگیا اور مدعی نے گواہوں سے پانی ملک ثابت کردی کفیل کو اُس کی قیمت دینی پڑے گی اور اگر غلام پر مال کا دعویٰ ہوتا اور کفالت بالنفس کرتا پھر وہ مرجاتا تو کفیل بری ہوجاتا۔

(ہدایہ)

حوالہ کا بیان

حوالہ جائز ہے مدیون کبھی دَین ادا کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور دائن کا تقاضا ہوتا ہے اس صورت میں دائن کو دوسرے پر حوالہ کر دیتا ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ مدیون کا دوسرے پر دَین ہے مدیون اپنے دائن کو اُس دوسرے پر حوالہ کر دیتا ہے کیوں کہ دائن کو اُس پر اطمینان ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اُس سے بآسانی مجھے وصول ہو جائے گا بالجملہ اس کی متعدد صورتیں ہیں اور اس کی حاجت پیش آتی ہے اسی لئے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ تونگر کا دَین ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب مالدار پر حوالہ کر دیا جائے تو دائن قبول کر لے۔ اس حدیث کو بخاری ومسلم وابوداؤد وطبرانی وغیرہم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱: دَین کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینے کو حوالہ کہتے ہیں اور مدیون کو محیل کہتے ہیں اور دائن کو محتال اور محتال اور محال اور محال لہ اور حویل کہتے ہیں اور جس پر حوالہ کیا گیا اُس کو محتال علیہ اور محال علیہ کہتے ہیں اور مال کو محال بہ کہتے ہیں۔ (درمختار ج ۴ ص ۲۸۸)

مسئلہ ۲: حوالہ کے رکن ایجاب وقبول ہیں۔ مثلاً مدیون یہ کہے میرے ذمہ جو دَین ہے فلاں شخص پر میں نے اُس کا حوالہ کیا محتال لہ اور محتال علیہ نے کہا ہم نے قبول کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳: حوالہ کے لئے چند شرائط ہیں۔

(۱) محیل کا عاقل ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچہ نے حوالہ کیا یہ صحیح نہیں اور نابالغ عاقل نے جو حوالہ کیا یہ اجازت ولی پر موقوف ہے اُس نے جائز کر دیا نافذ ہو جائے گا ورنہ نافذ نہ ہوگا۔ محیل کا آزاد ہونا شرط نہیں اگر غلام ماذون لہ ہے تو محتال علیہ دَین ادا کرنے کے بعد اُس سے وصول کر سکتا ہے اور مجور ہے تو جب تک آزاد نہ اُس سے وصول نہیں کیا جا سکتا۔ محیل اگر مرض الموت میں مبتلا ہے جب بھی حوالہ درست ہے یعنی صحت شرط نہیں۔ محیل کا راضی ہونا بھی شرط نہیں یعنی اگر مدیون نے خود حوالہ نہ کیا بلکہ محتال علیہ نے دائن سے یہ کہہ دیا کہ فلاں شخص پر جو تمہارا دَین ہے اُس کو میں نے اپنے اوپر حوالہ کرات ہوں تم اس کو قبول کرو اُس نے منظور کر لیا حوالہ صحیح ہو گیا اس کو دَین ادا کرنا ہوگا مگر مدیون سے اس صورت میں وصول نہیں کر سکتا یہ حوالہ اُس کے حکم سے نہیں ہوا۔ (عالمگیری)

(۲)محتال کا عاقل ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچہ نے حوالہ قبول کرلیا صحیح نہ ہوا اور نابالغ سمجھ وال نے کیا تو اجازت ولی پر موقوف ہے جب کہ محتال علیہ بہ نسبت محیل کے زیادہ مالدار ہو۔

(۳)محتال کا راضی ہونا۔ اگر محتال یعنی دائن کو جو حوالہ قبول کرنے پر مجبور کیا گیا ہے حوالہ صحیح نہ ہوا۔

(۴)محتال کا اُسی مجلس میں قبول کرنا۔ یعنی اگر مدیون نے حوالہ کر دیا اور دائن وہاں موجود نہیں ہے جب اُس کو خبر پہنچی اُس نے منظور کر لیا یہ حوالہ صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر مجلس حوالہ میں کسی نے اُس کی طرف سے قبول کر لیا جب خبر پہنچی اُس نے منظور کر لیا۔ یہ حوالہ صحیح ہو گیا۔

(۵)محتال علیہ کا عاقل بالغ ہونا۔ سمجھ وال بچہ نے حوالہ قبول کر لیا جب بھی صحیح نہیں اگر چہ اُسے تجارت کی اجازت ہو اگر چہ اُس کے ولی نے بھی منظور کر لیا ہو۔

(۶)محتال علیہ کا قبول کرنا۔ یہ ضرور نہیں کہ اُسی مجلس حوالہ ہی میں اس نے قبول کیا ہو بلکہ اگر وہاں موجود نہیں ہے مگر جب خبر ملی اس نے منظور کر لے گا صحیح ہو جائے گا۔

(۷) جس چیز کا حوالہ کیا گیا ہو وہ دَین لازم ہو۔ عین کا حوالہ یا دَین غیر لازم مثلاً بدل کتابت کا حوالہ صحیح نہیں خلاصہ یہ کہ جس دَین کی کفالت نہیں ہو سکتی اُس کا حوالہ بھی نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ۴: محتال علیہ نے دوسرے پر حوالہ کر دیا اور تمام شرائط پائے جاتے ہوں یہ حوالہ بھی صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۵: دَین مجہول کا حوالہ صحیح نہیں مثلاً یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تمہارا فلاں کے ذمہ مطالبہ ہو اُس کو میں نے اپنے اوپر حوالہ کیا یہ صحیح نہیں۔ (ردالمحتار ص ؟)

مسئلہ۶: مالِ غنیمت دارالاسلام میں لا کر جمع کر دیا گیا ہے مگر ابھی اُس کی تقسیم نہیں ہوئی غازی نے دَین لے کر اپنا کام چلایا اور دائن کو بادشاہ پر حوالہ کر دیا کہ غنیمت سے جو میرا حصہ ملے اس شخص کو دیا جائے یہ حوالہ صحیح ہے۔ یونہی جو شخص جائداد موقوفہ کی آمدنی کا حقدار ہے اُس نے قرض لیا اور متولی پر دائن کو حوالہ کر دیا کہ میرے حصہ کی آمدنی سے اس کا دَین ادا کیا جائے یہ حوالہ بھی صحیح ہے۔ (ردالمحتار ص ۲۹۱) یونہی ملازم پر دَین ہے جس کے یہاں نوکر ہے اُس پر حوالہ کر دیا کہ میری تنخواہ سے اس کا دَین ادا کر دیا جائے صحیح ہے۔

مسئلہ۷: جب حوالہ صحیح ہو گیا محیل یعنی مدیون دَین سے بری ہو گیا جب تک دَین کے ہلاک ہونے

کی صورت پیدا نہ ہومحیل یعنی مدیون دَین سے بری ہوگیا جب تک دَین کے ہلاک ہونے کی صورت پیدا نہ ہومحیل کی دَین سے کوئی تعلق نہ رہا۔ دائن کو یہ حق نہ رہا کہ اس سے مطالبہ کرے۔ اگر محیل مرجائے محتال اُس کے ترکہ سے دَین وصول نہیں کرسکتا البتہ ورثہ سے کفیل لے سکتا ہے کہ دَین ہلاک ہونے کی صورت میں ترکہ سے دَین وصول ہو سکے۔ دائن محیل کو معاف کرنا چاہتا ہے معاف نہیں کرسکتا نہ دَین اُسے ہبہ کرسکتا ہے کہ اُس کے ذمہ دَین ہی نہ رہا۔ مشتری نے بائع کو ثمن کا حوالہ کسی دوسرے پر کردیا بائع بیع کو روک نہیں سکتا۔ راہن نے مرتہن کو دوسرے پر حوالے کردیا مرتہن رہن کو روکنے کا حقدار نہ رہا یعنی رہن واپس کرنا ہوگا۔ عورت نے مہر معجّل کا مطالبہ کیا تھا شوہر نے حوالہ کردیا عورت اپنے نفس کو نہیں روک سکتی۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۲۹۱)

مسئلہ ۸: اگر دَین ہلاک ہونے کی صورت پیدا ہوگئی تومحتال محیل سے مطالبہ کرے گا اور اس سے دَین وصول کرے گا دَین ہلاک ہونے کی دوصورتیں ہیں۔ (۱)محتال علیہ نے حوالہ ہی سے انکار کردیا اور گواہ نہ محیل کے پاس ہیں نہ محتال کے پاس محتال علیہ پر حلف دیا گیا اُس نے قسم کھائی کہ میں نے حوالہ نہیں قبول کیا ہے۔ (۲)محتال علیہ مفلسی کی حالت میں مرگیا نہ اُس کے پاس عین ہے نہ دَین جس سے مطالبہ ادا ہو سکے نہ اُس نے کوئی کفیل چھوڑا ہے کہ کفیل سے ہی رقم وصول کی جائے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۹: محتال علیہ کے مرنے کے بعد محیل ومحتال میں اختلاف ہوا تومحتال کہتا ہے اُس نے کچھ نہیں چھوڑا ہے اور محیل کہتا ہے ترکہ چھوڑ مرا ہے محتال کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے یعنی یہ قسم کھائے گا کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ ترکہ چھوڑا مرا ہے۔ (درمختار ص ۲۹۳)

مسئلہ ۱۰: محتال علیہ نے محیل سے یہ مطالبہ کیا تھا تمہارے حکم سے میں نے تم پر جو دَین تھا ادا کردیا لہٰذا وہ رقم مجھے دے دو محیل نے جواب میں یہ کہا کہ میں نے تم پر حوالہ اس لئے کیا تھا کہ میرا دَین تمہارے ذمہ تھا لہٰذا میرے ذمہ مطالبہ نہیں رہا۔ اس صورت میں محتال کا قول معتبر ہے کیوں کہ محیل نے حوالہ کا اقرار کرلیا اور حوالہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ محیل کا محتال علیہ کے ذمہ باقی ہو۔ (درمختار ص ۲۹۳)

مسئلہ ۱۱: محیل نے محتال سے یہ کہا کہ میں نے تمہیں فلاں پر حوالہ اسلئے کیا تھا کہ اُس چیز پر میرے لئے قبضہ کرو یعنی یہ حوالہ بمعنی وکالت ہے محتال جواب میں یہ کہتا ہے کہ یہ بات نہیں بلکہ تمہارے ذمہ دَین تھا اس لئے تم نے حوالہ کیا تھا اس صورت میں محیل کا قول معتبر ہے

کہ وہی منکر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: حوالہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مطلقہ (۲) مقیدہ
مطلقہ کی کا مطلب یہ ہے کہ اُس میں یہ قید نہ ہو کہ امانت یا دَین تم پر ہے اُس سے اس دَین کو ادا کرنا۔ مقیدہ میں اسی قسم کی قید ہوتی ہے۔ حوالہ اگر مطلقہ ہو اور فرض کرو محیل کا دَین یا امانت محتال علیہ کے پاس ہے تو محتال کا حق اُس مخصوص مال کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ محتال علیہ کے ذمہ کے ساتھ متعلق ہوگا یعنی محیل اپنا دَین یا ودیعت محتال علیہ سے لے لے تو حوالہ باطل نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: محیل پر دَین غیر میعادی ہے یعنی فوراً واجب الادا ہے اس کا حوالہ کر دیا تو محتال علیہ پر فوراً ادا کرنا واجب ہے اور محیل پر دَین میعادی ہے مثلاً ایک سال کی میعاد ہے اس کا حوالہ کیا اور محتال علیہ کے لئے بھی ایک سال کی میعاد ذکر کر دی گئی تو محتال علیہ کے لئے بھی میعاد ہو گئی اور اس صورت میں اگر حوالہ کے اندر میعاد کا ذکر نہ ہوا جب بھی حوالہ میعادی ہے جس طرح میعادی دَین کی کفالت کرنے سے کفیل کے لئے بھی میعاد ہو جاتی ہے اگر چہ کفالت میں میعاد کا ذکر نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: محیل پر میعادی دَین تھا اُس کا حوالہ کر دیا اور محیل مر گیا تو محتال علیہ پر اب بھی میعادی ہے محیل کے مرنے سے میعاد ساقط نہ ہوگی اور محتال علیہ مر گیا تو میعاد جاتی رہی اگر چہ محیل زندہ ہوں۔ ہاں اگر محتال علیہ مفلس مرا کچھ ترکہ اُس نے نہیں چھوڑا تو محیل کی طرف سے دَین رجوع کرے گا اور وہ میعاد بھی ہوگی جو پہلے تھی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: محیل پر دَین غیر میعادی تھا مثلاً قرض اس کا حوالہ کیا اور محتال علیہ نے کوئی میعاد حوالہ میں ذکر کی تو یہ میعادی ہو گیا اندرون میعاد مطالبہ نہیں ہو سکتا مگر محتال علیہ اگر نادار ہو کر مرا پھر محیل کی طرف دَین رجوع کرے گا اور غیر میعاد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: زید کے ہزار روپے عمرو پر واجب الادا ہیں اور عمرو کے بکر پر ہزار روپے واجب الادا ہیں عمرو نے زید کو بکر پر حوالہ کر دیا کہ تمہارے ذمہ جو میرے روپے واجب الادا ہیں وہ زید کو ادا کر دو یہ حوالہ صحیح ہے پھر اگر زید نے بکر کو مثلاً ایک سال کی میعاد دے دی تو عمرو بکر سے اپنا روپیہ وصول نہیں کر سکتا اور اگر میعاد دینے کے بعد زید نے بکر کو حوالہ کی رقم سے بری کر دیا تو عمرو اپنا دَین بکر سے وصول کر سکتا ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ ۱۷: زید کے عمرو پر ہزار روپے واجب الادا ہیں اور زید نے اپنے دائن کو عمرو پر حوالہ کر دیا کہ

ایک سال میں عمرو اُس کو روپے دے دے مگر زید نے خود سال کے اندر دَین ادا کر دیا تو عمرو سے اپنے روپے ابھی وصول کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: نابالغ کا کسی کے ذمہ دَین تھا اُس نے حوالہ کر دیا اور اس میں کوئی میعاد مقرر ہوئی اُس نابالغ کے باپ یا وصی نے حوالہ قبول کرلیا یہ ناجائز ہے یعنی جبکہ نابالغ کو وہ دَین میراث میں ملا ہو اور اگر باپ یا وصی نے اس نابالغ کے لئے کوئی عقد کیا ہو اس کا دَین ہو تو اس میں میعاد مقرر کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: حوالہ کا روپیہ جب تک محتال علیہ ادا نہ کر لے محیل سے وصول نہیں کر سکتا اور اگر محتال لہ نے محتال علیہ کو قید کرا دیا تو یہ محیل کو قید کرا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: محتال علیہ نے محتال لہ کو ادا کر دیا یا محتال لہ نے محتال علیہ کو ہبہ کر دیا یا صدقہ کر دیا یا محتال لہ مر گیا اور محتال علیہ اُس کا وارث ہے تو محیل سے وصول کر سکتا ہے اور اگر محتال لہ نے محتال علیہ کو دَین سے بری کر دیا بری ہو گیا اور محیل سے وصول نہیں کر سکتا اور اگر محتال لہ نے یہ کہہ دیا کہ میں نے دَین تمہارے لئے چھوڑ دیا تو محیل سے وصول کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مدیون نے ایسے شخص پر حوالہ کیا جس پر مدیون کا دَین نہیں ہے اور کسی اجنبی شخص نے محتال علیہ کی طرف سے دَین ادا کر دیا تو محتال علیہ محیل سے وصول کر سکتا ہے اور اگر محیل کا محتال علیہ پر دَین تھا اور حوالہ کر دیا اور اجنبی نے محیل کی طرف سے دَین ادا کر دیا تو محیل محتال علیہ سے اپنا دَین وصول کر سکتا ہے اور اگر محیل یہ کہتا ہے کہ اُس نے میری طرف سے دَین ادا کیا ہے اور محتال علیہ کہتا ہے میری طرف سے ادا کیا ہے اور فضولی نے ادا کے وقت کچھ ظاہر نہیں کیا تھا تو اُس فضولی سے دریافت کیا جائے کہ کس کی طرف سے ادا کیا تھا جو وہ کہے اُس کا اعتبار کیا جائے۔ اور اگر وہ فضولی مر گیا یا اُس کا پتا ہی نہیں ہے کہ اُس سے دریافت ہو سکے تو محتال علیہ کی طرف سے دَین ادا کرنا قرار دیا جائے۔ (خانیہ)

مسئلہ ۲۲: محتال علیہ نے ادا کر دیا تو جس مال کا حوالہ ہوا وہ محیل سے وصول کرے گا وہ نہیں جو اُس نے ادا کیا مثلاً روپیہ کا حوالہ ہو اور اس نے اشرفیاں ادا کیں یا اس کے عکس ہوا یا روپے کی جگہ کوئی سامان محتال لہ کو دیا تو وہ چیز دینی ہو گی جس کا حوالہ ہوا۔ اور محتال علیہ و محتال لہ میں مصالحت ہو گئی اگر اُسی قسم کی چیز پر مصالحت ہوئی جو واجب تھی یعنی جتنی دینی لازم تھی اُس سے کم پر مصالحت ہوئی مثلاً سو روپے کی جگہ اتنی پر صلح ہوئی یعنی بیس معاف کر دیئے

تو جتنے دیئے محیل سے اُتنے ہی وصول کرسکتا ہے اور اگر خلاف جنس پر مصالحت ہوئی مثلاً سوروپے کی جگہ دواشرفیوں پر صلح ہوئی تومحتال علیہ محیل سے سوروپے وصول کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۳: حوالہ مقیدہ کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ محیل کا دَین محتال علیہ کے ذمہ ہے اُس دَین کے ساتھ حوالہ کومخصوص کیا دوسری یہ کہ محتال علیہ کے پاس محیل کی عین شے ہے اُس سے مقید کیا محیل نے اُس کے پاس روپے وغیرہ کوئی چیز امانت رکھی ہے یا اُس نے محیل کی کوئی چیز غصب کر لی ہے اس نے حوالہ میں یہ ذکر کر دیا کہ امانت یا غصب کے روپے سے محتال علیہ دَین ادا کر دے۔ حوالہ مقیدہ کا حکم یہ ہے کہ محیل اپنا دَین یا امانت یا مغصوب شے حوالہ کے بعد محتال علیہ سے نہیں لے سکتا اور اگر اُس نے محیل کو دے دیا تو ضامن ہے اُس کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا اور اس صورت میں کہ محیل نے اپنا مال اُس سے وصول کرلیا اور محتال لہ نے بھی بر بنائے حوالہ اس سے وصول کیا محتال علیہ محیل سے یہ رقم لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۴: حوالہ مقید بہ امانت تھا اور وہ امانت اس کے پاس سے ضائع ہوگئی حوالہ بھی باطل ہوگیا محتال علیہ بری ہوگیا اور دَین محیل کے ذمہ لوٹ آیا اور اگر حوالہ میں مغصوب کی قید تھی یعنی محتال علیہ نے محیل کی چیز غصب کی ہے اُس سے دَین وصول کرنے کو حوالہ کیا اور مغصوب شے غاصب کے پاس سے ہلاک ہوگئی حوالہ بدستور باقی ہے اب بھی محتال علیہ کو دَین ادا کرنا لازم ہے۔ (درمختار ص۲۹۳)

مسئلہ۲۵: حوالہ مقید یا مقید بعین تھا اور محیل مرگیا اور اُس پر اس دَین کے علاوہ اور دیون بھی ہیں مگر سوا اُس دین کے جو محتال علیہ کے ذمہ ہیں یا اُس عین کے جو محتال علیہ کے پاس ہے کوئی چیز نہیں چھوڑی تو وہ دَین یا عین تنہا محتال لہ کے لئے مخصوص نہ ہوگا بلکہ دیگر قرض خواہ بھی اُس میں حقدار ہیں سب پر بقدر حصۂ رسد تقسیم ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار ص ۲۳۹)

مسئلہ۲۶: حوالہ مقید بودیعت تھا محیل بیمار ہوگیا اور محتال علیہ نے ودیعت محتال لہ کو دے دی اس کے بعد محیل کا انتقال ہوگیا اور اس کے ذمہ دیگر دیون بھی ہیں امین سے دوسرے قرض خواہ تاوان نہیں لے سکتے مگر ودیعت تنہا محتال لہ کو نہیں ملے گی بلکہ دوسرے قرض خواہ بھی اُس میں شریک ہوں گے اور اگر محتال علیہ کے پاس ودیعت نہیں ہے بلکہ محیل کا اُس کے ذمہ دَین ہے اور حوالہ اس دَین کے ساتھ مقید کیا تھا اور محتال علیہ کے ادا کرنے سے پہلے محیل

بیمار ہو گیا اب محتال علیہ نے محتال لہ کو ادا کر دیا اور محیل مرگیا اور اُس کے ذمہ دیگر دیون بھی ہیں اور اُس دَین کے علاوہ جو محتال علیہ کے ذمہ تھا محیل نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو محتال لہ جو وصول کر چکا وہ تنہا اُسی کا ہے دیگر؟ اس میں شریک نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: حوالہ مقید بہ امانت تھا اور محتال علیہ نے امانت سے دَین نہیں ادا کیا بلکہ اپنے روپے دَین میں دیئے اور امانت کے روپے اپنے پاس رکھ لیئے تو یہ دَین ادا کرنا تبرع نہیں قرار پائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: حوالہ مقید بہ ثمن تھا یعنی محیل نے محتال علیہ کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی تھی جس کا ثمن باقی تھا اس مشتری پر اپنے دَین کا حوالہ کر دیا کہ محتال لہ ثمن وصول کرے مگر مشتری نے خیار رویت شرط کی وجہ سے بیع فسخ کر دیا یا خیار عیب کی وجہ سے قبل قبضہ فسخ کی یا بعد قبضہ قضائے قاضی سے فسخ ہوئی یا بیع قبل قبضہ ہلاک ہوگئی ان سب صورتوں میں مشتری کے ذمہ ثمن باقی نہ رہا جب بھی حوالہ بدستور باقی ہے اور اگر بیع میں کوئی دوسرا حقدار نہ نکلا یا ظاہر ہوا کہ بیع غلام نہیں ہے بلکہ حر ہے یا دَین کے ساتھ حوالہ کو مقید کیا تھا اور اُس کا کوئی مستحق ظاہر ہوا تو ان صورتوں میں حوالہ باطل ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور بائع کو ثمن وصول کرنے کے لئے کسی شخص پر حوالہ کر دیا پھر مشتری نے بیع میں کوئی عیب پایا اور قاضی کے حکم سے بائع کو واپس کر دی تو مشتری بائع سے ثمن واپس نہیں لے سکتا جبکہ بائع یہ کہتا ہو کہ میں نے ثمن وصول نہیں کیا ہے ہاں بائع اُس محتال علیہ پر حوالہ کر دے گا۔ (خانیہ)

مسئلہ ۳۰: ایک شخص پر دَین ہے دوسرا اس کا کفیل ہے کفیل نے طالب کو ایک تیسرے شخص پر حوالہ کر دیا اُس نے قبول کر لیا اصیل و کفیل دونوں بری ہو گئے اور محتال علیہ مفلس مرا تو اصیل و کفیل دونوں کی طرف معاملہ لوٹے گا۔ (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: ایک شخص پر حوالہ کیا کہ وہ اپنے مکان کے ثمن سے دَین ادا کرے گا محتال علیہ اس پر مجبور نہیں کیا ج ائے گا کہ گھر بیچ کر دَین ادا کرے البتہ جب مکان بیع کرے گا تو دَین ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی اور یہ شرط کر دی کہ بائع اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دے گا کہ ثمن سے دَین ادا کرنے یہ بیع فاسد ہے اور حوالہ بھی باطل اور اگر یہ شرط کی ہے کہ مشتری ثمن کا کسی اور پر حوالہ کر دے گا یہ بیع صحیح ہے اور حوالہ بھی صحیح۔ (درمختار

، ردالمحتار ص۲۹۴)

مسئلہ۳۳: حوالۂ فاسدہ میں اگرمحتال علیہ نے دَین ادا کر دیا تو اُسے اختیار ہےمحتال لہ سے واپس لے یا محیل سے وصول کرے مثلاً یہ حوالہ کہ محیل کے مکان کو بیع کر کے ثمن سے دَین ادا کرے گا اور محیل نے اس کی اجازت نہ دی ہو یہ حوالہ فاسد ہے۔ (درمختار ص ۲۹۵)

مسئلہ۳۴: ایک شخص نے دوسرے کی کفالت کی اور یہ شرط ہوگئی کہ اصیل بری ہے یہ حقیقت میں حوالہ ہے اور حوالہ میں یہ شرط قرار پائی کہ اصیل سے بھی مطالبہ کرے گا تو یہ کفالت ہے دائن نے مدیون پر کسی کو حوالہ کر دیا اورمحتال لہ کا دائن پر دَین نہیں ہے یہ حقیقت میں وکالت ہے حوالہ نہیں۔ ایک شخص نے دوسرے کو کسی پر حوالہ کر دیا کہ اس سے اتنے من غلہ لے لینا اورمحتال علیہ نے قبول کر لیا مگر حقیقت میں نہ محیل کامحتال علیہ پر کچھ ہے نہ محتال لہ کا محیل پر تومحتال علیہ پر کچھ دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۵: آڑھت میں غلہ وغیرہ ہر قسم کی چیز بیچنے والے لا کر جمع کر دیتے ہیں اور خریدنے والے آڑھت والے سے خریدتے ہیں اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خریدار سے ابھی دام وصول نہیں ہوئے اور بیچنے والے اپنے وطن کو واپس جانا چاہتے ہیں آڑھت والے اپنے پاس سے دام دے دیتے ہیں خریدار سے وصول ہو گا تو رکھ لیں گے یہاں اگرچہ بظاہر حوالہ نہیں مگر اس کو حوالہ کے حکم سے سمجھنا چاہیے یعنی بائع نے آڑھتی سے قرض لیا اور مشتری پر حوالہ کر دیا کہ اُس سے وصول کر لے لہٰذا اگر آڑھتی کو مشتری سے دَین وصول نہ ہوسکتا کہ وہ مفلس مرا تو آڑھتی بائع سے اُس روپیہ کو وصول کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۶: مدیون نے دائن کو کسی پر حوالہ کر دیا اس شرط پر کہ محتال لہ خیار حاصل ہے یہ حوالہ جائز ہے اورمحتال لہ کو اختیار ہے کہ حوالہ کو نافذ کرے محتال علیہ سے وصول کرے یا خود محیل سے وصول کرے۔ یونہی اگر یوں حوالہ کیا کہ محتال لہ جب چاہے محیل پر رجوع کرے یہ حوالہ بھی جائز ہے اور اُسے اختیار ہے جس چاہے وصول کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۷: عقد حوالہ میں میعاد نہیں ہوسکتی ہاں جس دَین کا حوالہ ہو اُس کے لئے میعاد ہوسکتی ہے یعنی انتقال دَین تو ابھی ہو گیا مگر مطالبہ میعاد پر ہو گا۔ (درمختار ص ۲۹۵)

مسئلہ۳۸: ہنڈی بھی حوالہ ہی کی ایک قسم ہے اس کی صورت یہ ہے کہ تاجر کو روپیہ بطورِ قرض دیتے ہیں کہ وہ اس کو دوسرے شہر میں ادا کر دے گا یا اس کے کسی دوست یا عزیز کو دوسرے شہر میں دے دے گا مثلاً اُس تاجر کی دوسرے شہر میں دوکان ہے وہاں لکھ دے گا اس کو یا اس

کے عزیز کو وہاں قرض کا روپیہ وصول ہو جائے گا۔ قرض کے طور پر دینے سے مقصود یہ ہے کہ اگر امانت کہہ کر دینا ہے تو وہی روپیہ بعینہ اُس کو پہنچایا جائے گا اور ہوسکتا ہے کہ راستہ میں ضائع ہو جائے اور دینے والے نقصان ہو کیوں کہ امانت میں تاوان نہیں لیا جا سکتا اس نفع کی خاطر قرض دیتا ہے لہٰذا یہ مکروہ تحریمی ہے کہ قرض سے ایک نفع حاصل کرنا ہے اور اگر قرض میں دوسری جگہ دینے کی شرط نہ ہو مثلاً اس کا قرض اُس کے ذمہ تھا اُس سے کہا فلاں جگہ کے لئے حوالہ لکھ دو اُس نے لکھ دیا یہ ناجائز نہیں۔ ہنڈی کی یہ صورت بھی ہے کہ دوکاندار دوسرے شہر میں مال لینے جاتا ہے اگر ساتھ میں روپیہ لے جاتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے یا اس وقت روپیہ موجود نہیں ہے وہاں مال خرید کو ہنڈی لکھ دیتا ہے جب یہاں ہنڈی پہنچتی ہے روپیہ ادا کر دیا جاتا ہے اکثر یہ ہنڈی میعادی ہوتی ہے اور کبھی غیر میعادی بھی ہوتی ہے مگر اس میں سود کی ایک رقم شامل ہوتی ہے اس کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے۔

مسئلہ ۳۹: محیل محتال لہ کا وکیل بن کر حوالہ کا روپیہ وصول کرنا چاہتا ہے یہ صحیح نہیں اگر محتال علیہ اسے دینے سے انکار کرنے تو دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ (درمختار ص ۲۹۶)

قضا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

اِنَّا اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰةَ فِیۡهَا هُدًی وَّ نُوۡرٌ یَحۡكُمُ بِهَا النَّبِیُّوۡنَ

(ہم نے توارت نازل کی جس میں ہدایت و نور ہے اُس کے موافق انبیاء حکم کرتے رہے)

پھر فرمایا:۔

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡكُمۡ بِمَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ

(جو لوگ خدا کے اُتارے ہوئے پر حکم نہ کریں وہ کافر ہیں)

پھر فرمایا:۔

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡكُمۡ بِمَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

(جو لوگ خدا کے اُتارے ہوئے پر حکم نہ کریں وہ ظالم ہیں)

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡكُمۡ بِمَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ

(جو لوگ خدا کے اُتارے ہوئے کے موافق حکم نہ کریں وہ فاسق ہیں)

پھر فرمایا:۔

وَاَنِ حْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَائَھُمْ وَاحْذَرْھُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ عَنْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّصِیْبَھُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِھِمْ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

(تم حکم کرو اُن کے مابین اُس کے موافق جو خدا نے نازل کیا اور اُنکی خواہش کی پیروی نہ کرو اور اُن سے بچتے رہو کہ کہیں تمہیں ؟ نہ ڈال دیں بعض اُن چیزوں سے جو خدا نے تمہاری طرف اُتاری اور اگر وہ اعراض کریں تو جان لو کہ خدا اُنکے بعض گناہوں کی سزا اُن کو پہنچانا چاہتا ہے اور بیشک بہت سے لوگ فاسق ہیں کیا وہ لگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بڑھ کر یقین والوں کے لئے کون حکم دینے والا ہے)

اورفرمایا:۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(تمہارے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تم کو حکم نہ بنائیں اُس چیز میں جس میں اُن کے مابین اختلاف ہے پھر جو کچھ تم نے فیصلہ کر دیا اُس سے اپنے دل میں تنگی نہ پائیں اور اُسے پورے طور پر تسلیم نہ کریں)

اورفرماتا ہے:۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا

(ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب اُتاری تاکہ لوگوں کے درمیان اُس کے ساتھ فیصلہ کرو جو خدا نے تمہیں دکھایا اور خیانت کرنے والوں کے لئے جھگڑا نہ کرو۔

حدیث ۱: امام احمد بن حنبل نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ چھ دن بعد تم سے جو کچھ کہا جائے اُسے اپنے ذہن میں رکھنا ساتویں دن یہ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ باطن و ظاہر میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور جب تم سے کوئی برا کام ہو جائے تو نیکی کرنا اور کسی سے کوئی چیز طلب نہ کرنا اگرچہ تمہارا کوڑا گر جائے یعنی تم سواری پر ہو اور کوڑا گر جائے تو یہ بھی کسی سے نہ کہنا کہ اُٹھا دے کسی کی امانت سے اپنے پاس نہ رکھنا اور دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا۔

حدیث ۲: امام احمد و ابن ماجہ اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص لوگوں کے مابین حکم کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ فرشتہ اُس کی گدی پکڑے ہوگا پھر وہ فرشتہ اپنا سرآسمان کی طرف اُٹھائے گا اس (اس انتظار میں کہ اس کے لئے کیا حکم ہوتا ہے) اگر یہ حکم ہوگا کہ ڈال دے تو ایسے گڑھے میں ڈالے گا کہ چالیس برس تک گرتا ہی رہے گا یعنی چالیس برس میں تہ تک پہنچے گا۔

حدیث۳: امام احمد ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی عادل قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ دو شخصوں کے درمیان ایک پھل کے متعلق بھی فیصلہ نہ کئے ہوتا۔

حدیث۴: ترمذی نے روایت کی کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو (عہدۂ قضا کو قبول کرو) اُنھوں نے عرض کی امیر المومنین آپ مجھے معافی دیں کہ اس کو ناپسند کیوں رکھتے ہو تمہارے والد فیصلہ کیا کرتے تھے عرض کی اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اُس کے لئے لائق یہ ہے کہ برابر واپس ہو یعنی جس حالت میں تھا ویسا ہی رہ جائے یہی غنیمت ہے۔

حدیث۵: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کے مابین قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کردیا گیا۔

حدیث۶: ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضا کا طالب ہو اور اس کی درخواست کرے وہ اپنے نفس کی طرف سپرد کردیا جائے گا اور جس کو مجبور کرکے قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اُس کے پاس فرشتہ بھیجے گا جو ٹھیک چلائے گا۔

حدیث۷: ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قضا طلب کی اور اُسے مل گئی پھر اس کا عدل اُس کے جور پر غالب رہا۔ یعنی عدل نے ظلم کرنے سے روکا اُس کے لئے جنت ہے اور جس عدل پر غالب آیا اُس کے لئے جہنم ہے۔

حدیث۸: صحیح بخاری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں اور میری قوم کے دو شخص حضور کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاکم کردیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ارشاد فرمایا ہم اُس کو حاکم نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اُس کو جو اس کی حرص کرے۔

حدیث۹: سنن ابوداؤد و ترمذی میں عمرو بن مرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول

اللہ ﷺ کوفرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ امور مسلمیں میں کوئی کام کسی کو سپرد فرمائے (یعنی اُسے حاکم بنائے) وہ لوگوں کے حوائج وضروریات و احتیاج میں پردے کے اندر ہے یعنی اہل حاجت کی اُس تک رسائی نہ ہوسکے اپنے پاس ارباب حاجت کو آنے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت وضرورت واحتیاج میں حجاب فرمائے گا یعنی اُس کو اپنی رحمت سے دور فرما دے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت کے وقت میں آسمان کے دروازے بند فرما دے گا اسی کی مثل ابوداؤد وابن سعد وبغوی وطبرانی وبیہقی وابن عساکر ابی مریم واحمد وطبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔

حدیث ۱۰: بیہقی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عمال (حکام) کو بھیجتے اُن پر یہ شرط کرتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا اور باریک آٹا یعنی میدہ نہ کھانا اور باریک کپڑے نہ پہننا اور لوگوں کے حوائج کے وقت اپنے دروازے نہ بند کرنا اگر تم نے ان میں سے کسی امر کر کیا تو سزا کے مستحق ہو گے۔

حدیث ۱۱: ترمذی وابوداؤد ودارمی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنا چاہا فرمایا کہ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے عرض کی کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ گے تو کیا کرو گے عرض کی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ فیصلہ کروں گا اور اگر سنت رسول اللہ بھی نہ پاؤ تو کیا کرو گے عرض کی اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد کرنے میں کمی نہ کروں گا حضورِاقدس ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور یہ کہا کہ حمد ہے اللہ کے لئے جس نے رسول اللہ کے فرستادہ کو اُس چیز کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہے۔

حدیث ۱۲: ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں جب مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا چاہا میں نے عرض کی یارسول اللہ حضور مجھے بھیجتے ہیں اور میں نوعمر شخص ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا آتا بھی نہیں یعنی میں نے کبھی اس کام کو نہیں کیا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو رہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا۔ جب تمہارے پاس دو شخص معاملہ پیش کریں تو صرف پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات سن نہ لو کہ اس صورت میں یہ ہو گا کہ فیصلہ کی نوعیت تمہارے لئے ظاہر ہو جائے گی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے فیصلہ کرنے میں

شک وتردد نہ ہوا۔

حدیث۱۳: صحیح بخاری شریف میں ہے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام کے ذمہ یہ بات رکھی کہ خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں اوعر لوگوں سے خوف نہ کریں اور اللہ کی آیات کوتھوڑے دام کے بدلے میں نہ خریدیں اس کے بعد یہ آیت پڑھی:۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ

(اے داوٗد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ کیا لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو کہ تم کو اللہ کے راستہ سے ہٹا دے گی اور جو اللہ کے راستہ سے الگ ہو گئے اُن کے لئے سخت عذاب ہے اس وجہ سے کہ حساب کے دن کو بھول گئے)

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پانچ باتیں قاضی میں جمع ہوئی چاہیئے اُنھیں کی ایک نہ ہوتو اُس میں عیب ہوگا۔ (۱) سمجھ دار ہو (۲) بردبار ہو (۳) سخت ہو (۴) عالم ہو (۵) علم کی باتوں کا پوچھنے والا ہو۔

حدیث۱۴: بیہقی نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فریقین مقدمہ کو واپس کر دو تاکہ وہ آپس میں صلح کر لیں کیوں کہ معاملہ کا فیصلہ کر دینا لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرتا ہے۔

حدیث۱۵: ابن عساکر و بیہقی روایت کرتے ہیں کہ شعبی کہتے ہیں حضرت عمر و ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین ایک معاملہ میں خصومت تھی حضرت عمر نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان کسی کا حکم کرلو۔ دونوں صاحبون نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحکم بنایا اور دونوں ان کے پاس آئے حضرت عمر نے کہا ہم اس لئے تمہارے پاس آئے ہیں کہ ہمارے مابین فیصلہ کرو تو جب دونوں اُن کے پاس فیصلہ کے لئے پہنچے تو حضرت زید صدر مجلس سے ہٹ گئے اور عرض کی امیر المومنین یہان تشریف لایئے حضرت عمر نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے جو فیصلہ میں تم نے کیا۔ ولیکن میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھوں گا دونوں صاحبوں اُن کے سامنے بیٹھ گئے۔ ابی بن کعب نے دعویٰ کیا اور حضرت عمر نے اُن کے دعوے سے انکار کیا۔ حضرت زید نے ابی بن کعب سے کہا کہ امیر المومنین کو حلف سے معافی دے دو حضرت عمر نے قسم کھا لی اس کے بعد قسم کھا کر کہا کہ زید کو کبھی فیصلہ سپرد نہ کیا جائے

جب تک اُن کے نزدیک عمر اور دوسرا مسلمان برابر ہو یعنی جو شخص مدعی و مدعی علیہ میں اس قسم کی تفریق کرے وہ فیصلہ کا اہل نہیں۔

حدیث ۱۶: صحیح بخاری و مسلم میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ حاکم غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرے۔

حدیث ۱۷: صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرو و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا حاکم نے فیصلہ کرنے میں کوشش کی اور ٹھیک فیصلہ کیا اُس کے لئے دو ثواب اور اگر کوشش کر کے (غور خوض کر کے) فیصلہ کیا اور غلطی ہوگئی اس کو ایک ثواب۔

حدیث ۱۸: ابوداوٗد و ابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاضی تین ہیں ایک جنت میں اور دو جہنم میں جو قاضی جنت میں جائے گا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس حق گوئی کو پہچانا مگر فیصلہ حق کے خلاف کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے بغیر جانے بوجھے فیصلہ کر دیا وہ جہنم میں ہے اسی کی مثل ابن عدی و حاکم نے بھی بریدہ سے اور طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی۔

حدیث ۱۹: ترمذی و ابن ماجہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے جدا ہو جاتا ہے اور شیطان اُس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

حدیث ۲۰: بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا حضور نے قاضی جب اپنے اجلاس میں بیٹھتا ہے دو فرشتے اُترتے ہیں جو اُسے ٹھیک راستہ پر لے چلنا چاہتے ہیں اور توفیق دیتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں جب تک ظلم نہ کرے اور جب ظلم کرتا ہے تو چلے جاتے ہیں اور اُس چھوڑ دیتے ہیں۔

حدیث ۲۱: ابویعلیٰ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ حکام عادل و ظالم سب کو قیامت کے دن پلِ صراط پر روکا جائے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا تم سے میرا مطالبہ ہے جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی صرف ایک فریق کی بات توجہ سے سنی ہوگی وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستر (۷۰) سال ہے اور جس حد (مقرر) سے زیادہ مارا ہے اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جتنا میں نے حکم دیا تھا اُس سے زیادہ تُو نے کیوں مارا وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرے لئے غضب کیا اللہ فرمائے گا تیرا غصہ میرے غضب سے بھی زیادہ ہو گیا اور وہ شخص لایا جائے گا جس نے سزا میں کمی کی ہے

اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندہ تُو نے کمی کیوں کی کہے گا میں نے اُس پر رحم کیا فرمائے گا کیا یہ تیری رحمت میری رحمت سے بھی زیادہ ہوگئی۔

حدیث۲۲: ابوداوٗد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور اُس کو روزی دیں اب اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا خیانت ہے۔

حدیث۲۳: ترمذی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف حاکم کر کے بھیجا جب میں چلا تو میرے پیچھے آدمی بھیج کر واپس بلایا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کیوں میں نے آدمی بھیج کر بلایا اس لئے کہ کوئی چیز بغیر میری اجازت نہ لیا کہ وہ خیانت ہوگی اور جو خیانت کرے گا اُس چیز کو قیامت کے دن لے کر آنا ہوگا اسی کہنے کے لئے بلایا تھا اب اپنے کام پر جاؤ۔

حدیث۲۴: مسلم و ابوداوٗد و عدی بن عمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو تم میں جو کوئی ہمارے کسی کام پر مقرر ہوا وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز ہم سے چھپائے گا وہ خائن ہے قیامت کے دن اُسے لے کر آئے گا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور یہ کہا کہ یارسول اللہ اپنا یہ کام مجھ سے واپس لے لیجئے فرمایا کیا وجہ ہے عرض کی میں نے حضور کو ایسا فرماتے سنا فرمایا میں یہ کہتا ہوں جس کو ہم عامل بنائیں وہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ ہو ہمارے پاس لائے پھر جو کچھ ہم دیں اُسے لے اور جس سے منع کیا جائے باز رہے۔

حدیث ۲۵: ابوداوٗد و ابن ماجہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ترمذی اُن سے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد و بیہقی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی اور ایک روایت میں اُس پر بھی لعنت فرمائی جو رشوت کا دلال ہے۔

حدیث ۲۶: صحیح بخاری وغیرہ میں ابوحمیدی ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد میں سے ایک شخص کو جس کو ابن اللُّتَبِیَّہ کہا جاتا تھا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے تو یہ کہا کہ یہ (مال) تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہوا ہے رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد یہ فرمایا کہ کیا حال ہے اُس عامل کا جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا دیکھتا کہ اُسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے ایسا شخص قیامت کے دن اُسی چیز کو اپنی گردن پر لا کر لائے

گا اگر اونٹ ہے تو چلائے گا اور گائے ہے تو وہ بان بان کرے گی اور بکری ہے تو وہ میں میں کرے گی اس کے بعد حضور نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی اور اس کو تین بار فرمایا آگاہ میں نے پہنچا دیا۔

حدیث ۲۷: ابوداوٗد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے لئے سفارش کرے اور وہ اس کے لئے کچھ ہدیہ دے اور یہ قبول کر لے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر آ گیا۔

مسائلِ فقہیّہ

لوگوں کے جھگڑوں اور منازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں۔(درمختار)

قضا فرضِ کفایہ ہے کیوں کہ بغیر اس کے نہ لوگوں کے حقوق کی محافظت ہوسکتی نہ امن عامہ قائم رہ سکتا ہے۔جس کو قاضی بنایا جاتا ہے اگر وہی اس عہد کا وہ صالح ہے دوسرے میں صلاحیت ہی نہ ہو کہ انصاف کرے اس صورت میں عہدہ قضا قبول کر لینا واجب ہے اور اگر وہ دوسرا بھی اس قابل ہے مگر یہ زیادہ صلاحیت رکھتا ہو تو اس کو قبول کر لینا مستحب ہے اور اگر دوسرے بھی اسی قابلیت کے ہیں تو اختیار ہے قبول کرے یا نہ کرے اور اگر یہ صلاحیت رکھتا ہے مگر دوسرا اس سے بہتر ہے تو اس کو قبول کرنا مکروہ ہے اور یہ شخص اگر خود جانتا ہے کہ یہ کام مجھ سے انجام نہ پاسکے گا تو قبول کرنا حرام ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱: قاضی اُسی کو بنا سکتے ہیں جس میں شرائط شہادت پائے جائیں وہ یہ ہیں:۔
مسلمان۔ عاقل۔ بالغ۔ آزاد ہو۔ اندھا نہ ہو۔ گونگا نہ ہو۔ بالکل بہرہ نہ ہو کہ کچھ نہ سنے۔ محدود فی القذف نہ ہو۔(درمختار، ردالمحتار ص ۲۹۸)

مسئلہ ۲: کافر کو قاضی بنایا اس لئے کہ وہ کفار کے معاملات کو فیصل کرے یہ ہوسکتا ہے مگر مسلمانوں کو معاملات فیصل کرنے کا اُسے اختیار نہیں۔(ردالمحتار ص ۲۹۹)

مسئلہ ۳: قاضی مقرر کرنا بادشاہ اسلام کا کام ہے یا سلطان کے ماتحت جو ریاستیں خراج گزار ہیں جن کو سلطان نے قضاۃ کے عزل ونصب کا اختیار دیا ہو یہ بھی قاضی مقرر کرسکتی ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۴: فاسق کو قاضی بنانا نہ چاہیئے اور اگر مقرر کر دیا گیا تو اس کی قضا نافذ ہوگی۔ فاسق کو مفتی بنانا یعنی اُس سے فتویٰ پوچھنا درست نہیں کیوں کہ فتویٰ امور دین ہے اور فاسق کا قول دیانات میں نامعتبر۔ قاضی نے اپنے دشمن کے خلاف فیصلہ کیا یہ فیصلہ جائز نہیں جب کہ دونوں میں دینوی عداوت ہو۔(درمختار ص ۲۹۹، ۳۰۱)

مسئلہ۵: جس وقت اُس کو قاضی مقرر کیا تھا اُس وقت عادل (غیر فاسق) تھا اُس کے بعد فاسق ہوگیا تو فسق کی وجہ سے معزول نہ ہوا مگر معزولی کا مستحق ہوگیا بلکہ سلطان پر معزول کر دینا واجب ہے اور اگر سلطان نے اُس کے تقرر کے وقت یہ شرط کر دی ہے کہ اگر فاسق ہو جائے گا تو معزول ہو جائے گا تو فسق کرنے سے خود ہی معزول ہوگیا معزول کرنے کی ضرورت نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ۶: جس طرح بادشاہ عادل کی طرف سے عہدہ قبول کرنا جائز ہے بادشاہ ظالم کی طرف سے بھی قبول کرنا صحیح ہے مگر بادشاہ ظالم کی طرف سے اس عہدہ کو قبول کرنا اُس وقت درست ہے جب کہ قاضی عدل و انصاف وحق کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہو اس کے فیصلوں میں ناجائز طور پر بادشاہ مداخلت نہ کرتا ہو اور احکام شرع نافذ کرنے سے منع نہ کرتا ہو اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ جانتا ہو کہ حق کے مطابق فیصلہ ناممکن ہوگا یا اس کے فیصلوں میں بے جا مداخلت ہوگی یا بعض احکام کی تنفیذ سے منع کیا جائے گا تو اس عہدہ کو قبول نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷: بادشاہ کو چاہیئے کہ رعایا میں جو اس عہدہ کے لئے زیادہ موزوں ہواُسے قاضی بنائے کیوں کہ حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس نے کسی کو کام سپرد کر دیا اور اُس کی رعایا میں اس سے بہتر موجود تھا اُس نے اللہ و رسول و جماعت مسلمین کی خیانت کی۔ قاضی میں یہ اوصاف ہوں معاملہ فہم ہو۔ فیصلہ نافذ کرنے پر قادر ہو۔ وجیہ ہو۔ بارعب ہو لوگوں کی باتوں پر صبر کرتا ہو۔ صاحبِ ثروت ہوتا کہ طمع میں مبتلا نہ ہو۔(عالمگیری)

مسئلہ۸: قاضی اُس کیو کیا جائے جو عفت و پارسائی اور عقل وصلاح وفہم وعلم میں معتمد ہو اُس ک مزاج میں شدت ہو مگر زیادہ شدت نہ ہو اور نرمی ہو تو اتنی نہ ہو جو لوگوں سے دب جائے۔ وجیہ ہو اُس کا رعب لوگوں پر ہو۔ لوگوں کی وجہ سے جو اُس پر مصائب آئیں اُن پر صبر کرے۔

تنبیہ: عہدۂ قضا کا قبول کر لینا اگرچہ جائز ہے مگر علماء وائمہ کی اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں بعض نے اس میں حرج نہ سمجھا اور بعض نے بچنے ہی کو ترجیح دی اور حدیث سے بھی اسی رائے کی ترجیح ظاہر ہوتی ہے ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری ذبح کر دیا گیا۔ خود ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ نے یہ عہدہ دینا چاہا مگر امام نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ نوے درے آپ کو لگائے گئے پھر بھی آپ نے اسے قبول

نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ اگر سمندر تیر کر پار کرنے کا مجھے حکم دیا جائے تو یہ کرسکتا ہوں مگر اس عہدہ کو قبول نہیں کرسکتا۔ عبداللہ بن دہب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو یہ عہدہ دیا گیا اُنھوں نے انکار کر دیا اور پاگل بن گئے جو کوئی ان کے پاس آتا مونھ اور کپڑے پھاڑتے اُن کے ایک شاگرد نے سوراخ سے جھانک کر کہا اگر آپ اس عہدہ قضا کو قبول فرمالیتے اور عدل کرتے تو بہتر ہوتا جواب دیا اے شخص تیری عقل یہ ہے کہ کیا تو نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قاضیوں کا حشر سلاطین کے ساتھ ہوگا اور علما کا حشر انبیا علیہم السّلام کیساتھ ہو گا۔ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہا گیا اُنھوں نے اس سے انکار کیا جب قید کر دیئے گئے اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں مجبوراً اُنھوں نے قبول کیا۔

مسئلہ ۹: حکومت کی نہ طلب ہونی چاہیئے نہ اس کا سوال کرنا چاہیئے۔ طلب کا یہ مطلب ہے کہ بادشاہ کے یہاں اس کی درخواست پیش کرے اور سوال کا مطلب یہ کہ لوگوں کے سامنے یہ تذکرہ کرے کہ اگر بادشاہ کی طرف سے مجھے فلاں جگہ حکومت ملے گی تو قبول کرلوں گا اور دل میں یہ خواہش ہو کہ یہ خبر کسی طرح بادشاہ تک پہنچ جائے اور وہ مجھے بلا کر حکومت عطا کرے لہٰذا اس کی خواہش نہ دل میں ہو نہ زبان سے اس کا اظہار ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جو لوگ عہدۂ قضا کی قابلیت رکھتے ہیں سب نے انکار کر دیا اور کسی نااہل کو قاضی بنا دیا گیا تو سب گنہگار ہوئے اور اگر قابلیت والوں کو چھوڑ کر بادشاہ نے ناقابل کو قاضی بنایا تو بادشاہ گنہگار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: دو شخص عہدۂ قضا کے قابل ہیں مگر ان میں ایک زیادہ فقیہ ہے دوسرا زیادہ پرہیزگار ہے تو اُس کو قاضی مقرر کیا جائے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: قاضی جس کا مقلد ہے اگر اُس کا قول مسئلہ متنازع فیھا میں معلوم ومحفوظ ہے تو اُس کے موافق فیصلہ کرے ورنہ فقہا سے فتویٰ حاصل کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قاضی کے تقرر کو کسی شرط پر معلق کرنا یا کسی وقت کی طرف مضاف کرنا جائز ہے یعنی جب وہ شرط پائی جائے گی یا وہ وقت آجائے گا اُس وقت وہ قاضی ہوگا اُس کے پہلے نہیں ہوگا مثلاً یہ کہا کہ تم جب فلاں شہر میں پہنچ جاؤ تو وہاں کے قاجی ہو یا فلاں مہینہ کے شروع سے تم کو قاضی کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ایک وقت معین تک کے لئے بھی کسی کو قاضی مقرر کیا جا سکتا ہے مثلاً ایک دن کے لئے

قاضی بنایا تو ایک ہی دن قاضی رہے گا اور اگر اُس کو کسی خاص جگہ کا قاضی بنایا ہے تو وہیں کا قاضی ہے دوسری جگہ کے لئے وہ قاضی نہیں اور اس کا پابند کیا جا سکتا ہے کہ فلاں قسم کے مقدمات کی سماعت نہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی خاص شخص کے معاملات کی نسبت استثنا کر دیا جائے یعنی فلاں کے مقدمہ کی سماعت نہ کرے اور بادشاہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جب تک میں سفر سے واپس نہ آؤں فلاں معاملہ کی سماعت نہ کی جائے اس صورت میں اگر مقدمہ کی سماعت کی اور فیصلہ بھی دے دیا وہ نافذ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: بادشاہ نے کسی شخص کی نسبت یہ کہہ دیا کہ میں نے تمہیں قاضی مقرر کیا اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ کہاں کا قاضی اُس کا بنایا تو جہاں تک سلطنت ہے وہ سب جگہ کا قاضی ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: ایک مقدمہ کی سماعت کر کے فیصلہ صادر کر دیا اس کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ علما کے سامنے دوبارہ مقدمہ کی سماعت کی جائے قاضی پر اس کی پابندی لازم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: کسی شہر کے تمام لوگوں نے متفق ہو کر ایک شخص کو قاضی مقرر کردیا کہ وہ اُن کے معاملات فیصل کیا کرے اُن کے قاضی بنانے سے وہ قاضی نہ ہوا کہ قاضی بنانا بادشاہ اسلام کا کام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: قاضی نے کسی کو اپنا نائب بنایا کہ وہ دعوے کی سماعت کرے اور گواہوں کے بیانات لے مگر معاملہ کو فیصل نہیں کرے تو یہ نائب اُتنا ہی کرسکتا ہے جتنا قاضی نے اُسے اختیار دیا ہے یعنی فیصلہ نہیں کرسکتا اور جو کچھ اُس نے تحقیقات کر کے قاضی کے روبرو پیش کر دیا قاضی گواہوں کے ان بیانات یا مدعیٰ علیہ کے اقرار پر فیصلہ نہیں کرسکتا کہ قاضی کے سامنے نہ گواہوں نے گواہی دی ہے نہ مدعیٰ علیہ نے اقرار کیا ہے بلکہ اس صورت میں قاضی از سرنو بیان لے گا اس کے بعد فیصلہ کرے گا۔ (خانیہ)

مسئلہ ۱۹: بادشاہ نے قاضی کو معزول کر دیا اس کی خبر جب قاضی کو پہنچے گی اُس وقت معزول ہوگا یعنی معزول کرنے کے بعد خبر پہنچنے سے قبل جو فیصلے کرے گا صحیح و نافذ ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: بادشاہ مرگیا تو قاضی وغیرہ حکام جو اُس کے زمانہ میں تھے سب بدستور اپنے اپنے عہدہ پر باقی رہیں گے یعنی بادشاہ کے مرنے سے معزول نہ ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قاضی کی آنکھیں جاتی رہیں یا بالکل بہرہ ہوگیا یا عقل جاتی رہی یا مرتد ہوگیا تو خود بخود معزول ہوگیا اور اگر پھر یہ اعذار جاتے رہے یعنی مثلاً آنکھیں ٹھیک ہوگئیں تو بدستور سابق قاضی ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۲: قاضی نے بادشاہ کیسامنے کہہ دیا میں نے اپنے کومعزول کر دیا اور بادشاہ ن ےسن لیا معزول ہو گیا اور نہ سنا تو معزول نہ ہوا۔ یونہی بادشاہ کے پاس یہ تحریر بھیج دی کہ میں نے اپنے کو معزول کر دیا اور تحریر پہنچ گئی معزول ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۳: قاضی کے لڑکے نے کسی پر دعویٰ کیا اور یہ مقدمہ قاضی کے پاس پیش ہوا یا کسی دوسرے نے قاضی کے لڑکے پر دعویٰ قاضی کے یہاں کیا قاضی اس معاملہ میں غور کرے اگر لڑکے کے خلاف فیصلہ ہو جب تو خود ہی فیصلہ کر دے اور اگر لڑکے کے موافق فیصلہ ہو گا تو دونوں سے کہہ دے اس دعوے کو تم کسی دوسرے کے پاس لے جاؤ۔ بادشاہ جس نے قاضی بنایا ہے قاضی اُس کے موافق فیصلہ کرے گا جب بھی نافذ ہو گا۔ یونہی قاضی ماتحت نے قاضی بالا کے موافق فیصلہ کیا یہ بھی نافذ ہو گا۔ قاضی نے اپنی ساس کے موافق فیصلہ کیا اگر قاضی کی بی بی زندہ ہے تو فیصلہ ناجائز ہے اور بی بی مر چکی ہے تو جائز ہے۔ سوتیلی ماں کے موافق فیصلہ کیا اگر اس کا باپ زندہ ہے تو ناجائز ہے اور مر چکا ہے تو جائز ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ۲۴: دوشخصوں کے مابین مقدمہ ہے ایک نے قاضی کے لڑکے کو اپنا وکیل کیا قاضی نے اس کے موافق فیصلہ کیا ناجائز ہے اورع خلاف فیصلہ کیا تو جائز ہے۔ یونہی اگر قاضی کا بیٹا وصی ہو تو موافق فیصلہ کرنا جائز نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۲۵: قاضی کو قضا کے لئے ایسی جگہ بیٹھنا چاہیئے جہاں لوگ آسانی سے پہنچ سکیں ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں مسافر وغریب الوطن پہنچ نہ سکیں۔ سب سے بہتر مسجد جامع ہے پھر وہ مسجد جہاں پنجگانہ جماعت ہوتی ہو اگرچہ اُس میں جمعہ نہ پڑھا جاتا ہو اور اگر مسجد جامع وسط شہر میں نہ ہو بلکہ شہر کے کنارہ پر واقع ہے کہ اکثر لوگوں کو وہاں جانے میں دشواری ہو گی تو وسط شہر میں کوئی دوسری مسجد تجویز کرے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے محلّہ کی مسجد کو اختیار کرے۔ مسجد بازار چونکہ زیادہ مشہور ہے مسجد محلّہ سے بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۶: قاضی قبلہ کو پیٹھ کر کے جس طرح خطیب و مدرس قبلہ کو پیٹھ کر کے بیٹھتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۲۷: اگر اپنے مکان میں اجلاس کرے درست ہے مگر اذن عام ہونا چاہئے یعنی ارباب حاجت کے لئے روک ٹوک نہ وہو۔ (درمختار) یہ اُس زمانہ کی باتیں ہیں جب کہ دارالقضا نہ تھا مسجد یا اپنے مکان میں قاضی اجلاس کیا کرتے تھے اور اب دارالقضا موجود ہیں عام طور پر لوگوں کے علم میں یہی بات ہے کہ قاضی کا اجلاس دارالقضا میں ہوتا ہے لہٰذا قاضی کے لئے یہ مناسب جگہ ہے۔

مسئلہ۲۸: قاضی کہیں بھی اجلاس کرے دربان مقرر کر دے کہ مقدمہ والے دربار قاضی میں ہجوم شوروغل نہ کریں وہ ان کو بیجا باتوں سے روکے گا مگر دربان کو یہ جائز نہیں کہ لوگوں سے کچھ لے کراندر آنے کی اجازت دے دے۔(خانیہ)

مسئلہ۲۹: قاضی کے پاس جب مدعی و مدعیٰ علیہ دونوں فریق مقدمہ حاضر ہوں تو دونوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے نظر کرے تو دونوں کی طرف نظر کرے بات کرے تو دونوں سے کرے ایسا نہ کرے کہ ایک کی طرف مخاطب ہو دوسرے سے بے توجہی رکھے اگر ایک سے بکشادہ پیشانی بات کرے تو دوسرے سے بھی کرے دونوں کو ایک قسم کی جگہ دے یہ نہ ہو کہ ایک کرسی دے اودوسرے کو کھڑا رکھے یا فرش بٹھائے اُن میں کسی سے سرگوشی نہ کرے نہ ایک کی طرف ہاتھ یا سر یا ابرو سے اشارہ کرے نہ ہنس کر کسی سے بات کرے۔ اجلاس میں ہنسی مذاق نہ کرے نہ ان دونوں سے نہ کسی اور سے۔ علاوہ کچہری کے بھی کثرت مزاح سے پرہیز کرے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۰: دونوں فریق میں سے ایک کی طرف دل جھکتا ہے اور قاضی کا جی چاہتا ہے کہ یہ اپنے ثبوت و دلائل اچھی طرح پیش کرے تو یہ جرم نہیں کہ دل کا میلان اختیاری چیز نہیں ہاں جو چیزیں اختیاری ہوں اُن میں اگر یکساں معاملہ نہ کرے تو بے شک مجرم ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۱: دونوں میں سے ایک کی دعوت نہ کرے ایک کی دعوت کرتا ہے تو دوسرے کی بھی کرے۔ ایک سے ایسی زبان میں بات نہ کرے جس کو دوسرا نہ جانتا ہو۔ اپنے مکان پر بھی ایک سے تنہائی میں کوئی بات نہ کرے بلکہ اپنے مکان پر آنے کی اُسے اجازت بھی نہ دے بالجملہ ہر اُس بات سے اجتناب کرے جس سے لوگوں کو بدگمانی کا موقع ہاتھ آئے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۲: قاضی کو ہدیہ قبول کرنا ناجائز ہے کہ یہ ہدیہ نہیں ہے بلکہ رشوت ہے جیسا کہ آج کل اکثر لوگ حکام کو ڈالی کے نام سے دیتے ہیں اور اس سے مقصود صرف یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی معاملہ ہوگا تو ہمارے ساتھ رعایت ہوگی۔ قاضی کو اگر یہ معلوم ہو کہ اس کی چیز پھیر دی جائے گی تو اسے تکلیف ہوگی تو چیز کو لے لے اور اُس کی اتنی قیمت دے دے کم قیمت دے کر لینا بھی ناجائز ہے اور اگر کوئی شخص ہدیہ رکھ کر چلا گیا معلوم نہیں کہ وہ کون تھا اُس کا مکان دور ہے پھیرنے میں وقت ہے تو بیت المال میں یہ چیز داخل کر دے خود نہ رکھے جب دینے والا مل جائے اُسے واپس کر دے۔(درمختار ص۳۱۰،۳۱۱)

مسئلہ۳۳: جس طرح ہدیہ لینا جائز نہیں ہے دیگر تبرعات میں ناجائز ہیں مثلاً قرض لینا عاریت لینا کسی

سے کوئی کام مفت کرانا بلکہ واجبی اجرت سے کم دے کر کام لینا بھی جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: واعظ و مفتی و مدرس و امام مسجد ہدیہ قبول کر سکتے ہیں کہ ان کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ ان کے علم کا اعزاز ہے کسی چیز کی رشوت نہیں ہے۔ اگر مفتی کو اس لئے ہدیہ دیا کہ فتوے میں رعایت کرے تو دینا لینا دونوں حرام اور اگر فتویٰ بتانے کی اجرت ہے تو یہ بھی حلال نہیں۔ ہاں لکھنے کی اجرت لے سکتا ہے مگر یہ بھی نہ لے تو بہتر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۱۰)

مسئلہ ۳۵: قاضی کو بادہ نے یا کسی حاکم بالا نے ہدیہ دیا تو لینا جائز ہے۔ یونہی قاضی کے کسی رشتہ دار محرم نے ہدیہ دیا یا ایسے شخص نے ہدیہ دیا جو اس کے قاضی ہونے سے پہلے بھی دیا کرتا تھا اور اُتنا ہی دیا جتنا پہلے کو دیا تھا تو قبول کرنا جائز ہے اور پہلے جتنا دیا تھا اب اُس سے زائد تو جتنا زیادہ دیا ہے واپس کر دے ہاں اگر ہدیہ دینے والے پہلے سے اب زیادہ مالدار ہے اور پہلے جو کچھ دیا تھا اپنی حیثیت کے لائق دیتا تھا اور اس وقت جو پیش کر رہا ہے اس حیثیت کے مطابق ہے تو زیادتی کے قبول کرنے میں حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، فتح)

مسئلہ ۳۶: رشتہ دار جس کی عادت پہلے سے ہدیہ دینے کی تھی ان دونوں کے ہدیے قاضی کو قبول کرنا اُس وقت جائز ہے جب کہ ان کے مقدمات اس قاضی کے یہاں نہ ہوں ورنہ دوران مقدمہ میں ہدیہ نہیں بلکہ رشوت ہے ہاں بعد ختم مقدمہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۱۱)

مسئلہ ۳۷: دعوت خاصہ قبول کرنا قاضی کے لئے جائز نہیں دعوت عامہ قبول کر سکتا ہے مگر جس کا مقدمہ قاضی کے یہاں ہو اُس کی دعوت عامہ کو بھی قبول نہ کرے دعوت خاصہ وہ ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ قاضی اس میں شریک نہ ہوگا تو دعوت ہی نہ ہوگی اور عامہ وہ ہے کہ قاضی آئے یا نہ آئے بہرحال لوگوں کی دعوت ہوگی کھانا کھلایا جائے گا مثلاً دعوتِ ولیمہ۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۱۲)

مسئلہ ۳۸: قاضی کو چاہیئے کہ کسی سے قرض و عاریت نہ لے مگر جو شخص قاضی ہونے سے پہلے ہی اس کا دوست تھا جس سے اس قسم کے معاملات جاری تھے اُس سے قرض لینے اور عاریت لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جنازہ میں جا سکتا ہے مریض کی عیادت کے لئے بھی ج ائے گا مگر وہاں دیر تک نہ ٹھہرے نہ وہاں اہل مقدمہ کو کلام کا موقع دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قاضی نے ایسا فیصلہ دیا جو کتاب اللہ نے خلاف ہے یا سنت مشہورہ یا اجماع کے مخالف ہے یہ

فیصلہ نافذ نہ ہوگا مثلاً مدعی نے صرف ایک گواہ پیش کیا اورقسم بھی کھائی کہ میرا حق مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے اور قاضی نے ایک گواہ اور یمین سے مدعی کے موافق فیصلہ کر دیا یہ فیصلہ نافذنہیں اگر دوسرے قاضی کے پاس مرافعہ ہوگا اُس فیصلہ کو باطل کر دے گا۔ یونہی ولی مقتول نے قسم کے ساتھ بتایا کہ فلاں شخص قاتل ہے محض اس کی یمین پر قاضی نے قصاص کاحکم دے دیا یہ نافذنہیں یا محض تنہا مرضعہ کی شہادت پر کہ ان دونوں میاں بی بی نے میرا دودھ پیا ہے قاضی نے تفریق کاحکم دے دیا یہ نافذنہیں۔ غلام یا بچہ کا فیصلہ نافذ نہیں۔ کافر نے مسلم کے خلاف فیصلہ کیا یہ بھی نافذنہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۳۰)

مسئلہ ۴۱: یوم موت فیصلہ کے تحت میں داخل نہیں یعنی دو شخصوں کے مابین محض اس بات میں اختلاف ہوا کہ فلاں شخص کس دن مرا ہے اس کے متعلق قاضی نے فیصلہ بھی کر دیا اس فیصلہ کا وجود وعدم برابر ہے یعنی اس فیصلہ کے بعد اگر دوسرا شخص اس امر پر گواہ پیش کرے جس سے معلوم ہو کہ اُس وقت مرا نہ تھا تو یہ گواہ مقبول ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ فیصہلہ کا مقصد رفع نزاع ہے کہ گواہوں سے ثابت کر کے نزاع کو دور کریں اور موت فی نفسہ محل نزاع نہیں لہٰذا اگر اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز شامل ہو محل نزاع بن سکتی ہے تو اُس کے ضمن میں یوم موت تحت قضا داخل ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ چیز میرے باپ کی ہے اور وہ فلاں تاریخ میں مرگیا اور میں اُس کا وارث ہوں اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دیا قاضی نے اس کے موافق فیصلہ کیا اور چیز اسے دلا دی اس کے بعد ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میں اُس میّت کی زوجہ ہوں اُس نے مجھ سے فلاں تاریخ میں نکاح کیا تھا وہ مرگیا مجھ کو مہر اور ترکہ ملنا چاہیئے اور نکاح کی جو تاریخ بتاتی ہے یہ اُس کے بعد ہے جو بیٹے نے مرنے کی ثابت کی تھی اور عورت نے بھی اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کر دیا تو قاضی اس عورت کو بھی مہر و ترکہ ملنے کاحکم دے گا کیوں کہ ان دونوں دعوؤں کا حاصل یہ ہے کہ مورث مر چکا اور میں وارث ہوں تاریخ موت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہاں اگر موت مشہور ہے چھوٹے بڑے سب کومعلوم ہے اور عورت اُس تاریخ کے بعد نکاح ہونا بتاتی ہے تو وہ یقیناً جھوٹی ہے اُس کی بات قابل اعتبارنہیں اور اگر یہ سب باتیں قتل کے بعد ہوں کہ پہلے بیٹے نے اپنے باپ کے قتل کئے جانے کی تاریخ گواہوں سے ثابت کی اور قاضی نے فیصلہ کر دیا اس کے بعد عورت نے اُس تاریخ کے بعد اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو عورت کے گواہ مقبول نہیں کیوں قتل کے متعلق جو احکام ہیں عورت کے گواہ قبول کر لئے

جانے میں باطل ہو جاتے ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۳۱)

مسئلہ ۴۲: اگر تاریخ سے محض موت کا بتانا مقصود نہ ہو بلکہ اس کا مقصود کچھ اور ہو مثلاً ملک کا تقدم ثابت کرنا چاہتا ہو تو یوم تحت قضا داخل ہے مثلاً دو شخص ایک چیز کے مدعی ہیں جو تیسرے کے ہاتھ میں ہے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ چیز میرے باپ کی ہے وہ مرگیا اور اس چیز کو ترکہ میں چھوڑا تو جو اپنے باپ کے مرنے کی تاریخ کو مقدم ثابت کرے گا وہی پائے گا اور اگر موت کی تاریخ بیان نہ کرتے یا دونوں کے ایک ہی تاریخ بیان کی ہوتی تو دونوں نصف نصف کے حقدار ہوتے۔ ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص کی جو چیز تمہارے پاس ہے اُس نے مجھے وکیل کیا ہے کہ اُس پر قبضہ کروں مدعیٰ علیہ نے گواہوں سے ثابت کیا کہ وہ شخص فلاں روز مرگیا یہ گواہ مقبول ہیں کیوں کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ وکیل وکالت سے اُس کے مرنے کی وجہ سے معزول ہوگیا لہٰذا یہ شخص قبضہ نہیں کرسکتا۔ (ردالمحتار ص ۳۳۲)

مسئلہ ۴۳: بیع و ہبہ و نکاح وغیرہ باجملہ عقود مدانیات تحت قضا داخل ہیں یعنی ایک مرتبہ ایک معین دن میں اس کا ہونا ثابت کر دیا گیا اور قاضی نے فیصلہ دے دیا تو اس کے بعد کی تاریخ اگر کوئی ثابت کرنا چاہے یہ مقبول نہیں مثلاً ایک شخص نے گواہوں سے ثابت کیا کہ زید نے یہ چیز فلاں تاریخ میں میرے ہاتھ بیع کی ہے دوسرا یہ کہتا ہے کہ اُسی زید نے میرے ہاتھ فلاں تاریخ میں بیع کی ہے اور اس کی تاریخ مؤخر ہے یہ گواہ مقبول نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۳۲)

مسئلہ ۴۴: جس امر میں نزاع ہے اُس کے متعلق قاضی کے سامنے حق دار نے ثبوت نہ پہنچایا اور غیر مستحق نے ثابت کر دکھایا اور قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا یہ فیصلہ بظاہر نافذ ہی ہو گا مگر باطناً ن نافذ ہے یا نہیں اس کی صورتیں ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں جن میں قضاً قاضی ظاہراً و باطناً ہر طرح نافذ ہے اور بعض ایسی ہیں جن میں ظاہراً نافذ ہے باطناً نافذ نہیں یعنی مدعی وہ چیز مدعیٰ علیہ سے جبراً لے سکتا ہے مگر اُس سے نفع حاصل کرنا بلکہ اُس کو اپنے قبضہ میں لینا جائز ہے وہ گنہگار ہے مواخذۂ اخروی میں گرفتار ہے قسم اول عقود و فسوخ ہیں یعنی کسی عقد کے متعلق نزاع ہے مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ مدعیٰ علیہ کے یہ چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے اور مدعیٰ علیہ منکر ہے مدعی نے گواہوں سے بیع کرنا ثابت کر دیا اور قاضی نے بیع کا حکم دے دیا یا فرض کرو کہ بیع نہیں ہوئی تھی گر قاضی کا یہ حکم خود بمنزلۂ بیع ہے یا اقامہ کہ گواہوں سے ثابت کیا تو اگر اقالہ نہ بھی ہوا ہو یہ حکم قاضی ہی اقالہ ہے۔ قسم دوم املاک

مرسلہ ہے کہ مدعی نے چیز کے متعلق ملک کا دعویٰ کیا اوراس کا سبب کچھ نہیں بیان کیا مثلاً ہبہ یا خریدنے کے ذریعہ سے میں مالک ہوا ہوں اور گواہوں سے ثابت کر دیا اس صورت میں اگر واقع میں مدعی کی ملک نہ ہو تو باوجود فیصلہ اُس کو لینا جائز نہیں اور تصرف حرام ہے۔ یونہی اگر ملک کا سبب بیان کیا مگر وہ سبب ایسا ہے جس کا انشا ممکن نہیں مثلاً یہ کہتا ہے کہ بذریعہ وراثت یہ چیز مجھے ملی ہے اور حقیقت میں ایسا نہیں تو باوجود قضاً اس کا لینا جائز نہیں۔ یونہی اگر کسی عورت پر دعویٰ کیا کہ یہ میری عورت ہے اور گواہوں سے نکاح ثابت کر دیا حالانکہ وہ عورت دوسرے کی منکوحہ ہے تو اگرچہ قاضی نے اس کے موافق فیصلہ کر دیا اس کو اُس عورت سے صحبت کرنا جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۴۵: قضاً قاضی ظاہراً و باطناً نافذ ہونے میں یہ شرط ہے کہ قاضی کو گواہوں کا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اگر خود قاضی کو علم ہے کہ یہ گواہ جھوٹے ہیں باوجود اس کے مدعی کے موافق فیصلہ کر دیا یہ قضا بالکل نافذ نہیں نہ ظاہراً نہ باطناً۔ (درمختار ص ۳۳۳)

مسئلہ۴۶: مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں مدعیٰ علیہ پر حلف دیا گیا اُس نے جھوٹی قسم کھالی اور قاضی نے مدعیٰ علیہ کے موافق فیصلہ کر دیا یہ قضا بھی باطناً نافذ نہیں مثلاً عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے اُسے تین طلاق دے دی ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے عورت طلاق کے گواہ پیش نہ کر سکی شوہر پر حلف دیا گیا اُس نے قسم کھالی کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے قاضی نے عورت کا دعویٰ خارج کر دیا اگر واقع میں عورت اپنے دعوے میں سچی ہے تو اُسے شوہر کے ساتھ رہنے اور وطی پر قدرت دینے کی اجازت نہیں جس طرح ہو سکے اُس سے پیچھا چھوڑائے اور یہ شوہر مر جائے تو اس کی میراث لینا بھی عورت کو جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۴۷: فیصلہ صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ قاضی اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کرے اگر اپنے مذہب کے خلاف کیا دانستہ اُس نے ایسا کیا یا بھول کر بہرحال اُس کا حکم نافذ نہ ہوگا مثلاً حنفی کو یہ اختیار ہے کہ وہ مذہب شافعی کے موافق فیصلہ کرے۔ (درمختار ص ۳۳۴)

مسئلہ۴۸: قاضی کے لئے یہ درست نہیں کہ غائب کے خلاف فیصلہ کرے خواہ وہ شہادت کے وقت غائب ہو یا بعد شہادت و بعد تزکیۂ شہود و غائب ہوا ہو چاہے وہ مجلس قاضی سے غائب ہو یا شہر ہی میں نہ ہو اُس وقت ہے کہ حق کا ثبوت گواہوں سے ہوا ہو۔ اور اگر خود مدعیٰ علیہ نے حق کا اقرار کر لیا ہو تو اس صورت میں فیصلہ کے وقت اُس کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ (درمختار ، ردالمحتار ص ۳۳۵)

مسئلہ ۴۹: مدعیٰ علیہ غائب ہےمگر اُس کا نائب حاضر ہے نائب کی موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے اگرچہ مدعیٰ علیہ کی عدم موجودگی میں ہو مثلاً اُس کا وکیل موجود ہے تو فیصلہ صحیح ہے کہ یہ حقیقۃً اُس کا نائب ہے یا مدعیٰ علیہ مرگیا ہےمگر اُس کا وصی موجود ہے یا نابالغ مدعیٰ علیہ ہے اور اُس کے ولی مثلاً باپ یا دادا کی موجودگی میں فیصلہ ہوا یا وقف کا متولی کہ یہ واقف کا قائم مقام ہے اس کی موجودگی میں فیصلہ درست ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: وکیل مدعیٰ علیہ کی موجودگی میں گواہان ثبوت پیش ہوئے پھر وہ وکیل مرگیا یا غائب ہوگیا اور مؤکل کی موجودگی میں فیصلہ ہوا یہ فیصلہ درست ہے۔ یونہی مؤکل کے سامنے گواہ گزرے اور وکیل کی موجودگی میں فیصلہ ہوا یہ بھی درست ہے۔ یونہی مدعیٰ علیہ کے سامنے ثبوت گزرا پھر وہ مرگیا اور کسی وارث کے سامنے فیصلہ ہوا یہ بھی درست ہے۔ (؟)

مسئلہ ۵۱: میّت کے ذمہ کسی کا حق ہو یا میّت کا کسی کے ذمہ ہو اس صورت میں ایک وارث سب کے قائم مقام ہوسکتا ہے یعنی اس کے موافق یا مخالف جو فیصلہ ہوگا وہ سب کے مقابل تصور کیا جائے گا یہ کہ فیصلہ حقیقۃً میّت کے مقابل ہے اور یہ وارث میّت کا قائم مقام ہےمگر عین کا دعویٰ ہو تو وارث اُس وقت مدعیٰ علیہ بن سکتا ہے جب وہ عین اُس کے قبضہ میں ہو۔ اور اگر اُس کو مدعیٰ علیہ بنایا جس کے پاس وہ چیز نہ ہو تو دعویٰ مسموع نہ ہوگا اور اگر دَین کا دعویٰ ہو تو ترکہ کوئی چیز اس کے قبضہ میں ہو یا نہ ہو بہرحال یہ مدعیٰ علیہ بن سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: جن لوگوں پر جائداد وقف کی گئی ہے اُن میں سے بعض بقیہ موقوف علیہم کے قائم مقام ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وقف ثابت ہو نفس وقف میں نزاع نہ ہو اور اگر نزاع وقف میں ہو کہ وقف ہوا ہے یا نہیں تو ایک شخص دوسرے کے قائم مقام نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۵۳: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حقیقۃً خصم کے قائم مقام کوئی نہیں ہے ایسی صورت میں جانب شرع سے اُس کا نائب مقرر کیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص مرا اور اُس نے مال اور نابالغ بچوں کو چھوڑا اور کسی کو وصی نہیں بنایا اس صورت میں قاضی ایک وصی مقرر کرے گا اور یہ اُس میّت کا قائم مقام ہوگا یہی دعویٰ کرے گا اور اس پر دعویٰ ہوگا اور اسی کی موجودگی میں فیصلہ ہوگا۔ (؟)

مسئلہ ۵۴: کبھی حکماً نیابت ہوتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ غائب پر دعویٰ حاضر پر دعویٰ کے لئے سبب ہو یعنی دعویٰ تو حاضر پر ہےمگر اس کا سبب غائب پر دعویٰ ہے بغیر غائب کو مدعیٰ علیہ

بنائے حاضر پر دعویٰ نہیں چل سکتا لہٰذا یہ حاضر اُس کا غائب کا حکماً قائم مقام ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک مکان ایک شخص کے قبضہ میں ہے اُس پر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میں نے یہ مکان فلاں شخص سے جو غائب ہے خریدا ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دیا حاکم نے مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو یہ فیصلہ جس طرح اس حاضر کے مقابل میں ہے اُس غائب کے مقابل میں بھی ہے یعنی اگر وہ غائب حاضر ہو کر انکار کرے تو یہ انکار نامعتبر ہے۔ (؟) اس کی ایک مثلا یہ بھی ہے زید نے دعویٰ کیا کہ عمرو پر میرے اتنے روپے ہیں وہ غائب ہے بکر اُس کے حکم سے اُس کا کفیل ہوا تھا موجود ہے اور گواہوں سے ثابت کر دیا قاضی کا فیصلہ عمرو و بکر دونوں پر ہوگا اگرچہ عمرو موجود نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: اگر غائب پر دعویٰ حاضر پر دعویٰ کے لئے یہ شرط ہو تو یہ حاضر اُس غائب کے قائم مقام نہیں ہوگا یعنی یہ فیصلہ نہ حاضر پر ہے نہ غائب پر جب کہ غائب کا ضرر ہو اور اگر غائب کا ضرر نہ ہو تو حاضر پر فیصلہ ہو جائے گا مثلاً غلام نے مولے پر یہ دعویٰ کیا کہ اس نے کہا تھا کہ فلاں شخص اپنی بی بی کو طلاق دے دے تو تُو آزاد ہے اور اُس نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور اس پر گواہ پیش کئے تو یہ گواہ اُس وقت مقبول ہوں جب وہ شوہر بھی موجود ہو کیوں کہ اس فیصلہ میں اُس کا نقصان ہے۔ اور اگر عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے کہا تھا کہ اگر زید مکان میں داخل ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور چونکہ شرط طلاق پائی گئی لہٰذا میں مطلقہ ہوں اور زید کی عدم موجودگی میں گواہوں سے ثابت کر دیا طلاق ہوگئی زید کا موجود ہونا اس فیصلہ میں شرط نہیں کہ اس فیصلہ سے زید کا کوئی نقصان نہیں۔ (؟)

مسئلہ ۵۶: ایک شخص مر گیا اُس کے ذمہ اتنا دَین ہے جو سارے ترکہ کو مستغرق ہے ورثہ کو اختیار نہیں ہے کہ ترکہ بیچ کر دَین ادا کریں بلکہ یہ حق قاضی کو ہے یہ اُس وقت ہے کہ سب ورثہ اپنے مال سے دَین ادا کرنے میں متفق نہ ہوں اور اگر سب نے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ جو کچھ دَین ہے ہم اپنے مال سے ادا کریں گے اور ترکہ ہم لیں گے تو خود ورثہ ایسا کر سکتے ہیں اور اگر قرض خواہ اس بات پر راضی ہوں کہ ترکہ کو بیع کر کے ورثہ ایسا کر سکتے ہیں اور اگر قرض خواہ اس بات پر راضی ہوں کہ ترکہ کو بیع کر کے ورثہ دَین ادا کر دیں تو ان کو بیچنا جائز ہے اور ان کی رضامندی کے بغیر بیع کریں تو یہ بیع نافذ نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷: قاضی کو یہ حق حاصل ہے کہ مال وقف یا مال غائب یا مال یتیم کسی تونگر جو امین ہے قرض دے دے مگر شرط یہ ہے کہ اس مال کی حفاظت کی اس سے بہتر دوسری صورت نہ ہو اور

اگر مضاربت پر کوئی لینے والا موجود ہو یا اُس مال سے کوئی ایسی جائداد خریدی جاسکتی ہو جس کی کچھ آمدنی ہو تو قرض دینے کی اجازت نہیں اور قرض دینے کی صورت میں دستاویز لکھی جائے تا کہ یادداشت رہے مگر قاضی اپنی ذات کے لئے یہ اموال بطور قرض نہیں لے سکتا۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۸: باپ یا وصی کو یہ حق حاصل نہیں کہ نابالغ بچہ کا مال قرض کے طور پر دے دیں یہاں تک کہ خود قاضی بھی اپنے نابالغ بچہ کا مال قرض نہیں دے سکتا اگر یہ لوگ قرض دیں گے ضامن ہوں گے تلف ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑے گا اسی طرح جس نے لقطہ (پڑا مال) پایا ہے یہ بھی اُس مال کو قرض نہیں دے سکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: ملتقط نے اگر لقطہ کا اُتنے زمانہ تک اعلان کرلیا جو اُس کے لئے مقرر ہے اور مالک کا پتہ نہ چلا اب اگر یہ قرض دینا چاہے دے سکتا ہے کیوں کہ جب اس وقت اس کو تصدق کرنا جائز ہے تو قرض دینا بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۰: باپ یا وصی کو اگر ایسی ضرورت پیش آگئی کہ بغیر قرض دیے مال کی حفاظت نہ ہو نہ سکتی ہو مثلاً آگ لگ گئی ہے یا لوٹیرے مال لوٹ رہے ہیں اور ایسے وقت میں کوئی قرض مانگتا ہے اگر یہ نہیں دے گا تو مال تلف ہو جائے گا ایسی حالت میں ان کو بھی قرض دینا جائز ہے۔ (درمختار ص ۳۴۱)

مسئلہ ۶۱: باپ یا وصی فضول خرچ ہیں اندیشہ ہے کہ نابالغ کے مال کو فضول خرچی میں اُڑا دیں گے تو قاضی ان سے مال لے کر ایسے کے پاس امانت رکھے کہ ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (درمختار)

افتا کے مسائل

مسئلہ ۱: فتویٰ دینا حقیقۃً مجتہد کا کام ہے کہ مسائل کے سُوال کا جواب کتاب وسنت واجماع وقیاس سے وہی دے سکتا ہے۔ افتا کا دوسرا مرتبہ نقل ہے یعنی صاحب مذہب سے جو بات ثابت ہے سائل کے جواب میں اُسے بیان کر دینا اس کا کام ہے اور یہ حقیقۃً فتویٰ دینا نہ ہوا بلکہ مستفتی کے لئے کے لئے مفتی (مجتہد) کا قول نقل کر دینا ہو کہ وہ اس پر عمل کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲: مفتی ناقل کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ قول مجتہد کو مشہور ہو متداول ومعتبر کتابوں سے اخذ کرے غیر مشہور کتاب سے نقل نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳: فاسق مفتی ہوسکتا ہے یا نہیں اکثر متأخرین کی رائے یہ ہے کہ نہیں ہوسکتا کیوں کہ فتویٰ امورِ دین سے ہے اور فاسق کی بات دیانات میں نامعتبر۔ فاسق سے فتویٰ پوچھنا ناجائز اور اُس کے جواب پر اعتماد نہ کرے کہ علم شریعت ایک نور ہے جو تقویٰ کرنے والوں پر فائض ہوتا ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہوتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔ (درمختار ص ۳۰۱)

مسئلہ۴: ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اُس سے دینی سوالات کرتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے اور لوگ اُسے عظمت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگرچہ اس کو یہ معلوم نہیں کہ یہ کون ہیں اور کیسے ہیں اس کو فتویٰ پوچھنا جائز ہے کہ مسلمانوں کو اُن کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا اس کی دلیل ہے کہ یہ قابلِ اعتماد شخص ہیں۔ (ردالمحتار ص ؟)

مسئلہ۵: مفتی کو بیدار مغز ہوشیار ہونا چاہئے غفلت برتنا اس کے لئے درست نہیں کیوں کہ اس زمانہ میں اکثر حیلہ سازی اور ترکیبوں سے واقعات کی صورت بدل کر فتویٰ حاصل کر لیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فلاں مفتی نے مجھے فتویٰ دیا ہے محض فتویٰ ہاتھ میں ہونا ہی اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں بلکہ مخالف پر اس کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں اس کو کون دیکھے کہ واقعہ کیا تھا اور اس نے سوال میں کیا ظاہر کیا۔ (ردالمحتار ص ۳۰۵)

مسئلہ۶: مفتی پر یہ بھی لازم ہے کہ سائل سے واقعہ کی تحقیق کر لے اپنی طرف سے شقوق نکال کر سائل کے سامنے بیان نہ کرے مثلاً یہ صورت ہے تو یہ حکم ہے اور یہ ہے تو یہ حکم ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو صورت سائل کے موافق ہوتی ہے اُسے اختیار کر لیتا ہے اور گواہوں سے ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو گواہ بھی بنا لیتا ہے بلکہ بہتر یہ کہ نزاع معاملات میں اُس وقت فتویٰ دے جب فریقین کو طلب کرے اور ہر ایک کا بیان دوسرے کی موجودگی میں سنے اور جس کے ساتھ حق دیکھے اُسے فتویٰ دے دوسرے کو نہ دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۷: استفتا کا جواب اشارہ سے بھی دیا جا سکتا ہے مثلاً سر یا ہاتھ سے ہاں کا اشارہ کر سکتا ہے اور قاضی کسی معاملہ کے متعلق اشارہ سے فیصلہ نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۸: قاضی بھی لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے کچہری میں بھی اور بیرون اجلاس میں بھی مگر متخاصمین (مدعی مدعیٰ علیہ) کو ان کے دعوے کے متعلق فتویٰ نہیں دے سکتا دوسرے امور میں انھیں بھی فتویٰ دے سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ص ۳۰۲)

مسئلہ۹: مفتی اگر اونچا سنتا ہے اُس کے پاس تحریری سوال پیش ہو اُس نے لکھ کر جواب دے دیا اس پر عمل درست ہے مگر جو شخص کار افتا پر مقرر ہو اُس کے پاس دیہاتی اور عورتیں ہر قسم کے

لوگ فتویٰ پوچھنے آتے ہیں اُس کی سماعت ٹھیک ہونی چاہیے کیوں ہر شخص تحریر پیش کرے دشوار ہے اور جب سماعت ٹھیک نہیں ہے تو بہت ممکن ہے کہ پوری بات نہ سنے اور فتویٰ دے دے یہ فتویٰ قابل اعتبار نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سب پر مقدم ہے پھر قول امام ابو یوسف پھر قول امام محمد پھر امام زفر و حسن بن زیاد کا قول البتہ جہاں اصحاب فتویٰ اور اصحاب ترجیح نے امام اعظم کے علاوہ دوسرے قول پر فتویٰ دیا ہو یا ترجیح دی ہو تو جس پر فتویٰ یا ترجیح ہے اُس کے موافق فتویٰ دیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار ص۳۰۲)

مسئلہ ۱۱: جو شخص فتویٰ دینے کا اہل ہو اُس کے لئے فتویٰ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری) بلکہ فتویٰ دینا لوگوں کو دین کی بات بتاتا ہے اور یہ خود ایک ضروری چیز ہے کیوں کہ کتمانِ علم حرام ہے۔

مسئلہ ۱۲: حاکم اسلام پر یہ لازم ہے کہ اس کا تجسس کرے کون فتویٰ دینے کے قابل ہے اور کون نہیں ہے جو نا اہل ہو اُسے کام سے روک دے کہ ایسوں کے فتوے سے طرح طرح کی خرابیاں واقع ہوتی ہیں جن کا اس زمانہ میں پوری طور پر مشاہدہ ہو رہا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: فتوے کے شرائط سے یہ بھی ہے کہ سائلین کی ترتیب کا لحاظ رکھے امیر و غریب کا خیال نہ کرے یہ نہ ہو کہ کوئی مالدار یا حکومت کا ملازم ہو تو اُس کو پہلے جواب دے دے اور پیشتر سے جو غریب لوگ بیٹھے ہوئے اُنھیں بٹھائے رکھے بلکہ جو پہلے آیا اُسے پہلے جواب دے اور جو پیچھے آیا اُسے پیچھے کسے باشد۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مفتی کو یہ چاہیئے کہ کتاب کو عزت و حرمت کے ساتھ لے کتاب کی بے حرمتی نہ کرے اور جو سوال اُس کے سامنے پیش ہو اُسے غور سے پڑھے پہلے سوال کو خوب اچھی طرح سمجھ لے اُس کے بعد جواب دے۔ (عالمگیری) بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوال کی پیچیدگیاں ہوتی ہیں جب تک مستفتی سے دریافت نہ کیا جائے سمجھ میں نہیں آتا ایسے سوال کو مستفتی سے سمجھنے کی ضرورت ہے اُس کی ظاہر عبادت پر ہرگز جواب نہ دیا جائے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ سوال میں بعض ضروری باتیں مستفتی کو ذکر نہیں کرتا اگرچہ اس کا ذکر نہ کرنا بددیانتی کی بنا پر نہ ہو بلکہ اُس کو اپنے نزدیک اُس کو ضروری نہ سمجھا تھا مفتی پر لازم ہے کہ ایسی ضروری باتیں سائل سے دریافت کر لے تاکہ جواب واقعہ کے مطابق ہو سکتے اور جو کچھ سائل نے بیان کر دیا ہے مفتی اُس کو جواب میں ظاہر کر دے تاکہ یہ شبہہ نہ ہو کہ جواب و

سؤال میں مطابقت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵: سوال کا کاغذ ہاتھ میں لیا جائے اور جواب لکھ کر ہاتھ میں دیا جائے اُسے سائل کی طرف پھینکا نہ جائے کیوں کہ ایسے کاغذت میں اکثر اللہ عزوجل کا نام ہوتا ہے قرآنی کی آیات ہوتی ہیں حدیثیں ہوتی ہیں ان کی تعظیم ضروری ہے اور یہ چیزیں نہ بھی ہوں تو فتویٰ خود تعظیم کی چیز ہے کہ اُس میں حکم شریعت تحریر ہے حکم شرع کا احترام لازم ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جواب کو ختم کرنے کے بعد واللہ تعالیٰ اعلم یا اس کے مثل دوسرے الفاظ تحریر کر دینا چاہیے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مفتی کے لئے یہ ضروری ہے کہ بردبار خوش خلق ہنس مکھ ہو نرمی کے ساتھ بات کرے غلطی ہو جائے تو واپس لے اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے یہ نہ سمجھے کہ مجھے لوگ کیا کہیں گے کہ غلط فتویٰ دے کر رجوع نہ کرنا حیا سے ہر یا تکبر سے بہرحال حرام ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: ایسے وقت میں فتویٰ نہ دے جب مزاج صحیح نہ ہو مثلاً غصہ یا غم یا خوشی کی حالت میں طبیعت ٹھیک نہ ہو تو فتویٰ نہ دے۔ یونہی پاخانہ پیشاب کی ضرورت کے وقت فتویٰ نہ دے ہاں اگر اُسے یقین ہے کہ اس حالت میں بھی صحیح جواب ہوگا تو فتویٰ دینا صحیح ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: بہتر یہ ہے کہ فتویٰ پر سائل سے اجرت نہ لے مفت جواب لکھے اور وہاں والوں نے اگر اس کی ضروریات کا لحاظ کر کے گزارہ کے لائق مقرر کر رکھا ہو کہ عالمِ دین دین کی خدمت میں مشغول رہے اور اُس کی ضرویات لوگ اپنے طور پر پورے کریں یہ درست ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۰: مفتی کو ہدیہ قبول کرنا اور دعوتِ خاص میں جانا جائز ہے۔(عالمگیری) یعنی جب اُسے اطمینان ہو کہ ہدیہ یا دعوت کی وجہ سے فتویٰ میں کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی بلکہ حکم شرع بلا کم وکاست ظاہر کرے گا۔

مسئلہ ۲۱: امام ابو یوست رحمۃ اللہ تعالیٰ سے فتویٰ پوچھا گیا وہ سیدھے بیٹھ گئے اور چادر اوڑھ کر عماہ باندھ کر فتویٰ دیا یعنی افتا کی عظمت کا لحاظ کیا جائے گا۔(عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: اس زمانہ میں کہ علمِ دین کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بہت کم باقی ہے اہلِ علم کو اس قسم کی باتوں کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے جن سے علم کی عظمت پیدا ہو اس طرح ہرگز تواضع نہ کی جائے کہ علم و اہلِ علم کی وقعت میں کمی پیدا ہو۔ سب سے بڑھ کر جو چیز تجربہ

سے ثابت ہوئی وہ احتیاج ہے جب اہلِ دنیا کو یہ معلوم ہوا کہ ان کو ہماری طرف احتیاج ہے وہیں وقعت کا خاتمہ ہے۔

تحکیم کا بیان

تحکیم کے معنی حکم بنانا فریقین اپنے معاملہ میں کسی کو اس لئے مقرر کریں کہ وہ فیصلہ کرے اور نزاع کو دور کرے اسی کو پنچ اور ثالث بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: تحکیم کا رکن ایجاب وقبول ہے یعنی فریقین یہ کہیں کہ ہم نے فلاں کو حکم بنایا اور حکم قبول کرے اور اگر حکم نے قبول نہ کیا پھر فیصلہ کر دیا یہ نافذ نہ ہوگا ہاں اگر انکار کے بعد پھر فریقین نے اُس سے کہا اور اب قبول کرلیا تو حکم ہوگیا۔ (درمختار)

مسئلہ ۲: حکم کا فیصلہ فریقین کے حق میں ویسا ہی ہے جیسا کہ قاضی کا فیصلہ فرق یہ ہے کہ قاضی کے لئے چونکہ ولایت عامہ ہے سب کے حق میں اس کا فیصلہ ناطق ہے اور حکم کا فیصلہ علاوہ فریقین کے اور اور اُس شخص کے جو اُس کے فیصلہ پر راضی ہے دوسرے سے تعلق نہیں رکھتا دوسروں کے لئے بمنزلہ مصلح کے ہے گویا طرفین میں صلح کرا دی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اس کے لئے چند شرائط ہیں۔

فریقین کا عاقل ہونا شرط ہے۔ حریت واسلام شرط نہیں یعنی غلام اور کافر کو بھی حکم بنا سکتے ہیں حکم کے لئے ضروری ہے کہ وقت تحکیم و وقت فیصلہ وہ اہل شہادت سے ہو فرض کرو جس وقت اُس کو حکم بنایا اہل شہادت سے نہ تھا مثلاً غلام تھا اور وقت فیصلہ آزاد ہو چکا ہے اس کا فیصلہ درست نہیں یا مسلمانوں نے کافر کا حکم بنایا اور وہ فیصلہ کے وقت مسلمان ہو چکا ہے اس کا فیصلہ نافذ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: ذمیوں نے ذمی کو حکم بنایا یہ تحکیم صحیح ہے اگرچہ فیصلہ کے وقت مسلمان ہوگیا ہے جب بھی فیصلہ صحیح ہے۔ اور اگر فریقین میں سے کوئی مسلمان ہوگیا اور حکم کافر ہے تو فیصلہ صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: حکم ایسے کو بنائیں جس کو طرفین جانتے ہوں اور اگر ایسے کو حکم بنایا جو معلوم نہ ہو مثلاً جو شخص پہلے مسجد میں آئے وہ حکم ہے یہ تحکیم ناجائز اور اس کا فیصلہ کرنا بھی درست نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۶: جس کو پنچ بنایا ہے وہ بیمار ہوگیا یا بیہوش ہوگیا یا سفر میں چلا گیا پھر اچھا ہوگیا یا ہوش میں ہوگیا یا سفر سے واپس ہوا اور فیصلہ کیا یہ فیصلہ صحیح ہے اور اگر اندھا ہوگیا پھر بینائی واپس ہوئی

اس کا فیصلہ جائز نہیں اور گر مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا اس کا فیصلہ بھی ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حکم کو فریقین میں سے کسی نے وکیل بالخصومۃ کیا اور اُس نے قبول کر لیا حکم نہ رہا یونہی جس چیز میں جھگڑا تھا اگر حکم نے یا اُس کے بیٹے نے یا کسی ایسے شخص نے خرید لی جس کے حق میں شہادت درست نہیں ہے تو اب وہ حکم نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: حدود قصاص اور عاقلہ پر دیت کے متعلق حکم بنانا درست نہیں ہے اور ان امور کے متعلق حکم کا فیصلہ بھی درست نہیں اور ان کے علاوہ جتنے حقوق العباد ہیں جن میں مصالحت ہوسکتی ہے سب میں تحکیم ہوسکتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: حکم نے جو کچھ فیصلہ کیا خواہ مدعیٰ علیہ نے اقرار کی بنا پر ہو یا مدعی کے گواہ پیش کرنے پر یا مدعیٰ علیہ نے قسم سے انکار کیا اس بنا پر اُس فریقین پر نافذ ہے اُن دونوں پر لازم ہے اُس سے انکار نہیں کر سکتے بشرطیکہ فریقین تحکیم پر وقت فیصلہ تک قائم ہوں اور اگر فیصلہ سے قبل دونوں میں سے ایک نے بھی ناراضی ظاہر کی تو تحکیم کو توڑ دیا تو وہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا کہ وہ اب حکم ہی نہ رہا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: دوشریکوں میں سے کسی ایک نے اور غریم نے کسی کو حکم بنایا اس نے فیصلہ کر دیا وہ فیصلہ دوسرے شریک پر بھی لازم ہے اگرچہ دوسرے شریک کی عدم موجودگی میں فیصلہ ہوا کہ حکم کا فیسلہ بمنزلۂ صلح ہے اور صلح کا حکم یہ ہے کہ ایک شریک نے جو صلح کی ہے وہ دوسرے پر لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: بائع ومشتری کے مابین مبیع کے عیب میں اختلاف ہوا ان دونوں نے کسی کو حکم بنایا اس نے بیع واپس کرنے کا حکم دیا تو بائع کو یہ اختیار نہیں کہ اپنے بائع یعنی بائع اول کو واپس دے ہاں اگر بائع اول و ثانی ومشتری تینوں کی رضامندی سے حکم ہوا تو بائع اول پر بیع واپس ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: حکم نے فیصلہ کے وقت یہ کہا کہ تو نے میرے سامنے مدعی کے حق کا اقرار کیا یا میرے نزدیک گواہان عادل سے مدعی کا حق ثابت ہوا میں نے اس بنا پر یہ فیصلہ دیا اب مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اقرار نہیں کیا تھا وہ گواہ عادل نہ تھے تو یہ انکار کرنا معتبر ہے وہ فیصلہ لازم ہو جائے گا اور اگر حکم نے بعد فیصلہ کرنے کے یہ خبر دی کہ میں نے اس معاملہ میں یہ فیصلہ کیا تھا یہ خبر اُس کی نامعتبر ہے کہ اب وہ حکم نہیں ہے۔ (؟ وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: اپنے والدین اور اولاد اور زوجہ کے موافق فیصلہ کرے گا یہ نافذ نہ ہوگا اور ان کے خلاف

فیصلہ کرے گا وہ نافذ ہوگا کیوں کہ اس کے لئے وہ اہل شہادت سے نہیں ان کے خلاف شہادت کا اہل ہے جس طرح قاضی ان کے موافق فیصلہ کرے گا نافذ نہ ہوگا مخالف کرے گا تو نافذ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ۱۴: فریقین نے دوشخصوں کو پنچ مقرر کیا تو فیصلہ میں دونوں کا مجتمع ہونا ضروری ہے فقط ایک کا فیصلہ کردینا ناکافی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں کا ایک امر پر اتفاق ہوا گر مختلف رائیں ہوئیں تو کوئی رائے پابندی کے قابل نہیں مثلاً شوہر نے عورت سے کہا تُو مجھ پر حرام ہے اور اس لفظ سے طلاق کی نیت کی ان دونوں نے دوشخصوں کا حکم بنایا ایک نے طلاق بائن کا فیصلہ دیا دوسرے نے تین طلاق کا حکم دیا یہ فیصلہ جائز ہ ہوا کہ دونوں کا ایک امر پر اتفاق نہ ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۵: فریقین اس بات پر متفق ہوئے کہ ہمارے مابین فلاں یا فلاں فیصلہ کردے ان میں سے جو ایک فیصلہ کردے گا صحیح ہوگا مگر ایک کے پاس انھوں نے معاملہ پیش کردیا تو وہی حکم ہونے کے لئے متعین ہوگا دوسرا حکم نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۶: حکم نے جو فیصلہ کیا اُس کا مرافعہ قاضی کے پاس ہے اگر یہ فیصلہ قاضی کے مذہب کے موافق ہوتو اسے نافذ کردے اور مذہب قاضی کے خلاف ہوتو باطل کردے اور قاضی کا فیصلہ اگر دوسرے قاضی کے پاس پیش ہوا تو اگرچہ اس کے مذہب کے خلاف ہے اختلافی مسائل میں قاضی اول کے فیصلہ کو باطل نہیں کرسکتا جب کہ قاضی نے اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کیا۔ یونہی قاضی نے اگر حکم کا امضا کردیا تو اب دوسرا قاضی اس فیصلہ کو نہیں توڑسکتا کہ یہ تنہا حکم کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ قاضی کا بھی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۷: فریقین نے حکم بنایا پھر فیصلہ کرنے کے قبل قاضی نے اُس کے حکم ہونے کو جائز کردیا اور حکم نے رائے قاضی کے خلاف فیصلہ کیا یہ فیصلہ جائز نہیں جب کہ قاضی کو اپنا قائم مقام بنانے کی اجازت نہ ہو اور اگر اُسے نائب وخلیفہ کرنے کی اجازت ہے اور اُس نے حکم ہونے کو جائز رکھا تو اگرچہ حکم کا فیصلہ رائے قاضی کے خلاف ہو قاضی اس فیصلہ کو نہیں توڑسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۸: ایک کو حکم بنایا اُس نے فیصلہ کردیا پھر فریقین نے دوسرے کو حکم بنایا اگر اس کے نزدیک پہلے کا فیصلہ صحیح ہے اُسی کو نافذ کردے اور اگر اس کی رائے کے خلاف ہے باطل کردے اور ایک نے ایک فیصل کیا دوسرے حکم نے دوسرا فیصلہ کیا اور یہ دونوں فیصلے قاضی کے سامنے

پیش ہوئے ان میں جو فیصلہ قاضی کی رائے کے موافق ہو اُسے نافذ کردے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: حکم کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو حکم بنائے اور اُس سے فیصلہ کرائے اور اگر دوسرے کو حکم بنا دیا اور اُس نے فیصلہ کر دیا اور فریقین اُس کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو خیر ورنہ بغیر رضامندی فریقین اُس کا فیصلہ کوئی چیز نہیں اور حکم اول چاہے کہ اُس کے فیصلہ کو نافذ کر دے یہ نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: شخص ثالث نے فریقین میں خود ہی فیصلہ کر دیا انھوں نے اس کو حکم بنایا ہے مگر فریقین اس کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو یہ سب فیصلہ صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: زمانۂ تحکیم میں فریقین میں سے کوئی بھی حکم کے پاس ہدیہ پیش کرے یا اُس کی خاص دعوت کرے حکم کو چاہیے کہ قبول نہ کرے۔ (درمختار)

مسائلِ متفرقہ

مسئلہ ۲۲: دومنزلہ مکان دو شخصوں کے مابین مشترک ہے نیچے کی منزل ایک کی ہے بالاخانہ دوسرے کا ہے ہر ایک اپنے حصہ میں ایسا تصرف کرنے سے روکا جائے گا جس کا ضرر دوسرے تک پہنچتا ہو مثلاً نیچے والا دیوار میں میخ گاڑنا چاہتا ہے یا طاق بنانا چاہتا ہے یا بالاخانہ والا اوپر جدید عمارت بنانا چاہتا ہے یا پردہ کی دیواروں پر کڑیاں رکھ کر چھت پاٹنا چاہتا ہے یا جدید پاخانہ بنوانا چاہتا ہے۔ یہ سب تصرفاف بغیر مرضی دوسرے کے نہیں کرسکتا اُس کی رضامندی سے کر سکتا ہے اور اگر ایسا تصرف ہے جس ضرر کا اندیشہ نہیں ہے مثلاً چھوٹی وکیل گاڑنا کہ اس سے دیوار میں کیا کمزوری پیدا ہوسکتی ہے اس کی ممانعت نہیں اور اگر مشکوک حالت ہے معلوم نہیں کہ نقصان پہنچے گا یا نہیں یہ تصرف بھی بغیر رضامندی نہیں کرسکتا۔ (ہدایہ، فتح وغیرہا)

مسئلہ ۲۳: اوپر کی عمارت گر چکی ہے صرف نیچے کی منزل باقی ہے اس کے مالک نے اپنی عمارت قصداً گرا دی کہ بالاخانہ والا بھی بنوانے سے مجبور ہو گیا نیچے والے کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی عمارت بنوائے تاکہ بالاخانہ والا اسکے اوپر عمارت تیار کرلے اور اگر اُس نے نہیں گرائی ہے بلکہ اپنے آپ عمارت گر گئی تو بنوانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ اس نے اُس کو نقصان نہیں پہنچایا بلکہ قدرتی طور پر اُسے نقصان پہنچ گیا پھر اگر بالاخانہ والا یہ چاہتا ہے کہ نیچے کی منزل بنا کر اپنی عمارت اوپر بنائے تو نیچے والے سے اجازت حاصل کرلے یا قاضی سے اجازت لے کر بنائے اور نیچے کی تعمیر میں جو کچھ صَرف ہوگا وہ مالک مکان سے وصول کرسکتا ہے اور اگر وہ

اُس سے اجازت لی نہ قاضی سے حاصل کی خود ہی بنا ڈالی تو صرفہ نہیں ملے گا بلکہ عمارت کی بنانے کے وقت جو قیمت ہوگی وہ وصول کرسکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: مکان ایک منزلہ دو شخصوں کے مشترک تھا پورا مکان گر گیا ایک شریک نے بغیر اجازت دوسرے کی اُس مکان کو بنوایا تو یہ بنوانا محض تبرع ہے شریک سے کوئی معاوضہ نہیں لے سکتا کیوں کہ یہ شخص اوپر مکان بنوانے پر مجبور نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ زمین تقسیم کرا کے صرف اپنے حصہ کی تعمیر کرائے ہاں اگر یہ مکان مشترک اتنا چھوٹا ہے کہ تقسیم کے بعد قابل انتفاع باقی نہیں رہتا تو یہ شخص پورا مکان بنوانے پر مجبور ہے اور شریک سے بقدر اُس کے حصہ کے عمارت کی قیمت لے سکتا ہے۔ یونہی اگر مکان مشترک کا ایک حصہ گر گیا اور ایک شریک نے تعمیر کرائی تو دوسرے سے اُس کے حصہ کے لائق قیمت وصول کرسکتا ہے جب کہ مکان چھوٹا ہو اور اگر بڑا مکان ہو جو قابل قسمت ہے اور کچھ حصہ گر گیا ہے تو تقسیم کرا لے اگر منہدم حصہ اس کے حصہ میں پڑے درست کرا لے اور شریک کے حصہ میں پڑے تو وہ جو چاہے کرے۔ (ردالمحتار)

قاعدہ کلیہ: جو شخص اپنے شریک کو کام کرنے پر مجبور کرسکتا ہو وہ بغیر اجازت شریک خود ہی اگر اُس کام کو تنہا کرلے گا متبرع قرار پائے گا شریک سے معاوضہ نہیں لے سکتا مثلاً نہر پٹ گئی ہے یا کشتی عیب دار ہوگئی ہے شریک درستی پر مجبور ہے اور اگر وہ خود درست نہیں کراتا ہے قاضی کے یہاں درخواست دے کر مجبور کرائے اور اگر شریک کو مجبور نہیں کرسکتا اور تنہا ایک شخص کرے گا تو معاوضہ لے سکتا ہے مثلاً بالا خانہ والا نیچے والے کو تعمیر پر مجبور نہیں کرسکتا یہ بغیر اُس کے حکم کے بنائے گا جب بھی معاوضہ پائے گا اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ جانور دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک نے بغیر اجازت دوسرے کے اُسے کھلایا معاوضہ نہیں پائے گا کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ قاضی کے پاس معاملہ پیش کرے اور قاضی دوسرے کو مجبور کرے اور زراعت مشترک میں قاضی شریک کو مجبور نہیں کرسکتا اس میں معاوضہ پائے گا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: بالا خانہ والے نے جب نیچے کی عمارت بنوالی تو نیچے والے کو اُس میں سکونت سے روک سکتا ہے جب تک جو رقم واجب ہے ادا نہ کرلے اسی طرح ایک دیوار مشترک ہے جس پر دو شخصوں کی کڑیاں ہیں وہ گر گئی ایک نے بنوائی جب تک دوسرا اس کا معاوضہ ادا نہ کرلے اُس پر کڑیاں رکھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: ایک دیوار پر دوشخصوں کے چھپر یا کھپریلیں ہیں دیوار خراب ہوگئی ہے ایک شخص اُس کو درست کرانا چاہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے پہلا شخص دوسرے سے کہہ دے کہ تم بانس بلی وغیرہ لگا کر اپنے چھپر یا کھپریل کو روک لو ورنہ میں دیوار گراؤں گا تمہارا نقصان ہوگا اور اس پر لوگوں کو گواہ کرلے اگر اُس نے انتظام کر لیا فبہا ورنہ دیوار گرا دے دوسرے کا جو کچھ نقصان ہوگا اُس کا تاوان اس کے ذمہ نہیں کیوں کہ وہ خود نقصان کے لئے تیار ہوا ہے اس کا قصور نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: ایک لمبا راستہ ہے جس میں سے ایک کوچۂ غیر نافذ نکلا ہے یعنی کچھ دور کے بعد یہ گلی بند ہو گئی ہے جن لوگوں مکانات کے دروازے پہلے راستہ میں ہیں اُن کو یہ حق حاصل نہیں کہ کوچۂ غیر نافذہ میں دروازے نکالیں کیوں کہ کوچۂ غیر نافذہ میں اُن لوگوں کے لئے آمدورفت کا حق نہیں ہے ہاں اگر ہوا آنے جانے کے لئے کھڑکی بنانا چاہتے ہیں یا روشندان کھولنا چاہتے ہیں تو اس سے روکے نہیں جا سکتے کہ اس میں کوچۂ سربستہ والوں کا کوئی نقصان نہیں ہے اور کوچۂ سربستہ والے اگر پہلے راستہ میں اپنا دروازہ نکالیں تو منع نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ وہ راستہ اُن لوگوں کے لئے مخصوص نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر اُس لمبے راستہ میں ایک شاخ متدیر (گول نکلی ہو جو نصف دائرہ یا کم ہو) تو جن لوگوں کے دروازے پہلے راستہ میں ہوں وہ اس کوچۂ متدیرہ میں بھی اپنا دروازہ نکال سکتے ہیں کہ یہ میدان مشترک ہے سب کے لئے اس میں حق آسائش ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: ہر شخص اپنی مِلک میں جو تصرف چاہے کرسکتا ہے دوسرے کو منع کرنے کا اختیار نہیں مگر جبکہ ایسا تصرف کرے کہ اس کی وجہ سے پڑوس والے کو کھلا ہوا ضرر پہنچے تو یہ اپنے تصرف سے روک دیا جائے گا مثلاً اس کے تصرف کرنے سے پڑوس والے کی دیوار گر جائے گی یا پڑوسی کا مکان قابل انتفاع نہ رہے گا مثلاً اپنی زمین میں دیوار اُٹھا رہا ہے جس سے دوسرے کا روشندان بند ہو جائے گا اُس میں بالکل اندھیرا ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: کوئی شخص اپنے مکان میں تنور گاڑنا چاہتا ہے جس میں ہر وقت روٹی پکے گی جس طرح دوکانوں میں ہوتا ہے یا اجرت پر آٹا پیسنے کی چکی لگانا چاہتا ہے یا دھوبی کا پاٹا رکھوانا چاہتا ہے جس پر کپڑے دھلتے رہیں گے ان چیزوں سے منع کیا جا سکتا ہے کہ تنور کی وجہ سے ہر وقت دھواں آئے گا جو پریشان کرے گا چکی اور کپڑے دھونے کی دھمک سے پڑوسی کی عمارت کمزور ہوگی اس لئے ان سے مالک مکان منع کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: بالاخانہ پر کھڑکی بناتا ہے جس سے پڑوس والے کے مکان کی بے پردگی ہوگی اس سے روکا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار) یونہی چھت پر چڑھنے سے منع کیا جائے جب کہ اس کی وجہ سے بے پردگی ہوتی ہو۔

مسئلہ ۳۲: دو مکانوں کے درمیان میں پردہ کی دیوار تھی گر گئی جس کی دیوار ہے وہ بنائے اور مشترک ہو تو دونوں بنوائیں تاکہ بے پردگی دور ہو۔

مسئلہ ۳۳: ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ فلاں وقت اُس نے یہ مکان مجھے ہبہ کر دیا تھا اور قبضہ بھی دے دیا مدعی سے ہبہ کے گواہ مانگے گئے تو کہنے لگا اُس نے ہبہ سے انکار کر دیا تھا لہٰذا میں نے یہ مکان اُس سے خرید لیا اور خریدنے کے گواہ پیش کئے اگر یہ گواہ خریدنے کا وقت ہبہ کے بعد کا بتاتے ہیں مقبول ہیں اور پہلے کا بتائیں تو مقبول نہیں کہ تناقض پیدا ہو گیا اور اگر ہبہ اور بیع دونوں کے وقت مذکور نہ ہوں یا ایک کے لئے وقت ہو دوسرے کے لیے وقت نہ ہو جب بھی گواہ مقبول ہیں کہ دونوں قولوں میں توفیق ممکن ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۴: مکان کے متعلق دعویٰ کیا کہ یہ مجھ پر وقف ہے پھر یہ کہتا ہے کہ میرا ہے یا پہلے دوسرے کے لئے دعویٰ کیا پھر اپنے لئے دعویٰ کرتا ہے یہ مقبول نہیں کہ تناقض ہے اور اگر پہلے اپنی ملک کا دعویٰ کیا پھر اپنے اوپر وقف بنایا یا پہلے اپنے لئے دعویٰ کیا پھر دوسرے کے لئے یہ مقبول ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۵: ایک شخص نے دوسرے سے کہا میرے ذمہ تمہارے ہزار روپے ہیں اُس نے کہا میرا تم پر کچھ نہیں ہے پھر اُسی جگہ اُس نے کہا ہاں میرے تمہارے ذمہ ہزار روپے ہیں تو اب کچھ نہیں لے سکتا کہ اُس کا اقرار اس کے رد کرنے سے رد ہو گیا اب یہ اس کا دعویٰ ہے گواہ سے ثابت کرے یا وہ شخص اس کی تصدیق کرے تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: ایک شخص نے دوسرے پر ہزار روپے کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے انکار کیا کہ میرے ذمہ تمہارا کچھ نہیں ہے یا یہ کہا کہ میرے ذمہ کبھی کچھ نہ تھا اور مدعی نے اُس کے ذمہ ہزار روپے ہونا گواہوں سے ثابت کیا اور ر مدعیٰ علیہ نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں ادا کر چکا ہوں یا مدعی معاف کر چکا ہے مدعیٰ علیہ کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مدعیٰ علیہ نے یہ کہا کہ میرے ذمہ کچھ نہ تھا اور میں تمہیں پہچانتا بھی نہیں اسکے بعد ادا یا ابرا کے گواہ قائم کئے مقبول نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۳۷: چار سو روپے کا دعویٰ کیا مدعا علیہ نے انکار کر دیا مدعی نے گواہوں سے ثابت کیا اس کے بعد

مدعی نے یہ اقرار کیا کہ مدعیٰ علیہ کے اسکے ذمہ تین سو ہیں اس اقرار کی وجہ سے مدعیٰ علیہ سے تین سو ساقط نہ ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۸: دعویٰ کیا کہ تم نے فلاں چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے مدعیٰ علیہ منکر ہے مدعی نے گواہوں سے بیع ثابت کر دی اور قاضی نے چیز دلا دی اس کے بعد مدعی نے دعویٰ کیا کہ اس چیز میں عیب ہے لہٰذا واپس کرا دی جائے بائع جواب میں کہتا ہے کہ میں ہر عیب سے دست بردار ہو چکا تھا اور اس کو گواہوں سے ثابت کرنا چاہتا ہے بائع کے گواہ نامقبول ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: ایک شخص دستاویز پیش کرتا ہے کہ اس کی رو سے تم نے فلاں چیز کا میرے لئے اقرار کیا ہے وہ کہتا ہے ہاں میں نے اقرار کیا تھا مگر تم نے اُس کو رد کر دیا مقرلہ کو حلف دیا جائے گا اگر وہ حلف سے یہ کہہ دے کہ میں نے رد نہیں کیا تھا وہ چیز مقر سے لے سکتا ہے۔ یونہی ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ تم نے یہ چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے بائع کہتا ہے کہ ہاں بیع کی تھی مگر تم نے اقالہ کر لیا مدعی حلف دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: کافر ذمی مر گیا اُس کی عورت میراث کا دعویٰ کرتی ہے اور یہ عورت اس وقت مسلمان ہے کہتی ہے میں اُس کے مرنے بعد مسلمان ہوئی ہوں اور ورثہ یہ کہتے ہیں کہ اُس کے مرنے سے پہلے مسلمان ہو چکی تھی لہٰذا میراث کی حقدار نہیں ہے ورثہ کا قول معتبر ہے اور مسلمان مر گیا اُس کی عورت کافرہ تھی وہ کہتی ہے میں شوہر کی زندگی میں مسلمان ہو چکی ہوں اور ورثہ کہتے ہیں مرنے کے بعد مسلمان ہوئی ہے اس صورت میں بھی ورثہ کا قول معتبر ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۴۱: میّت کے کفر و اسلام میں اختلاف ہے کہ وہ مسلمان ہوا تھا یا کافر ہی تھا جو اُس کے اسلام کا مدعی ہے اُس کا قول معتبر ہے مثلاً ایک شخص مر گیا جس کے والدین کافر ہیں اور اولاد مسلمان ہے والدین یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بیٹا کافر تھا اور کافر مرا اور اُس کی اولاد یہ کہتی ہے کہ ہمارا باپ مسلمان ہو چکا تھا اسلام پر مرا اولاد کا قول معتبر ہے یہی اُسے کے وارث قرار پائیں گے ماں باپ کو ترکہ نہیں ملے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: پن چکی ٹھیکہ پر دے دی ہے مالک اجرت کا مطالبہ کرتا ہے ٹھیکہ دار یہ کہتا ہے کہ نہر کا پانی خشک ہو گیا تھا اس وجہ سے چکی چل نہ سکی اور میرے ذمہ اجرت واجب نہیں مالک اس سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے پانی جاری تھا چکی بند رہنے کی کوئی وجہ نہیں اور گواہ کسی کے پاس نہیں اگر اس وقت پانی جاری ہے مالک کا قول معتبر ہے اور جاری نہیں ہے تو ٹھیکہ دار کا قول

معتبر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۳: ایک شخص نے اپنی چیز کسی کے پاس امانت رکھی تھی وہ مرگیا امین ایک شخص کی نسبت یہ کہتا ہے یہ شخص اُس کی امانت رکھنے والے کا بیٹا ہے اس کے سوا اُس کا کوئی وارث نہیں حکم دیا جائے گا کہ امانت اسے دے دے۔ اس کے بعد وہ امین ایک دوسرے شخص کی نسبت یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ اُس میت کا بیٹا ہے مگر وہ پہلا شخص انکار کرتا ہے تو یہ شخص اُس امانت میں سے کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر پہلے شخص کو امین نے بغیر قضائے قاضی امانت دے دی ہے تو دوسرے کے حصہ کی قدر امین کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا۔ مدیون نے یہ اقرار کیا کہ یہ میرے دائن کا بیٹا ہے اس کے سوا اُس کا کوئی وارث نہیں تو دَین اُسے دے دینا ضروری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۴: صورتِ مذکورہ میں امین نے یہ اقرار کیا کہ یہ شخص اُس کا بھائی ہے اور اس کے سوا میّت کا کوئی وارث نہیں تو قاضی فوراً دینے کا حکم نہ دے گا بلکہ انتظار کرے گا کہ شاید اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ جو شخص بہرحال وارث ہوتا ہے جیسے بیٹی باپ ماں یہ سب بیٹے کے حکم میں ہیں اور جو کبھی وارث ہوتا ہے کبھی نہیں وہ بھائی کے حکم میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: امین نے یہ اقرار کیا کہ جس نے امانت رکھی ہے یہ اُس کا وکیل بالقبض ہے یا وصی ہے یا اس نے اُس سے اس چیز کو خرید لیا ہے وت ان سب کو دینے کو حکم نہیں دیا جائے گا اور اگر مدیون نے کسی شخص کی نسبت یہ اقرار کیا کہ یہ اُس کا وکیل بالقبض ہے تو دے دینے کا حکم دیا جائے گا۔ عاریت اور عین مخصوبہ امانت کے حکم میں ہیں جہاں امانت دے دینا جائز ان کا بھی دے دینا جائز اور جہاں وہ ناجائز یہ بھی ناجائز۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۴۶: میّت کا ترکہ وارثوں یا قرضخواہوں میں تقسیم کیا گیا اگر ورثہ یا قرضخواہوں میں تقسیم کیا گیا اگر ورثہ یا قرض خواہوں کا ثبوت گواہوں سے ہوا تو ان لوگوں سے اس بات کا ضامن نہیں لیا جائے گا کہ اگر کوئی وارث یا دائن ثابت ہوا تو تم کو واپس کرنا ہوگا اور اگر ارث یا دَین اقرار سے ثابت ہو تو کفیل لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۷: ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان میرا اور میرے بھائی کا ہے جو ہم کو میراث میں ملا ہے اور اُس کا بھائی غائب ہے اس موجود نے گواہوں سے ثابت کر دیا آدھا مکان اس کو دے دیا جائے گا اور آدھا قابض کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے گا جب وہ غائب آجائے گا تو اُسکا حصہ اُسے مل جائے گا نہ اُسے گواہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے گی نہ جدید فیصلہ کی وہ پہلا ہی

فیصلہ اُس کے حق میں بھی فیصلہ ہے۔ جائدادمنقولہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار، بحرالرائق)

مسئلہ ۴۸: کسی شخص نے یہ کہا کہ میرامال صدقہ ہے یا جو کچھ میری مِلک میں ہے صدقہ ہے تو جو اموال از قبیل زکوٰۃ ہیں یعنی سونا چاندی سائمہ اموال تجارت یہ سب مساکین پر تصدق کرے اور اگر اُس کے پاس اموال زکوٰۃ کے سوا کوئی دوسرا مال ہی نہ ہوتو اس میں سے بقدر قوت روک لے باقی صدقہ کردے پھر جب کچھ مال ہاتھ میں آجائے تو جتنا روک لیا تھا اتنا صدقہ کردے۔(ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۴۹: کسی شخص کو وصی بنایا اور اُسے خبر نہ ہوئی یہ ایصا صحیح ہے اور وصی نے اگر تصرف کرلیا تو یہ تصرف صحیح ہے اور کسی کو وکیل بنایا اور وکیل کو علم نہ ہوا یہ توکیل صحیح نہیں اور اسی لاعلمی میں وکیل نے تصرف کرڈالا یہ تصرف بھی صحیح نہیں۔(درمختار)

مسئلہ ۵۰: قاضی یا امین قاضی نے کسی کی چیز قرض خواہ کے دَین ادا کرنے کے لئے بیع کردی اور ثمن پر قبضہ کرلیا مگر یہ ثمن قاضی یا اُس کے امین کے پاس سے ضائع ہوگیا اور وہ چیز بیع کی گئی تھی اُسکا کوئی حقدار پیدا ہوگیا یا مشتری کو دینے سے پہلے وہ چیز ضائع ہوگئی تو اس صورت میں نہ قاضی پر تاوان ہے نہ اُس کے امین بلکہ مشتری جو ثمن ادا کر چکا ہے اُن قرض خواہوں سے اس کا تاوان وصول کرے گا اور اگر وصی نے دَین ادا کرنے کے لئے میت کا مال بیچا ہے اور یہی صورت واقع ہوئی تو مشتری وصی سے وصول کرے گا اگرچہ وصی نے قاضی کے حکم سے بیچا ہے پھر وصی دائن سے وصول کرے گا اس کے بعد اگر میّت کے کسی مال کا پتہ چلے تو دائن اُس سے اپنا دَین وصول کرے گا ورنہ گیا۔(درمختار)

مسئلہ ۵۱: کسی نے ایک ثلث مال کی فقرا کے لئے وصیت کی قاضی نے ثلث مال ترکہ میں سے نکال لیا مگر ابھی فقیروں کو دیا نہ تھا کہ ضائع ہوگیا تو فقرا کا مال ہلاک ہوا یعنی باقی دوتہائی میں سے ثلث نہیں نکالا جائے گا بلکہ یہ دوتہائیاں ورثہ کو دی جائیں گی۔(درمختار)

مسئلہ ۵۲: قاضی عالم و عادل کو اگر حکم دے کہ میں نے اس شخص کے رجم یا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا ہے یا کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے تو یہ سزا قائم کرلو تو اگرچہ ثبوت اس کے سامنے نہیں گذرا ہے مگر اس کو کرنا درست ہے اور اگر قاضی عادل ہے مگر عالم نہیں تو اُس سزا کے شرائط دریافت کرے اگر اُس نے صحیح طور پر شرائط بیان کردیئے تو اُس کے حکم کی تعمیل کرے ورنہ نہیں۔ یونہی اگر قاضی عادل نہ ہو تو جب تک ثبوت کا خود معائنہ کیا ہو وہ کام نہ

کرے اوراس زمانہ میں احتیاط کامقتضیٰ یہی ہے کہ بہرصورت بدون معاینۂ ثبوت قاضی کے کہنے پر افعال نہ کرے۔ (درمختاروغیرہ)

گواہی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَّاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ہ

(اپنے مردوں میں سے دوکو گواہ بنالو اور اگر دومرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دوعورتوں اُن کو گواہوں سے جن کو تم پسند کرتے ہو کہ کہیں ایک عورت بھول جائے تو اُسے دوسری یاد دلادے گی۔ گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں۔ معاملہ کسی میعاد تک ہو تو اُس کے لکھنے سے مت گھبراؤ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا۔ یہ اللہ کی نزدیک انصاف کی بات ہے اور شہادت کو درست رکھنے والا ہے اور اس کے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ ہو ہاں اس صورت میں کہ تجارت فوری طور پر ہو جس کو تم آپس میں گررہے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں حرج نہیں۔ اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ بنالو اور نہ تو کاتب نقصان پہنچائے نہ گواہ اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارا فسق ہے اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے)

اورفرماتا ہے:۔

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ

(اور شہادت کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپائے گا اُس کا دل گنہگار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو جانتا ہے)

حدیث ۱: امام مالک ومسلم واحمد وابوداؤد وترمذی زین بن خالد بن جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو یہ خبر نہ دوں کہ بہترا گواہ کون ہے وہ جو گواہی دیتا ہے اس سے قبل کہ اُس سے گواہی کے لئے کہا جائے۔

حدیث ۲: بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو محض

اُن کے دعوے پر چیز دلائی جائے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوے کر ڈالیں گے و لیکن مدعی کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم۔

حدیث۳: ابوداؤد نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ دوشخصوں نے میراث کے متعلق حضور کی خدمت میں دعویٰ کیا اور گواہ کسی کے پاس نہ تھے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے موافق اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ دیا جائے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے یہ سن کر دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنا حق اپنے فریق کو دیتا ہوں فرمایا یوں نہیں بلکہ تم دونوں جا کر اُسے تقسیم کرو اور ٹھیک تقسیم کرو۔ پھر قرعہ اندازی کر کے اپنا حصہ لے لو اور ہر ایک دوسرے سے (اگر اس کے حصہ میں اُس کا حق پہنچ گیا ہو) معافی کرا لے۔

حدیث۴: شرح سنت میں جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ دوشخصوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا ہر ایک نے اس بات پر گواہ کئے کہ میرے گھر کا بچہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اُس کے موافق فیصلہ کیا جس کے قبضہ میں تھا۔

حدیث۵: ابوداؤد نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کہ حضور کے زمانۂ اقدس میں دوشخصوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر اک نے گواہ پیش کئے حضور نے دونوں کے مابین نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

حدیث۶: صحیح مسلم میں ہے علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حضر موت کا اور ایک قبلیۂ کندہ کا دونوں حاضر ہوئے حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری زمین زبردستی لے لی کندی نے کہا وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اُس میں اس شخص کا کوئی حق نہیں حضور نے حضر موت والے سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی نہیں۔ فرماتا تو اب اُس پر حلف دے سکتے ہو عرض کی یا رسول اللہ یہ شخص فاجر ہے اس کی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہوں ایسی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا ارشاد فرمایا اس کے دوسری بات نہیں۔ جب وہ شخص قسم کے لئے آمادہ ہوا ارشاد فرمایا اگر یہ دوسرے کے مال پر قسم کھائے گا کہ بطور ظلم اُس کا مال کھاج ائے تو خدا سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمانے والا ہے۔

حدیث۷: ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز اوع نہ اُس مرد کی جس پر حد لگائی گئی اور نہ ایسی عورت کی اور نہ اُس کی جس اُس سے عداوت ہے جس کے خلاف گواہی

دیتا ہے اور نہ اُس کی جس کی جھوٹی گواہی کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ اُس کے موافق جس کا یہ تابع ہے (یعنی اس کا کھانا پینا جس کے ساتھ ہو) اور نہ اُس کی جو ولا یا قرابت میں متہم ہو۔

حدیث ۸: صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

حدیث ۹: ابوداوٗد نے ابن ماجہ نے خزیم بن فاتک اور امام احمد و ترمذی نے ایمن بن خزیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز صبح پڑھ کر قیام کیا اور یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کر دی گئی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:۔

فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيۡرَ مُشۡرِكِيۡنَ بِهٖ

(بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو اللہ کے لئے باطل سے حق کی طرف مائل ہو جاوٗ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو)

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو اُن کے بعد ہیں پھر وہ جو اُن کے بعد ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ اُن کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر یعنی گواہی دینے اور قسم کھانے میں بے باک ہوں گے۔

حدیث ۱۱: ابن ماجہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔

حدیث ۱۲: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مرد مسلم کا مال ہلاک ہو جائے یا کسی کا خون بہایا جائے اُس نے جہنم واجب کرلیا۔

حدیث ۱۳: بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا جو شخص لوگوں کے ساتھ یہ ظاہر کرتے ہوئے چلا کہ یہ بھی گواہ ہے حالانکہ یہ گواہ نہیں وہ بھی جھوٹے گواہ کے حکم میں ہے اور جو بغیر جانے ہوئے کسی کے مقدمہ کی پیروی کرے وہ اللہ کی ناخوشی میں ہے جب تک اُس سے جدا نہ ہو جائے۔

حدیث ۱۴: طبرانی ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو گواہی کے لئے بلایا گیا اور اُس نے گواہی چھپائی یعنی ادا کرنے سے گریز کی وہ ویسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے

والا۔

مسئلہ ۱: کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلس قاضی میں لفظ شہادت کے ساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲: مدعی کے طلب کرنے پر گواہی دینا لازم ہے اور اگر گواہ کو اندیشہ ہو کہ گواہی نہ دے گا تو صاحبِ حق کا حق تلف ہو جائے گا یعنی اُسے معلوم ہی نہیں ہے کہ فلاں شخص معاملہ کو جانتا ہے کہ اُسے گواہی کے لئے طلب کرتا اس صورت میں بغیر طلب بھی گواہی دینا لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳: شہادت فرضِ کفایہ ہے بعض نے کر لا تو باقی لوگوں سے ساقط اور دو ہی شخص ہوں تو فرض عین ہے۔ خواہ تحمل ہو یا ادا یعنی گواہ بنانے کے لئے بلائے گئے یا گواہی دینے کے لئے دونوں صورتوں میں جانا ضروری ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۴: شہادت کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں۔ شرائط تحمل و شرائط ادا۔
تحمل یعنی معاملہ کے گواہ بننے کے لئے تین شرطیں ہیں۔
(۱) بوقتِ تحمل عاقل ہونا (۲) انکھیارا ہونا (۳) جس چیز کا گواہ بنے اُس کا مشاہدہ کرنا۔
لہٰذا مجنوں یا لا یعقل بچہ یا اندھے کی گواہی درست نہیں۔ یونہی جس چیز کا مشاہدہ نہ کیا ہو محض سنی سنائی بات کی گواہی دینا جائز نہیں ہاں امور کی شہادت بغیر دیکھے محض سننے کے ساتھ ہو سکتی ہے جن کا ذکر آئے گا۔ تحمل کے لئے بلوغ، حریت، اسلام، عدالت شرط نہیں یعنی اگر وقت تحمل بچہ یا غلام یا کافر یا فاسق تھا مگر ادا کے وقت بچہ بالغ ہو گیا ہے غلام آزاد ہو چکا ہے کافر مسلمان ہو چکا ہے فاسق تائب ہو چکا ہے تو گواہی مقبول ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵: شرائطِ ادا یہ ہیں۔ (۱) گواہ کا عاقل (۲) بالغ (۳) آزاد (۴) انکھیارا ہونا (۵) ناطق ہونا (۶) محدود فی القذف نہ ہونا یعنی اُسے تہمت کی حد نہ ماری گئی ہو (۷) گواہی دینے میں گواہ کا نفع یا دفع ضرر مقصود نہ ہونا (۸) جس چیز کی شہادت دیتا ہو اُس کا جانتا ہو اس وقت بھی اُسے یاد ہو گا (۹) گواہ کا فریق مقدمہ نہ ہونا (۱۰) جس کے خلاف شہادت دیتا ہے وہ مسلمان ہو تو گواہ کا مسلمان ہونا (۱۱) حدود قصاص میں گواہ کا مرد ہونا (۱۲) حقوق العباد میں جس چیز کی گواہی دیتا ہے اُس کا پہلے سے دعویٰ ہونا (۱۳) شہادت کا دعوے کے موافق ہونا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ٦: شہادت کا رکن یہ ہے کہ بوقت ادا گواہ یہ لفظ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس لفظ کا یہ مطلب ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس بات پر مطلع ہوا اور اب اس کی خبر دیتا ہوں۔ اگر گواہی میں یہ لفظ کہہ دیا کہ میرے علم میں یہ ہے یا میرا گمان یہ ہے تو گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار) آج کل انگریزی کچہریوں میں ان لفظوں سے گواہی دی جاتی ہے میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ یہ شرع کے خلاف ہے۔

مسئلہ ٧: شہادت کا حکم یہ ہے کہ گواہوں کا جب تزکیہ ہو جائے اُس کے موافق حکم کرنا واجب ہے اور جب تمام شرائط پائے گئے اور قاضی نے گواہی کے موافق فیصلہ نہ کیا تو گنہگار نہ ہوا او مستحق عزل وتعزیر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ٨: ادائے شہادت واجب ہونے کے لئے چند شرائط ہیں حقوق العباد میں مدعی کا طلب کرنا اور اگر مدعی کو اس کا گواہ ہونا معلوم نہ ہو اور اس کو معلوم ہو کہ گواہی نہ دے گا تو مدعی کی حق تلفی ہو گی اس صورت میں بغیر طلب گواہی دینا واجب ہے یہ معلوم ہو کہ قاضی اس کی گواہی قبول کرلے گا اور اگر معلوم ہو کہ قبول نہیں کرے گا تو گواہی دینا واجب نہیں گواہی کے لئے یہ معین ہے اور اگر معین نہ ہو یعنی اور بھی بہت سے گواہ ہوں تو گواہی دینا وجب نہیں جب کہ دوسرے لوگ گواہی دے دیں اور وہ اس قابل ہوں کہ اُن کی گواہی مقبول ہو گی۔ اور اگر ایسے لوگوں نے شہادت دی جن کی گواہی مقبول نہ ہو گی اور اس نے نہ دی تو یہ گنہگار ہے اور اگر اس کی گواہی دوسروں کی بہ نسبت جلد قبول ہو گی اگرچہ دوسروں کی بھی قبول ہو گی اور اُس نے نہ دی گنہگار ہے۔ دو عادل کی زبانی اس امر کا بطلان معلوم نہ ہوا ہو جس کی شہادت دینا چاہتا ہے مثلاً مدعی نے دَین کا دعویٰ کیا جس کا یہ شاہد ہے مگر دو عادل سے معلوم ہوا کہ مدعیٰ علیہ دَین ادا کر چکا ہ یا زوج کا نکاح کا مدعی ہے اور گواہ کو معلوم ہوا کہ تین طلاقیں دے چکا ہے یا مشتری غلام خرید نے دعویٰ کرتا ہے اور گواہ کو معلوم ہوا کہ مشتری اُسے آزاد کر چکا ہے یا قتل کا دعویٰ ہے اور معلوم ہے کہ ولی معاف کر چکا ہے ان سب صورتوں میں دَین و نکاح و بیع و قتل کی گواہی دینا درست نہیں اور اگر خبر دینے والے عادل نہ ہوں تو گواہ کو اختیار ہے گواہی دے اور قاضی کے سامنے جو کچھ سنا ہے ظاہر کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ گواہی سے انکار کر دے اور اگر خبر دینے والا ایک عادل ہو تو گواہی سے انکار نہیں کرسکتا۔ نکاح کے دعوے میں گواہ سے دو عادل نے کہا کہ ہم نے خود معاینہ کیا ہے کہ دونوں نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ یا گواہوں نے دیکھا ہے کہ مدعی اُس چیز میں اُس طرح

تصرف کرتا ہے جیسے مالک کیا کرتے ہیں اور دو عادل نے ان کے سامنے یہ شہادت دی کہ وہ چیز دوسرے شخص کی ہے تو گواہی دینا جائز نہیں۔ جس قاضی کے پاس شہادت کے لئے بلایا جاتا ہے وہ عادل کی ہو۔ گواہ کو یہ معلوم نہ ہو کہ مقر نے خوف کی وجہ سے اقرار کیا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے تو گواہی نہ دے مثلاً مدعیٰ علیہ سے جبراً ایک چیز کا اقرار کرایا گیا تو اس اقرار کی شہادت درست نہیں۔ گواہی ایسی جگہ ہو کہ وہ کچہری کے قریب ہو یعنی قاضی کے یہاں جا کر گواہی دے کر شام تک اپنے مکان کو واپس آ سکتا ہو اور اگر زیادہ فاسلہ ہو اکہ شام تک واپس نہ آ سکتا ہو تو گواہی نہ دینے میں گناہ نہیں اور اگر بوڑھا ہے کہ پیدل کچہری تک نہیں جا سکتا اور خود اُسکے پاس سواری نہیں ہے مدعی اپنی طرف سے اُسے سوار کر کے لے گیا اس میں حرج نہیں اور گواہی مقبول ہے اور اگر اپنی سواری پر جا سکتا ہو اور مدعی سوار کر کے لے گیا تو گواہی مقبول نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۹: آج کل انگریزی کچہریوں میں گواہی دینے کی جو صورت ہے وہ اہل معاملہ پر مخفی نہیں وکیل مدعی جھوٹ بولنے پر زور دیتے ہیں اور وکیل مدعیٰ علیہ جھوٹا بنانے کی کوشش کرتے ہیں ایسی گواہی سے خدا بچائے۔

مسئلہ ۱۰: مدعی نے گواہوں کو کھانا کھلایا اگر اس کی صورت یہ ہے کہ کھانا تیار تھا اور گواہ اس موقع پر پہنچ گئے اُسے بھی کھلا دیا تو گواہی مقبول ہے اور اگر خاص گواہوں کے لئے کھانا تیار ہوا ہے گواہی مقبول نہیں مگر امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی مقبول ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۱: حقوق اللہ میں گواہی دینا بغیر طلب مدعی بھی واجب ہے بلکہ گواہی میں تاخیر کرنا بھی اس کے لئے جائز نہیں اگر بلا عذر شرعی تاخیر کرے گا فاسق ہو جائے گا اور اس گواہی مردود ہو گی مثلاً کسی نے اپنی عورت کو بائن طلاق دے دی ہے اسی گواہی دینا ضروری ہے اور اگر مغلظ طلاق کے بعد وہ دونوں میاں بی بی ک طرح رہتے ہوں اور اسے معلوم ہے اور گواہی نہیں دی کچھ دنوں کے بعد میں دیتا ہے مردود الشہادۃ ہے۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص مر گیا اُس نے زوجہ اور دیگر وارث چھوڑے گواہوں نے گواہی دی کہ اُس نے صحت کی حالت میں ہمارے سامنے اقرار کیا تھا کہ عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں یا بائن طلاق دی ہے یہ گواہی مردود ہے جب کہ وہ عورت اُسی مرد کے ساتھ رہتی ہو کہ ان لوگوں نے اب تک دیکھا اور خاموش رہے لہٰذا فاسق ہو گئے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۱۳: ہلال رمضان وعید الفطر وعید اضحیٰ کی شہادت دینا بھی واجب ہے اور وقف کی گواہی بھی ضروری ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۴: حدود کی گواہی میں دونوں پہلو میں ایک ازالۂ منکر ورفع فساد اور دوسرا مسلم کی پردہ پوشی کرنا گواہ کو اختیار ہے کہ پہلی صورت اختیار کرے اور گواہی دے یا دوسری صورت اختیار کرے اور گواہی دینے سے اجتناب کرے اور یہ دوسری صورت زیادہ بہتر ہے مگر جب کہ وہ شخص بیباک ہو حدود شرعیہ کی محافظت نہ کرتا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۱۵: چوری کی شہادت میں بہتر یہ کہنا ہے کہ اس نے اس شخص کا مال لے لیا یہ نہ کہے کہ چوری کی کہ اُس طرح کہنے میں احیائے حق بھی ہو جاتا ہے اور پردہ پوشی بھی۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۶: نصاب شہادت زنا میں چار مرد ہیں بقیہ حدود قصاص کے لئے دو مرد ان دونوں چیزوں میں عورتوں کی گواہی معتبر نہیں ہاں اگر کسی نے طلاق کو شراب پینے پر معلق کیا تھا اور اس کے شراب پینے کی گواہی ایک مرد اور دو عورتوں نے دی تو طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے اگر چہ حد نہیں جاری ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ۱۷: کسی مرد کافر کے اسلام لانے کا ثبوت بھی دو مردوں کی شہادت سے ہو گا۔ اسی طرح مسلمان کے مرتد ہونے کا ثبوت بھی دو مردوں کی گواہی سے ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ۱۸: ولادت وبکارت اور عورتوں کے وہ عیوب جن پر مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی ان میں ایک عورت حرہ مسلمہ کی گواہی کافی ہے اور دو عورتیں ہوں تو بہتر اور بچہ زندہ پیدا ہونے کے وقت رویا تھا اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے حق میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ مگر حق وراثت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۹: عورتوں کے وہ عیوب جن پر مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی اور ولادت کے متعلق اگر ایک مرد نے شہادت دی تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتا ہے میں نے بالقصد اُدھر نظر کی تھی گواہی مقبول نہیں کہ مرد کو نظر کرنا جائز نہیں۔ اور اگر یہ کہتا ہے کہ اچانک میری اُس طرف نظر چلی گئی تو گواہی مقبول ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۰: مکتب کے بچوں میں مار پیٹ جھگڑے ہو جائیں ان میں تنہا معلم کی گواہی مقبول ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۱: ان کے علاوہ دیگر معاملات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی معتبر ہے جس حق کی شہادت دی گئی ہو وہ مال ہو یا غیر مثلاً نکاح طلاق عتاق وکالت کہ یہ مال نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۲۲: کسی معاملہ میں تنہا چار عورتیں گواہی دیں جن کے ساتھ مرد کوئی نہیں یہ گواہی نامعتبر ہے۔(درمختار)

مسئلہ۲۳: گواہی کی ہر صورت میں یہ کہنا ضروری ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں یعنی صیغۂ حال کہنا ضروری ہے اور جہاں یہ لفظ شرط نہ ہومثلاً پانی کی طہارت اور رویت ہلالِ رمضان کہ یہ از قبیل شہادت نہیں بلکہ اخبار ہے۔شہادت کے واجب القول ہونے کے لئے عدالت شرط ہے۔صحتِ قضا کیلئے عدالت شرط نہیں اگر غیر عادل کی شہادت قاضی نے قبول کر لی اور فیصلہ دے دیا تو یہ فیصلہ نافذ ہے اگر چہ قاضی گنہگار ہوا اور اگر قاضی کے لئے بادشاہ کا یہ حکم ہے کہ فاسق کی گواہی قبول نہ کرنا اور قاضی نے قبول کر لی تو فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔(درمختار)

مسئلہ۲۴: گواہی ایسے شخص پر دیتا ہو موجود ہے تو گواہ کو مدعی و مدعیٰ علیہ و مشہود بہ (وہ چیز جس کے متعلق شہادت دیتا ہے) کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے جب کہ مشہور بہ عین ہو اور غائب یا میّت پر شہادت دیتا ہو تو اُس کا اور اُس کے باپ اور دادا کے نام لینا ضروری ہے اور اگر اُس کے ب اپ اور پیشہ ک نام لیا دادا کا نام نہ لیا یہ کافی نہیں ہاں اگر اس کی وجہ سے ایسا ممتاز ہو جائے کہ کسی قسم کا شبہہ باقی نہ رہے تو کافی ہے اور اگر وہ اتنا معروف ہے کہ فقط نام یا لقب ہی سے بالکل ممتاز ہو جائے تو یہی کافی ہے۔(درمختار)

مسئلہ۲۵: قاضی کو اگر گواہوں کا عادل ہونا معلوم ہو تو ان کے حالات کی تحقیق کی کیا حاجت اور معلوم نہ ہو تو حدود قصاص میں تحقیقات کرنا ہی ہے مدعیٰ علیہ اس کی درخواست کرے یا نہ کرے اور ان کی غیر میں اگر مدعیٰ علیہ ان پر طعن کرتا ہو تو ضروری ہے ورنہ قاضی کو اختیار ہے اور اس زمانہ میں مخفی طور پر گواہوں کے حالات دریافت کئے جائیں علانیہ دریافت کرنے میں بڑے فتنے ہیں۔(ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ۲۶: جو چیز دیکھنے کی ہے اُسے آنکھ سے دیکھا اور جو چیز سننے کی ہے اُسے اپنے کان سے سنا مگر جس سے سُنا اُس کو بھی آنکھ سے دیکھا ہو تو گواہی دینا جائز ہے اگر چہ پردہ کی آڑ سے دیکھا ہو کہ اس نے دیکھا اور اُس نے نہ دیکھا یہ ضرور نہیں کہ اُس نے کہہ دیا ہو کہ میں نے تمہیں گواہ بنایا مثلاً دو شخصوں کے مابین بیع ہوئی اس نے دونوں کو دیکھا اور دونوں کے الفاظ سُنے یا بطور تعاطی دو شخصوں کے مابین بیع ہوئی جس کو خود اس نے دیکھا یہ بیع کا گواہ ہے یا مجلس نکاح میں حاضر ہے الفاظ ایجاب و قبول اپنے کان سے سُنے اور دونوں کو بوقت سُننے کے دیکھ رہا ہے یہ نکاح گواہ ہے اگر چہ رسمی طور پر اس کو گواہی کے لئے نامزد نہ کیا ہو۔ یونہی اگر اس کے سامنے

مقر نے اقرار کیا کہ یہ اقرار کا گواہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۷: جس کی بات اس نے سُنی وہ پردے میں ہے آواز سُنتا ہے مگر اُسے دیکھتا نہیں ہے اُس کے متعلق اس کی گواہی درست نہیں اگرچہ آواز سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ فلاں کی آواز ہے ہاں اگر اسے واضح طور پر یہ معلوم ہو کہ اُسے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے یوں کہ یہ خود پہلے مکان میں گیا تھا اور دیکھ آیا تھا کہ مکان میں اُس کے سوا کوئی نہیں ہے اور یہ دروازہ پر بیٹھا رہا کوئی دوسرا مکان کے اندر گیا نہیں اور مکان میں جانے کا کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ایسی حالت میں جو کچھ اندر سے آواز آئی اور اس نے سُنی اُس کی شہادت دے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۸: ایک عورت نے کوئی بات کہی یہ اُس کو دیکھ رہا ہے مگر چہرہ نہیں دیکھا کہ پہنچانتا اور دو شخصوں نے اس کے سامنے یہ شہادت دی کہ یہ فلانی عورت ہے تو نام ونسب کے ساتھ یعنی فلانی عورت فلاں کی بیٹی نے یہ اقرار کیا یوں گواہی دینا جائز ہے اور اگر دیکھا نہیں فقط آواز سُنی اور دو شخصوں نے اس کے سامنے شہادت دی کی یہ فلانی عورت ہے اس صورت میں گواہی دینا جائز نہیں اور اگر چہرہ اس نے خود دیکھ لیا اور اُس نے خود اپنے منہ سے کہہ دیا کہ میں فلانہ بنت فلاں ہوں تو جب تک وہ زندہ ہے یہ گواہی دے سکتا ہے اور اُس کی طرف اشارہ کر کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس نے میرے سامنے یہ اقرار کیا تھا اس صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دو شخصوں اس کے سامنے گواہی دیں کہ یہ فلانی ہے اور اُس کے مرنے کے بعد یہ شہادت دینا جائز نہیں کہ فلانی عورت نے میرے سامنے اقرار کیا جب کہ یہ خود پہنچانتا نہیں محض اُس کے کہنے سے جان لیا ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: ایک عورت کے متعلق نام ونسب کے ساتھ گواہی دی اور عورت کچہری میں حاضر ہے حاکم نے دریافت کی اکہ اُس عورت کو پہنچانتے ہو گواہ نے کہا نہیں یہ گواہی مقبول نہیں اور اگر گواہوں نے یہ کہا کہ وہ عورت جس کا نام ونسب یہ ہے اُس نے جو بات کہی تھی ہم اپس کے شاہد ہیں مگر یہ ہم کو معلوم نہیں کہ یہ وہی ہے یا دوسری تو اُس نامبردہ پر شہادت صحیح ہے مگر مدعی کے ذمہ یہ ثابت کرنا ہے کہ ی عورت جو حاضر ہے وہی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: ایک شخص کے ذمہ کسی کا مطالبہ ہے وہ تنہائی میں اقرار کر لیتا ہے مگر جب لوگوں کے سامنے دریافت کرتا ہے تو انکار کر دیتا ہے صاحب حق نے یہ حیلہ کیا کہ کچھ لوگوں کو مکان کے اندر چھپا دیا اور اُس کو بلایا اور دریافت کیا اُس نے یہ سمجھ کر یہاں کوئی نہیں ہے اقرار کر لیا جس کو اُن لوگوں نے سُنا اگر اُن لوگوں نے دروازہ کی جھری یا سوراخ سے اُس شخص کو دیکھ لیا

گواہی دینا درست نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: مِلک کو جانتا ہے مگر مالک کو نہیں پہنچانتا مثلاً ایک مکان ہے جس کو اس نے دیکھا ہے اور اُس کے حدود اربعہ کو پہنچانتا ہے اور لوگوں سے اس نے سُنا ہے کہ یہ مکان فلاں بن فلاں کا ہے جس یہ پہنچانتا نہیں اس کو گواہی دینا جائز ہے اور گواہی مقبول ہے اور اگر مِلک و مالک دونوں کو نہیں پہنچانتا مثلاً یہ سُنا ہے کہ فلاں بن فلاں کا فلاں گاؤں میں ایک مکان ہے جس کے حدود یہ ہیں نہ مکان کو دیکھا نہ مالک کو تصرف کرتے دیکھا اس صورت میں گواہی دینا جائز نہیں اور اگر مالک کو دیکھا ہے مگر مِلک کو نہیں دیکھا ہے مثلاً اس شخص کو خوب پہنچانتا ہے اور لوگوں سے سُنتا ہے کہ فلاں جگہ اس کا ایک مکان ہے جس کے حدود یہ ہیں اس صورت میں گواہی دینا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مالک ومِلک دونوں کو دیکھا ہے اُس شخص کو دیکھا ہے کہ اُس مِلک میں اُس قسم کا تصرف کرتا ہے جس طرح مالک کرتے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ یہ چیز میری ہے اور گواہ کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی کہ یہ اسی کی ہے پھر کچھ دنوں کے بعد وہ چیز دوسرے کے قبضہ میں دیکھی شخص اول کی مِلک کی شہادت دے سکتا ہے مگر قاضی کے سامنے اگر یہ بیان کردے گا کہ مجھے اُس کی مِلک ہونا اس طرح معلوم ہوا ہے کہ میں نے اُسے تصرف کرتے دیکھا ہے تو گواہی رد کر دی جائے گی ہاں اگر دو عادل نے گواہ کو یہ خبر دی کہ یہ چیز شخصِ ثانی کی ہے اس نے پہلے کے پاس امانت رکھی تھی تو اب پہلے کے لئے گواہی دینا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: جو بات معروف ومشہور ہو جس میں سُن کر بھی گواہی دینا جائز ہو جاتا ہے مثلاً کسی کی موت نکاح نسب جب کہ دل میں یہ بات آتی ہے کہ جو کچھ لوگ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے اُس کے متعلق اگر دو عادل یہ کہہ دیں کہ ویسا نہیں ہے جو تمہارے دل میں ہے اب گواہی دینا جائز نہیں ہاں اگر گواہ کو یقین ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں غلط ہے تو گواہی دے سکتا ہے اور اگر ایک عادل نے اس کے خلاف کی شہادت دی ہے تو گواہی دینا جائز ہے مگر جب دل میں یہ بات آئے کہ یہ شخص سچ کہتا ہے تو ناجائز۔ (خانیہ)

مسئلہ ۳۴: مدعی نے ایک تحریر پیش کی کہ یہ مدعیٰ علیہ کو تحریر ہے اور مدعیٰ علیہ کہتا ہے کہ یہ میری تحریر نہیں مدعیٰ علیہ سے ایک تحریر لکھوائی گئی دونوں تحریروں کو ملایا گیا بالکل مشابہ ہیں محض اتنی بات سے مدعیٰ علیہ کی تحریر قرار دے کر اُس پر مال لازم نہیں کیا جاسکتا جب تک گواہوں سے وہ تحریر اُس کی ثابت نہ ہو اور اگر مدعیٰ علیہ اپنی تحریر بتاتا ہے مگر مال سے انکار

کرتا ہے اگر وہ تحریراُس کی ثابت نہ ہو اور اگر مدعیٰ علیہ اپنی تحریر بتاتا ہے مگر مال سے انکار کرتا ہے اگر وہ تحریر باضابطہ ہے یعنی اُس طرح لکھی ہے جس طرح اقرار نامہ لکھا جاتا ہے تو مدعیٰ علیہ پر مال لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۳۵: دستاویز پر اس کی گواہی لکھی ہوئی ہے اگر اس کے سامنے دستاویز پیش ہوئی پہنچان لیا کہ یہ میرے دستخط ہیں اگر واقعہ اس کو یاد آ گیا اگرچہ اس سے پہلے نہ دیا تھا گواہی دینا جائز ہے اور اگر اب بھی یاد نہیں آتا یہ یاد آتا ہے کہ میں نے اس کاغذ پر گواہی لکھی تھی مگر مال دیا گیا یہ یاد نہیں تو امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی دینا جائز ہے۔ یہ پہنچانتا ہے کہ دستخط میرے ہیں مگر معاملہ بالکل یاد نہیں اگر کاغذ اس کی حفاظت میں تھا جب تو امام ابو یوسف کے نزدیک بھی گواہی دینا جائز ہے اور فتویٰ اس پر ہے کہ اگر اُسے یقین ہے کہ یہ دستخط میرے ہی ہیں تو چاہے کاغذ اس کے پاس ہو یا مدعی کے پاس ہو گواہی دینا جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۶: دستخط پہنچانتا ہو کہ میرے ہی ہیں اور مقر کا اقرار بھی یاد ہے اور مقرلہ کو بھی پہنچانتا ہے مگر یاد نہیں کہ وہ کیا وقت تھا اور کونسی جگہ تھی گواہی دینا حلال ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۷: گواہوں کے سانے دستاویز لکھی گئی مگر پڑھ کر سُنائی نہیں گئی گواہوں سے کہا جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کے گواہ ہو جاؤ ان لوگوں کو شہادت دینا جائز نہیں۔ گواہی دینا اُس وقت جائز ہے کہ اُنھیں پڑھ کر سُنا دے یا دوسرے نے دستاویز لکھی اور مقر نے خود پڑھ کر سُنائی اور یہ کہہ دیا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کے گواہ ہو جاؤ یا گواہوں کے سامنے خود مقر نے لکھی اور گواہوں کو معلوم ہے جو کچھ اُس میں لکھا ہے اور مقر نے کہہ دیا جو کچھ میں نے اس میں لکھا ہے اُس کے تم گواہ ہو جاؤ۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۸: مقر نے دستاویز لکھی اور گواہوں کو معلوم ہے جو کچھ اُس میں لکھا ہے مگر مقر نے گواہوں سے نہیں کہا کہ تم اس کے گواہ ہو جاؤ اگر وہ اقرار نامہ رسم کے مطابق ہے اور گواہوں کے سامنے لکھا ہے اُن کو گواہی دینا جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۹: جس چیز کی گواہی دی جاتیہے اُس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ محض اُس کا معاینہ گواہی دینے کے لئے کافی ہے جیسے بیع، اقرا، غصب، قتل کہ بائع و مشتری سے بیع کے الفاظ سُنے یا مقر سے اقرار سُنا یا غصب و قتل کرتے ہوئے دیکھا گواہی دینا دُرست ہے اس کو گواہ بنایا ہوا ہو یا بنایا ہو۔ اگر گواہ نہیں بنایا ہے تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ نہیں کہے گا کہ مجھے گواہ بنایا ہے دوسری قسم یہ ہے کہ بغیر گواہ بنائے ہوئے گواہی دینا درست نہیں جیسے کسی کو گواہی

دیتے ہوئے دیکھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا یعنی یوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اُس نے یہ گواہی دی ہاں اگراس نے اس کو گواہ بنایا تو گواہی دے سکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ۴۰: قاضی نے اس کے سامنے فیصلہ سُنایا یہ گواہی دے سکتا ہے کہ فلاں قاضی نے اس معاملہ میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۴۱: چند چیزیں وہ ہیں کہ محض شہرت اور سُننے کے بنا پر اُن کی شہادت دینا درست ہے اگرچہ اس نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو جب کہ ایسے لوگوں سے سُنا ہو جن پر اعتماد ہو۔

(۱) نکاح (۲) نسب (۳) موت (۴) قضا (۵) دخول

مثلاً ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک عورت کے پاس جاتا ہے اور لوگوں سے سُنا کہ یہ اُس کی بی بی ہے یہ نکاح کی گواہی دے سکتا ہے۔ یا لوگوں سے سُنا ہے یہ شخص فلاں کا بیٹا ہے شہادت دے سکتا ہے۔ یا ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں کے معاملات فیصل کرتا ہے اور لوگوں سے سُنا کہ یہ یہاں کا قاضی ہے۔ گواہی دے سکتا ہے کہ یہ قاضی ہے اگر بادشاہ نے جب قاضی بنایا اس نے مشاہدہ نہیں کیا۔ یا ایک شخص کی نسبت لوگوں سے سُنا کہ مرگیا اُس کی موت کی شہادت دے سکتا ہے مگر ان صورتوں میں گواہ کو چاہیئے کہ یہ ظاہر نہ کرے کہ میں نے ایسا سُنا ہے اگر سُنتا بیان کردے گا تو گواہی رد ہو جائے گی۔ (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ۴۲: مرد و عورت کو ایک گھر میں رہتے دیکھا اور یہ کہ وہ اس طرح رہتے ہوں جیسے میاں بی بی اس صورت میں نکاح کی گواہی دے سکتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۴۳: اگر کسی کے دفن میں یہ خود حاضر تھا یا اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی تو یہ معاینہ ہی کے حکم میں ہے اگر نہ مرتے وقت حاضر تھا نہ میّت کا چہرہ کھول کر دیکھا۔ اگر اس امر کو قاضی کے سامنے بھی ظاہر کر دے گا جب بھی گواہی مقبول ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۴۴: کسی کے مرنے کی خبر آئی اور گھر والوں نے وہ چیزیں کیں جو اموات کے لئے کرتے ہیں مثلاً سوم و ایصال ثواب وغیرہ محض اتنی بات معلوم ہونے پر موت کی شہادت دینا درست نہیں جب تک معتبر آدمی یہ خبر نہ دے کہ وہ مرگیا اور اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۴۵: اصل وقف کی شہادت سُننے کی بنا پر جائز ہے شرائط کے متعلق سُن کر شہادت دینا درست ہے کیونکہ عام طور پر وقف ہی کی شہرت ہوا کرتی ہے اور یہ بات کہ اُس کی آمدنی اس نوعیت سے خرچ کی جائے گی اس کو خاص ہی جانتے ہیں۔ (ہدایہ)

کس کی گواہی مقبول ہے اور کس کی نہیں

مسئلہ ۱: گونگے اور اندھے کی گواہی مقبول نہیں چاہے وہ پہلے ہی سے اندھا تھا یا پہلے اندھا نہ تھا وہ شے دیکھی تھی جس کی گواہی دیتا ہے مگر گواہی دینے کے وقت اندھا ہے بلکہ اگر گواہی دینے کے وقت انکھیارا ہے اور ابھی فیصلہ ہوا ہے کہ اندھا ہوگیا اس گواہی پر فیصلہ نہیں ہوسکتا پہلے اندھا تھا گواہی رد ہوگئی پھر انکھیارا ہوگیا اور اسی معاملہ میں گواہی دی اب قبول ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲: کافر کی گواہی مسلم کے خلاف قبول نہیں۔ مرتد کی گواہی اصلاً مقبول نہیں۔ ذمی کی گواہی ذمی پر قبول ہے اگرچہ دونوں کے مختلف دین ہوں مثلاً ایک یہودی ہے دوسرا نصرانی۔ یونہی ذمی کی شہادت مستامن پر درست ہے اور مستامن کی ذمی پر درست نہیں۔ ایک مستامن پر گواہی دے سکتا ہے جب کہ دونوں ایک سلطنت کے رہنے والے ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳: دو شخصوں میں دنیوی عداوت ہوگئی تو ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف مقبول نہیں اور اگر دین کی بنا پر عداوت ہو تو قبول کی جاسکتی ہے جب کہ اُن کے مذہب میں مخالف مذہب کے مقابل جھوٹی گواہی دینا جائز نہ ہو اور وہ حد کفر کو بھی نہ پہنچتا ہو۔ (درمختار) آج کل کے وہابی اولاً کفر کی حد کو پہنچ گئے ہیں دوم تجربہ سے یہ بات ثبوت ہے کہ سنّیوں کے مقابل میں جھوٹ بولنے میں بالکل پاک نہیں رکھتے ان کی گواہی سنّیوں کے مقابل ہرگز قابل قبول نہیں۔

مسئلہ ۴: جو شخص صغیرہ گناہ کا مرتکب ہے مگر اُس پر اصرار نہ کرتا ہو یعنی متعدد بار نہ کیا ہو اور کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اُس کی گواہی مقبول ہے اور کبیرہ کا ارتکاب کرے گا تو گواہی قبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۵: جس کا کسی عذر کی وجہ سے ختنہ نہیں ہوا ہے یا اُس کے انثیین نکال ڈالے گئے ہوں یا مقطوع الذکر ہو یا ولد الزنا ہو یا خنثیٰ ہو اُس کی گواہی مقبول ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۶: بھائی کی گواہی بھائی کے لئے بھتیجے کی چچا کے لئے یا چچا کی اولاد کے لئے یا بالعکس یا ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد کے لئے یا بالعکس، ساس سسر، سالی، سالے، داماد کے لئے درست ہے۔ مابین مدعی و گواہ کے حرمت رضاعت یا مصاہرت ہو گواہی قبول ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: ملازمین سلطنت اگر ظلم پر اعانت نہ کرتے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے۔ کسی امیر کبیر نے دعویٰ کیا اُس کے ملازمین اور رعایا کی گواہی اُس کے حق میں مقبول نہیں۔ یونہی زمیندار کے حق میں اسامیوں کی گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۸: غلام اور بچہ کی گواہی اور وہ لوگ جو دنیا کی باتوں سے بےخبر رہتے ہیں یعنی مجذوب یا مجذوب صفت ان کی گواہی بھی مقبول نہیں۔ غلام نے یا کسی نے بچپن میں کسی معاملہ کو دیکھا تھا آزاد ہونے اور بالغ ہونے کے بعد گواہی دیتا ہے یا زمانۂ کفر میں مشاہدہ کیا تھا اسلام لانے کے بعد مسلم کے خلاف گواہی دیتا ہے مقبول ہے کہ مانع موجود نہ رہا۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: جس پر حد قذف قائم کی گئی (یعنی کسی پر زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت نہیں دے سکا اس وجہ سے اُس پر حد ماری گئی) اُس کی گواہی کبھی مقبول نہیں اگرچہ تائب ہو چکا ہو ہاں کافر پر حد قذف قائم پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی گواہی مقبول ہے۔ جس کا جھوٹا ہونا مشہور ہے یا جھوٹ گواہی دے چکا ہے جس کا ثبوت ہو چکا ہے اُس کی گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: زوج وزوجہ میں سے ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں مقبول نہیں بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہے اور ابھی عدت میں ہے جب بھی ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں قبول نہیں بلکہ گواہی دینے کے بعد نکاح ہوا اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے یہ گواہی بھی باطل ہوگئی اور ان میں ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف مقبول ہے۔ مگر شوہر نے عورت کے زنا کی شہادت دی تو یہ گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: فرع کی گواہی اصل کے لئے اور اصل فرع کے لئے یعنی اولاد اگر ماں باپ دادا دادی وغیرہم اصول کے حق میں گواہی دیں یا ماں باپ دادا دادی وغیرہم اپنی اولاد کے حق میں گواہی دیں یہ نامقبول ہے ہاں اگر باپ بیٹے کے مابین مقدمہ ہے اور دادا نے باپ کے خلاف پوتے کے حق میں گواہی دی تو مقبول ہے اور اصل نے فرع کے خلاف یا فرع نے اصل کے خلاف گواہی دی تو مقبول ہے مگر میاں بی بی میں جھگڑا ہے اور بیٹے نے باپ کے خلاف ماں کے موافق گواہی دی تو مقبول نہیں یہاں تک کہ اس کی سوتیلی ماں نے اس کے باپ پر طلاق کا دعویٰ کیا اور اس کی ماں زندہ ہے اور اس کے باپ کے نکاح میں ہے اس نے طلاق کی گواہی دی یہ مقبول نہیں کہ اس میں اس کی ماں کا فائدہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی جس کی گواہی بیٹے دیتے ہیں اور وہ شخص طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اسکی دو صورتیں ہیں ان کی ماں طلاق کا دعویٰ کرتی ہے یا نہیں اگر کرتی ہے تو بیٹوں کی گواہی قبول نہیں اور مدعی نہیں ہے تو مقبول ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۳: بیٹوں نے یہ گواہی دی کہ ہماری سوتیلی ماں معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی اور وہ منکر ہے اگر ان لڑکوں کی ماں زندہ ہے گواہی مقبول نہیں اور اگر زندہ نہیں ہے تو دو صورتیں ہیں باپ مدعی

ہے یانہیں اگر باپ مدعی ہے جب بھی مقبول نہیں ورنہ مقبول ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۱۴: ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق پھر نکاح کیا بیٹے یہ کہتے ہیں کہ تین طلاقیں دی تھیں اور بغیر حلالہ کے نکاح کیا باپ اگر مدعی ہے مقبول نہیں ورنہ مقبول ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۵: دو شخص باہم شریک ہیں اُن میں ایک دوسرے کے حق میں اُس شے کے بارے میں شہادت دیتا ہے جو دونوں کی شرکت کی ہے یہ گواہی مقبول نہیں کہ خود اپنی ذات کے لئے یہ گواہی ہوگئی اور اگر وہ چیز شرکت کی نہ ہو تو گواہی مقبول ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: گاؤں کے زمینداروں نے یہ شہادت دی کہ یہ زمین اسی گاؤں کی ہے یہ شہادت مقبول نہیں کہ یہ شہادت اپنی ذات کے لئے ہے یونہی کوچۂ غیر نافذہ کے رہنے والے ایک نے دوسرے کے حق میں ایسی گواہی دی جس کا نفع خود اس کی طرف بھی عائد ہوتا ہے۔ گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: محلّہ کے لوگوں نے مسجد محلّہ کے وقف کی شہادت دی کہ یہ چیز اس مسجد پر وقف ہے یا اہلِ شہر نے مسجد جامع کے اوقاف کی شہادت دی یا مسافروں نے یہ گواہی دی کہ یہ چیز مسافروں پر وقف ہے مثلاً مسافر خانہ یہ گواہیاں مقبول ہیں۔ علمائے مدرسہ نے مدرسہ کی جائداد موقوفہ کی گواہی دی یا کسی ایسے شخص نے گواہی دی جس کا بچہ مدرسہ میں پڑھتا ہے یہ گواہی بھی مقبول ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: اہلِ مدرسہ نے آمدنی وقف کے متعلق کوئی ایسی گواہی دی جس کا نفع خود اس کی طرف بھی عائد ہوتا ہے یہ گواہی مقبول نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۹: کسی کاریگر کے پاس کام سیکھنے والے جن کی نہ کوئی تنخواہ ہے نہ مزدوری پاتے ہیں اپنے اُستاد کے پاس رہتے اور اُس کے یہاں کھاتے پیتے ہیں ان کی گواہی اُستاد کے حق میں مقبول نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰: اجیر خاص جو ایک مخصوص شخص کا کام کرتا ہے کہ اُن اوقات میں دوسرے کا کام نہیں کر سکتا خواہ وہ نوکر ہو جو ہفتہ وار ماہوار ششماہی برس پر تنخواہ پاتا یا روزانہ کا مزدور ہو کہ صبح سے شام تک کا مثلاً مزدور ہے دوسرے دن متاجر نے بلایا تو کام کرے گا ورنہ نہیں ان سب کی گواہی متاجر کے حق میں مقبول نہیں اور اجیر مشترک جسے اجیر عام بھی کہتے ہیں جیسے درزی، دھوبی کہ یہ سبھی کے کپڑے سیتے اور دھوتے ہیں کسی کے نوکر نہیں کام کریں گے تو مزدوری پائیں گے ورنہ نہیں ان کی گواہی مقبول ہے۔ (ہدایہ بحر)

مسئلہ ۲۱: مخنث جس کے اعضا میں لچک اورکلام میں نرمی ہو کہ یہ خلقی چیز ہے اس کی شہادت مقبول ہے اور جو برے افعال کراتا ہو اُس کی گواہی مردود یونہی گویّا اور گانے والی عورت ان کی گواہی مقبول نہیں اورنوحہ کرنے والی جس کا پیشہ ہو کہ دوسرے کے مصائب میں جا کرنوحہ کرتی ہو اسکی گواہی مقبول نہیں اور ع اگر اپنی مصیبت پر بے اختیار ہو کر صبر نہ کرسکی اور نوحہ کیا تو گواہی مقبول ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: جو شخص اٹکل پچو باتیں اُڑاتا ہو یا کثرت سے قسم کھاتا ہو یا اپنے بچوں کو یا دوسروں کو گالی دینے کا عادی ہو یا جانورکو بکثرت گالی دیتا ہو جیسا یکہ تانگہ گاڑی والے اور ہل جوتنے والے کہ خوامخواہ جانوروں کو گالیاں دیتے رہتے ہیں ان کی گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۳: جو؟ کرتا ہے اُس کی گواہی مقبول نہیں اور مردصالح نے ایسا شعر پڑھا جس میں فحش ہے تو اس کی گواہی مردود نہیں۔ یونہی جس نے جاہلیت کے اشعار سیکھے اگر یہ سیکھنا عربیت کے لئے ہوتو گواہی مردود نہیں۔ یونہی اگر چہ ان اشعار میں فحش ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: جس کا پیشہ کفن اور مردہ کی خوشبو بیچنے کا ہو کہ وہ اس انتظار میں رہتا ہو کہ کوئی مرے اور کفن فروخت ہو اس کی گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار) یہاں ہندوستان میں ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جو یہ کام کرتے ہوں عام طور پر بزاز کے یہاں سے کفن لیا جاتا ہے اور پنساریوں کے یہاں سے لوبان وغیرہ لیتے ہیں۔ ہاں شہروں میں تکیہ دار فقیر جو گورکن ہوتے ہیں یا گورکنی نہ بھی کرتے ہوں تو چادروغیرہ لینا اُن کا کام ہے اور اُسی پر اُن کی گزراوقات ہے اُن کی نسبت بارہا ایسا سنا گیا ہے یہاں تک کہ وبا کے زمانہ میں یہ لوگ کہتے ہیں آج کل خوب سہاگ ہے۔ لوگوں کے مرنے پر لوگ خوش ہوتے ہیں ایسے لوگ قابلِ شہادت نہیں۔

مسئلہ ۲۵: جس کا پیشہ دلالی ہو کہ وہ کثرت سے جھوٹ بولتا ہے اسکی گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار) وکالت ومختاری کا پیشہ کرنے والوں کی نسبت عموماً یہ بات مشہور ہے کہ جان بوجھ کرجھوٹ کو سچ کرنا چاہتے ہیں بلکہ گواہوں کو جھوٹ بولنے کی تعلیم وتلقین کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶: خمر یعنی انگوری شراب ایک مرتبہ پینے سے بھی فاسق اور مردود الشہادۃ ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ دوسری شراب پینے کا عادہ ہو اور لہو کے طور پر پیتا ہو تو اُس کی شہادت بھی مردود ہے۔ اور اگر علاج کے طور پر کسی نے ایسا کیا اگر چہ یہ بھی ناجائز ہے مگر اختلاف کی وجہ سے فسق سے بچ جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۷: جانور کے ساتھ کھیلنے والا جیسے مرغ بازی کبوتر بازی بٹیر بازی کرنے والے کی گواہی مقبول

نہیں اسی طرح مینڈھا لڑانے والے بھینسا لڑانے والے اورطرح طرح کے اس قسم کے کھیل کرنے والے کہ ان کی بھی گواہی مقبول نہیں ہاں اگرمحض دل بہلنے کے لئے کسی نے کبوتر پال لیا ہے بازی نہیں کرتا یعنی اُڑاتا نہ ہوتو جائز ہےمگر جب کہ دوسروں کے کبوتر پکڑ لیتا ہوجیسا کہ اکثر کبوتر بازوں کی عادت ہوتی ہے اور وہ اسے عیب بھی نہیں سمجھتے یہ حرام اورسخت حرام ہے کہ پرایا مال ناحق لینا ہے۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲۸: جوشخص کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ جو مجلس فجور میں بیٹھتا ہے اگرچہ وہ خود اس حرام کا مرتکب نہیں ہے اُس کی گواہی بھی مقبول نہیں ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۲۹: حمام میں برہنہ غسل کرنے والا، سود خوار اور جواری اور چوسر؟ کھیلنے والا اگرچہ اس کے ساتھ جوا شامل نہ ہو یا شطرنج کے ساتھ جوا کھیلنے والا اس کھیل میں نماز فوت کردیناے والا یا شطرنج راستہ پر کھیلنے والا ان سب کی گواہی مقبول نہیں۔(درمختار عالمگیری)

مسئلہ۳۰: جوعبادتیں وقت معین میں فرض ہیں کہ وقت نکل جانے پر قضا ہو جاتی ہیں جیسے نماز روزہ اگر بغیرعذر شرعی ان کو وقت سے مؤخر کرے فاسق مردود الشہادۃ ہے اور جن کے لئے وقت معین نہیں جیسے زکوٰۃ اور حج ان میں اختلاف ہے تاخیر سے مردود الشہادۃ ہوتا ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ نہیں ہوتا۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۱: بلاعذر جمعہ ترک کرنے والا فاسق ہے یعنی محض اپنی کاہلی اورسستی سے جوترک کرے اور اگرعذر کی وجہ سے نہیں پڑھا مثلاً بیمار ہے یا کسی تاویل کی بنا پرنہیں پڑھتا مثلاً یہ کہتا ہے کہ امام فاسق ہے اس وجہ سے نہیں پڑھتا ہوں تو یہ چھوڑنے والا فاسق نہیں۔(عالمگیری) یہ عذر اُس وقت مسموع ہوگا کہ ایک ہی جگہ جمعہ ہوتا ہو یا کئی جگہ جمعہ ہوتا ہےمگر سب امام اسی قسم کے ہوں۔

مسئلہ۳۲: محض کاہلی اورسستی سے نماز یا جماعت ترک کرنے والا مردود الشہادۃ ہے اور اگر ترک جماعت کے لئے عذر ہومثلاً امام فاسق ہو کہ اُس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہےاورامام کو ہٹا بھی نہیں سکتا یا امام گمراہ بدعتی ہے اس وجہ سے اُس کے پیچھے نہیں پڑھتا گھر میں تنہا پڑھ لیتا ہےتو اس کی گواہی مقبول ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۳: فاسق نے توبہ کرلی تو جب تک اتنا زمانہ نہ گزر جائے کہ توبہ کے آثار اُس پر ظاہر ہو جائیں اُس وقت تک گواہی مقبول نہیں اوراس کے لئے کوئی مدت نہیں ہے بلکہ قاضی کی رائے پر ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۴: جو شخص بزرگانِ دین پیشوایانِ اسلام مثلاً صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برے الفاظ سے علانیہ یاد کرتا ہو اُس کی گواہی مقبول نہیں۔ اُنھیں بزرگانِ دین سلف صالحین میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں مثلاً روافض کہ صحابۂ کرام کی شان میں دستاویز بکتے ہیں اور غیر مقلدین کہ ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم کی شان میں سب وشتم و بیہودہ گوئی کرتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۳۵: جو شخص حقیر و ذلیل افعال کرتا ہو اُس کی شہادت مقبول نہیں جیسے راستہ پر پیشاب کرنا۔ راستہ پر کوئی چیز کھانا۔ بازار میں لوگوں کے سامنے کھانا۔ صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر بغیر کرتہ پہنے یا بغیر چادر اوڑھے گزرگاہ عام پر چلنا۔ لوگوں کے سامنے پاؤں دراز کر کے بیٹھنا۔ ننگے سر ہو جانا جہاں اس کو خفیف و بے ادبی وقلت حیا تصور کیا جاتا ہو۔ (عالمگیری ہدایہ فتح)

مسئلہ۳۶: دو شخصوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے باپ نے فلاں شخص کو وصی مقرر کیا ہے اگر یہ شخص مدعی ہو تو گواہی مقبول ہے اور منکر ہو تو مقبول نہیں کیوں کہ قبول وصیت پر قاضی کیس کو مجبور نہیں کر سکتا اسی طرح میت کے دائن یا مدیوں یا موصیٰ لہ نے گواہی دی کہ میت نے فلاں شخص کو وصی بنایا ہے تو ان کی گواہیاں بھی مقبول ہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳۷: دو شخصوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارا باپ پردیس چلا گیا ہے اُس نے فلاں شخص کو اپنا قرضہ اور دَین وصول کرنے کے لئے وکیل کیا ہے یہ گواہی مقبول نہیں ہے وہ شخص ثالث وکالت کا مدعی ہو یا منکر دونوں کا ایک حکم ہے۔ اور اگر ان کا باپ یہیں موجود ہو تو دعویٰ ہی مسموع نہیں شہادت کس بات کی ہوگی۔ وکیل کے بیٹے پوتے یا باپ دادا نے وکالت کی گواہی دی نامقبول ہے۔ (ہدایہ، فتح، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۸: دو شخص کسی امانت کے امین ہیں اُنھوں نے گواہی دی کہ یہ امانت اُس کی مِلک ہے جس نے ان کے پاس رکھی ہے گواہی مقبول ہے اور اگر یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص جو اس چیز کا دعویٰ کرتا ہے اس نے خود اقرار کیا ہے کہ امانت رکھنے والے کی مِلک ہے تو گواہی مقبول نہیں مگر جب کہ ان دونوں نے امانت اُس شخص کو واپس دے دی ہو جس نے رکھی تھی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۳۹: دو مرتہن یہ گواہی دیتے ہیں کہ مرہون شے اُس کی مِلک ہے جو دعویٰ کرتا ہے گواہی مقبول ہے اور اُس چیز کے ہلاک ہونے کے بعد یہ گواہی دیں تو نامقبول ہے مگر ان دونوں کے ذمہ اُس چیز کا تاوان لازم ہو گیا یعنی مدعی کو اُس کی قیمت ادا کریں کہ ان دونوں نے

غصب کا خود اقرار کرلیا اور اگر مرتہن یہ گواہی دیں کہ خود مدعی نے مالک راہن کا اقرار کیا تھا تو مقبول نہیں اگرچہ مرہون ہلاک ہو چکا ہو۔ ہاں اگر راہن کو واپس کرنے کے بعد یہ گواہی دیں تو مقبول ہے۔ ایک شخص نے مرتہن پر دعویٰ کیا کہ مرہون چیز میری ہے اور مرتہن منکر ہے اور راہن نے گواہی دی تو قبول نہیں مگر راہن پر تاوان لازم ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۴۰: غاصب نے شہادت دی کہ مغصوب چیز مدعی کی ہے مقبول نہیں مگر جب کہ جس سے غصب کی تھی اُس کو واپس دینے کے بعد گواہی دی تو قبول ہے اور اگر غاصب کے ہاتھ میں چیز ہلاک ہوگئی پھر مدعی کے حق میں شہادت دی تو مقبول نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۴۱: مستقرض (قرض لینے والے) نے گواہی دی کہ چیز مدعی کی ہے تو گواہی مقبول نہیں چیز واپس کر چکا ہو یا نہیں۔ بیع فاسد کے ساتھ چیز خریدی اور قبضہ کر چکا مشتری گواہی دیتا ہے کہ مدعی کی مِلک ہے مقبول نہیں اور اگر قاضی نے اس بیع کو توڑ دیا یا خود بائع و مشتری نے اپنی رضامندی سے توڑ دیا اور چیز ابھی مشتری کے پاس ہے اور مشتری نے مدعی کے حق میں گواہی دی مقبول نہیں اور اگر مبیع بائع کو واپس کر دینے کے بعد مدعی کے حق میں گواہی دیتا ہے قبول ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۴۲: مشتری نے جو چیز خریدی ہے اُس کے متعلق گواہی دیتا ہے کہ مدعی کہ مِلک ہے اگرچہ بیع کا اقالہ ہو چکا ہو یا عیب کی وجہ سے بغیر قضائے قاضی واپس ہو چکی ہو گواہی مقبول نہیں۔ یونہی بائع نے بیع کے بعد یہ گواہی دی کہ مبیع مِلک مدعی ہے یہ مقبول نہیں۔ اگر بیع کو اس طرح رد کیا گیا ہو جو فسخ قرار پائے گا تو گواہی مقبول ہے۔ (فتح)

مسئلہ۴۳: مدیون کی یہ گواہی کہ دَین جو اس پر تھا وہ اس مدعی کا ہے مقبول نہیں اگرچہ دَین ادا کر چکا ہو۔ مستاجر نے گواہی دی کہ مکان جو میرے کرایہ میں ہے مدعی کی مِلک ہے اور مدعی یہ کہتا ہے کہ میرے حکم سے یہ مکان مدعیٰ علیہ نے اس کرایہ پر دیا تھا یہ گواہی مقبول نہیں اور اگر مدعی یہ کہتا ہے کہ بغیر میرے حکم کے دیا گیا تو مقبول ہے اور جو شخص بغیر کرایہ مکان میں رہتا ہے اُس کی گواہی مدعی کے موافق و مخالف دونوں مقبول۔ (فتح)

مسئلہ۴۴: ایک شخص کو وکیل بالخصومۃ کیا اُس نے قاضی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مقدمہ پیش کیا پھر موکل نے وکیل کو معزول کر کے قاضی کے پاس پیش کیا۔ وکیل نے گواہی دی یہ مقبول ہے اور اگر قاضی کے پاس پیش کیا وکیل نے گواہی دی یہ مقبول ہے اور اگر قاضی

کے پاس وکیل نے مقدمہ پیش کر دیا اس کے بعد وکیل کو معزول کیا تو گواہی مقبول نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۵: وصی کو قاضی نے معزول کر کے دوسرا وصی اُس کے قائم مقام مقرر کیا یا ورثہ بالغ ہو گئے اب وہ وصی ہی گواہی دیتا ہے کہ میت کا فلاں شخص پر دَین ہے یہ گواہی نا مقبول اور معزولی سے قبل کی گواہی تو بدرجۂ اولیٰ نامقبول ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: جو شخص کسی معاملہ میں خصم ہو چکا اُس معاملہ میں اُسکی گواہی مقبول نہیں اور جو ابھی تک خصم نہیں ہوا ہے مگر قریب ہونے کے ہے اُس کی گواہی مقبول ہے پہلے کی مثال وصی ہے دوسرے کی مثال وکیل بالخصومۃ ہے جس نے قاضی کے یہاں دعویٰ نہیں کیا اور معزول ہو گیا۔ (تبیین)

مسئلہ ۴۷: وکیل بالخصومۃ نے قاضی کے یہاں ایک ہزار روپے کا دعویٰ کیا اس کے بعد موکل نے اُسے معزول کر دیا اس کے بعد وکیل نے موکل کے لئے یہ گواہی دی کہ اس کی فلاں شخص کے ذمہ سو اشرفیاں ہیں یہ گواہی مقبول ہے کہ یہ دوسرا دعویٰ ہے جس میں یہ شخص وکیل نہ تھا۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۸: دو شخصوں نے میت کے ذمہ دَین کا دعویٰ کیا ان کی گواہی دو شخصوں نے دی پھر ان دونوں گواہوں نے اُسی میت پر اپنے دَین کا دعویٰ کیا اور ان مدعیوں نے ان کے موافق شہادت دی سب کی گواہیاں مقبول ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۹: دو شخصوں نے گواہی دی کہ میت نے فلاں اور فلاں کے لئے ایک ہزار کی وصیت کی ہے اور ان دونوں نے بھی اُن گواہوں کے لئے یہی شہادت دی کہ میت نے اُن کے لئے ہزار کی وصیت کی ہے تو ان میں کسی کی گواہی مقبول نہیں اور اگر عین کی وصیت کا دعویٰ ہو اور گواہوں نے شہادت دی کہ میت نے اس چیز کی وصیت فلاں وفلاں کے لئے کی ہے اور ان دونوں نے گواہوں کے لئے ایک دوسری معین چیز کی وصیت کرنے کی شہادت دی تو سب گواہیاں مقبول ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: میت نے دو شخصوں کو وصی کیا ان دونوں نے ایک وارث بالغ کے حق میں شہادت ایک اجنبی کے مقابل میں دی اور جس مال کے متعلق شہادت دی وہ میت کا ترکہ نہیں ہے یہ گواہی مقبول ہے اور اگر میت کا ترکہ ہے تو گواہی مقبول نہیں اور اگر نابالغ وارث کے حق میں شہادت ہو تو مطلقاً مقبول نہیں میت کا ترکہ ہو یا نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ ۵۱: جرح مجرد (یعنی جس سے محض گواہ کا فسق بیان کرنا مقصود ہو، حق اللہ یا حق العبد کا ثابت کرنا مقصود نہ ہو) اس پر گواہی نہیں ہوسکتی مثلاً اس کی گواہی کہ یہ گواہ فاسق ہیں یا زانی یا سود خوار یا شرابی یا انھوں نے خود اقرار کیا ہے کہ جھوٹی گواہی دی ہے یا شہادت سے رجوع کرنے کا انھوں نے اقرار کیا ہے یا اقرار کیا ہے کہ اجرت لے کر یہ گواہی دی ہے یا یہ اقرار کیا ہے کہ مدعی کا یہ دعویٰ غلط ہے یا یہ کہ اس واقعہ کے ہم لوگ شاہد نہ تھے ان امور پر شہادت کو نہ قاضی سُنے گا اور نہ اس کے متعلق کوئی حکم دے گا۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲: مدعیٰ علیہ نے گواہوں سے ثابت کیا کہ گواہوں نے اجرت لے کر گواہی دی ہے مدعی نے ہمارے سامنے اجرت دی ہے یہ گواہی بھی مقبول نہیں کہ یہ بھی جرح مجرد ہے اور مدعی کا اجرت دینا اگرچہ امر زائد ہے مگر مدعی کا اس کے متعلق کوئی دعویٰ نہیں ہے کہ اس پر شہادت لی جائے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۵۳: جرح مجرد پر گواہی مقبول نہ ہونا اُس صورت میں ہے جب دربار قاضی میں یہ شہادت گزرے اور مخفی طور پر مدعیٰ علیہ نے قاضی کے سامنے اُن کا فاسق ہونا بیان کیا اور طلب کرنے پر اُس نے گواہ پیش کر دیئے تو یہ شہادت مقبول ہوگی یعنی گواہوں کی گواہی رد کر دے گا اگرچہ اُن کی عدالت ثابت ہو کہ جرح تعدیل پر مقدم ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۵۴: فسق کے علاوہ اگر گواہوں پر اور کسی قسم کا طعن کیا اور اس کی شہادت پیش کر دی مثلاً گواہ مدعی کا شریک ہے یا مدعی کا بیٹا یا باپ ہے یا احدالزوجین ہے یا اُس کا مملوک ہے یا حقیر و ذلیل افعال کرتا ہے اس قسم کی شہادت مقبول ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۵۵: جس شخص کے فسق سے عام طور پر لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے مثلاً لوگوں کو گالیاں دیتا ہے یا اپنے ہاتھ سے مسلمانوں کو ایذا پہنچاتا ہے اس کے متعلق گواہی دینا جائز ہے تاکہ حکومت کی طرف سے ایسے شریر سے نجات کی کوئی صورت تجویز ہو اور حقیقۃً یہ شہادت نہیں ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۵۶: جرح اگر مجرد نہ ہو بلکہ اُس کے ساتھ کسی حق کا تعلق ہو اس پر شہادت ہوسکتی ہے مثلاً مدعیٰ علیہ نے گواہوں پر دعویٰ کیا کہ میں نے ان کو کچھ روپے اس لئے دیئے تھے کہ اس جھوٹ مقدمہ میں شہادت نہ دیں اور انھوں نے گواہی دے دی لہٰذا میرے روپے واپس ملنے چاہیئے یا یہ دعویٰ کیا کہ مدعی کے پاس میرا مال تھا اُس نے وہ مال گواہوں کو اس لئے دے دیا کہ وہ میرے خلاف مدعی کے حق میں گواہی دیں میرا وہ مال ان گواہوں سے دلایا جائے یا

کسی اجنبی نے گواہوں پر دعویٰ کیا کہ ان لوگوں کو میں نے اتنے روپے دیئے تھے کہ فلاں کے خلاف گواہی نہ دیں میرے روپے واپس دلائے جائیں اور یہ بات مدعیٰ علیہ نے گواہوں سے ثابت کر دی یا انھوں نے خود اقرار کرلیا یاقسم سے انکار کیا وہ مال ان گواہوں سے دلایا جائے گا اوراسی ضمن میں ان کے فسق کا بھی حکم ہوگا۔ اور جو گواہی یہ دے چکے ہیں رد ہو جائے گی۔ اور اگر مدعیٰ علیہ نے محض اتنی بات کہی کہ میں نے ان کو اس لئے روپے دیئے تھے کہ گواہی نہ دیں اور مال کا مطالبہ نہیں کرتا تو اس پر شہادت نہیں لی جائے گی کہ یہ جرح مجرد ہے۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ۵۷: گواہوں پر یہ دعویٰ کہ انھوں نے چوری کی ہے یا شراب پی ہے یا زنا کیا ہےاس پر شہادت لی جائے گی کہ یہ جرح مجرد نہیں اس کے ساتھ حق اللہ کا تعلق ہے یعنی اگر ثبوت ہوگا تو حد قائم ہوگی اوراسی کے ساتھ وہ گواہی جو دے چکے ہیں رد کر دی جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۵۸: گواہ نے گواہی دی اور ابھی وہیں قاضی کے پاس موجود ہے باہر نہیں گیا ہے اور کہتا ہے کہ گواہی میں مجھ سے کچھ غلطی ہوگئی ہے اس کہنے کے اُس کی گواہی باطل نہ ہوگی بلکہ اگر وہ عادل ہے تو گواہی مقبول ہے غلطی اگر اس قسم کی ہے جس سے شہادت میں کوئی فرق نہیں آتا یعنی جس چیز کے متعلق شہادت ہے اُس میں کچھ کمی وبیشی نہیں ہوتی مثلاً یہ لفظ بھول گیا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں تو باہر سے آکر بھی یہ کہہ سکتا ہے اس کی وجہ سے متہم نہیں کیا جا سکتا اور وہ غلطی جس سے فرق پیدا ہو جاتا ہے اُس کی دو صورتیں ہیں جو کچھ پہلے کہا تھا اُس سے اب زائد بتاتا ہے یا کم کہتا ہے مثلاً پہلے بیان میں ایک ہزار کہا تھا اب ڈیڑھ ہزار کہتا ہے یا پانسو اگر کمی بتاتا ہے یعنی جتنا پہلے کہا تھا اب اُس کے کم کہتا ہے یعنی مدعی کے مدعیٰ علیہ کے ذمہ پانسو ہیں اس صورت میں حکم یہ ہے کہ کم کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس کا فیصلہ ہوگا اور زیادہ بتاتا ہو یعنی کہتا ہے بجائے ڈیڑھ ہزار کے میری زبان سے ہزار نکل گیا اس کی دو صورتیں ہیں۔ مدعی کا مدعیٰ ڈیڑھ ہزار کا ہے یا ہزار کا اگر مدعی کا دعویٰ ڈیڑھ ہزار کا ہے تو یہ زیارت مقبول ہے ورنہ نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۵۹: حدود یا نسب میں غلطی کی مثلاً شرقی حد کی جگہ غربی بول گیا یا محمد بن عمر بن علی کی جگہ محمد بن علی بن عمر کہہ دیا اور اُسی مجلس میں غلطی کی تصحیح کر دی تو گواہی معتبر ہو جائے گی۔ (ہدایہ)

مسئلہ۶۰: شہادت قاصرہ جس میں بعض ضروری باتیں ذکر کرنے سے رہ گئیں اس کی تکمیل دوسرے نے کر دی یہ گواہی معتبر ہے مثلاً ایک مکان کے متعلق گواہی گزری کہ یہ مدعی کی مِلک ہے

مگر گواہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ مکان اس وقت مدعیٰ علیہ کے قبضہ میں ہے مدعی نے دوسرے گواہوں سے مدعیٰ علیہ کا قبضہ ثابت کر دیا گواہی معتبر ہوگئی یا گواہوں سے حدود ثابت کئے گواہی معتبر ہوگئی۔ ایک شخص کے مقابل میں نام ونسب کے ساتھ شہادت دی اور مدعیٰ علیہ کو پہچانتا نہیں دوسرے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ جس یہ نام ونسب ہے وہ یہ شخص ہے گواہی معتبر ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ایک گواہ نے گواہی دی باقی گواہ یوں گواہی دیتے ہیں کہ جو اُس کی گواہی ہے وہی ہماری شہادت ہے یہ مقبول نہیں بلکہ اُن کو بھی وہ باتیں کہنی ہوں گی جن کی گواہی دینا چاہتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۲: نفی کی گواہی نہیں ہوتی مثلاً یہ گواہی دی کہ اس نے بیع نہیں کی ہے یا اقرار نہیں کیا ہے ایسی چیزوں کو گواہوں سے نہیں ثابت کر سکتے۔ نفی صورۃً ہو یا معنیً دونوں کا ایک حکم ہے مثلاً وہ نہیں تھا یا غائب تھا کہ دونوں کا حاصل ایک ہے۔ گواہ کو یقینی طور پر نفی کا علم ہو یا نہ ہو بہرحال گواہی نہیں دے سکتا مثلاً گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید نے عمرو کے ہاتھ یہ چیز بیع کی ہے اب یہ گواہی نہیں دی جاسکتی کہ زید تو وہاں تھا ہی نہیں ہاں اگر نفی متواتر ہو سب لوگ جانتے ہوں کہ وہ اُس جگہ یا اُس وقت موجود نہ تھا تو نفی کی گواہی صحیح ہے کہ دعویٰ ہی مسموع نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: شہادت کا جب ایک جز باطل ہو گیا تو کل شہادت باطل ہوگئی یہ نہیں کہ ایک جز صحیح ہو اور ایک جز باطل مگر بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ایک جز صحیح اور ایک جز باطل مثلاً ایک غلام مشترک ہے اُس کا مالک ایک مسلم اور ایک نصرانی ہے دو نصرانیوں نے شہادت دی کہ ان دونوں نے غلام کو آزاد کر دیا نصرانی کے خلاف میں گواہی صحیح ہے یعنی اس کا حصہ آزاد اور مسلمان کا حصہ آزاد نہ ہوگا۔ (درمختار)

شہادت میں اختلاف کا بیان

اختلاف شہادت کے مسائل کی بنا چند اصول پر ہے:۔

(۱) حقوق العباد میں شہادت کے لئے دعویٰ ضروری ہے یعنی جس بات پر گواہی گزری مدعی نے اُس کا دعویٰ نہیں کیا ہے یہ گواہی معتبر نہیں کہ حق العبد کا فیصلہ بغیر مطالبہ نہیں کیا جاسکتا اور یہاں مطالبہ نہیں اور حقوق اللہ میں دعوے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر شخص کے ذمہ اس کا اثبات ہے گویا دعویٰ موجود ہے۔

(۲) گواہوں نے اُس سے زیادہ بیان کیا جتنا مدعی دعویٰ کرتا ہے تو گواہی باطل ہے اور کم بیان کیا تو مقبول ہے اور اُتنے ہی کا فیصلہ ہوگا جتنا گواہوں نے بیان کیا۔

(۳) مِلک مطلق مِلک مقید سے زیادہ ہے کہ وہ اصل سے ثابت ہوتی ہے اور مقید وقت سبب سے معتبر ہوگی۔

(۴) دونوں شہادتوں میں لفظاً معنیً ہرطرح اتفاق ہونا ضروری ہے اور شہادت و دعویٰ میں باعتبار سے معنے متفق ہونا ضرور ہے لفظ کے مختلف ہونے کا اعتبار نہیں۔(درر)

مسئلہ۱: مدعی نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا یعنی کہتا ہے کہ یہ چیز میری ہے یہ نہیں بتایا کہ کس سبب سے ہے مثلاً خریدی ہے یا کسی نے ہبہ کی ہے اور گواہوں نے مِلک مقید بیان کی یعنی سبب مِلک کا اظہار کیا مثلاً مدعی نے خریدی ہے یہ گواہی مقبول ہے اور اس کا عکس ہو یعنی معی نے مِلک مقید کا دعویٰ کی اور گواہوں نے مِلک مطلق بیان کی یہ گواہی مقبول نہیں بشرطیکہ مدعی نے یہ بیان کیا کہ میں نے فلاں شخص سے خریدی ہے اور بائع کو اس طرح بیان کردے کہ اُس کی شناخت ہو جائے اور خریدنے کے ساتھ قبضہ کا ذکر نہ کرے اور اگر دعوے میں بائع کا ذکر نہیں یا یہ کہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے یا یہ کہ میں عبداللہ سے خریدی ہے یا خریدنے کے ساتھ دعوے میں قبضہ کا بھی ذکر ہے اور گواہوں نے ان صورتوں میں مِلک مطلق کی شہادت دی تو مقبول ہے۔(درمختار، بحرالرائق)

مسئلہ۲: یہ اختلاف اُس وقت معتبر ہے جب اُس شے کے لئے متعدد اسباب ہوں اور اگر ایک ہی سبب ہو مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری عورت ہے میں نے اس کا نکاح کیا ہے گواہوں نے بیان کیا کہ اُس کی منکوحہ ہے شہادت مقبول ہے۔(بحر)

مسئلہ۳: مدعی نے اپنی مِلک کا سبب میراث بتایا کہ وراثۃً میں اس کا مالک ہوں یا مدعی نے کہا کہ یہ جانور میرے گھر کا بچہ اور گواہوں نے مِلک مطلق کی شہادت دی یہ گواہی مقبول ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۴: ودیعت کا دعویٰ کیا کہ میں نے یہ چیز فلاں کے پاس ودیعت رکھی ہے گواہوں نے بیان کیا کہ مدعیٰ علیہ نے ہمارے سامنے اقرار کیا ہے کہ یہ چیز میرے پاس فلاں کی امانت ہے۔ یونہی غصب یا عاریت کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے مدعیٰ علیہ کے اقرار کی شہادت دی یا نکاح کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے اقرار نکاح کی گواہی دی یا دَین کا دعویٰ کیا اور گواہی یہ دی کہ مدعیٰ علیہ نے اپنے ذمہ اُس کے مال کا اقرار کیا ہے یا قرض کا دعویٰ ہے اور گواہی یہ ہوئی کہ

اپنے ذمہ مال کا اقرار کیا ہے اور سبب کچھ نہیں بیان کیا ان سب صورتوں میں گواہی مقبول ہے۔ بیع کا دعویٰ کیا اور اقرار بیع کی شہادت گزری گواہی مقبول ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ میرے دس من گیہوں فلاں شخص پر بیع سلم کی رو سے واجب ہیں اور گواہوں نے یہ بیان کیا کہ مدعیٰ علیہ نے اپنے ذمہ دس من گیہوں کا اقرار کیا ہے یہ گواہی مقبول نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۵: دونوں گواہوں کے بیان میں لفظاً و معنیً اتفاق ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں لفظوں کے ایک معنے ہوں یہ نہ ہو کہ ہر لفظ کے جدا جدا معنے ہوں اور ایک دوسرے میں داخل ہوں مثلاً ایک نے کہا دو روپے دوسرے نے کہا چار روپے یہ اختلاف ہو گیا کہ دو اور چار کے الگ الگ معنے ہیں یہ نہیں کہا جائے گا کہ چار میں بھی دو بھی ہیں لہٰذا دو روپے پر دونوں گواہوں کا اتفاق ہو گیا اور اگر لفظ دو ہیں مگر دونوں کے معنی ایک ہیں تو یہ اختلاف نہیں مثلاً ایک نے کہا ہبہ دوسرے نے کہا عطیہ یا ایک نے کہا نکاح دوسرے نے کہا تزویج یہ اختلاف نہیں اور گواہی معتبر ہے۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ۶: ایک گواہ نے دو ہزار روپے بتائے دوسرے نے ایک ہزار یا ایک نے دوسو دوسرے نے ایک سو یا ایک نے کہا ایک طلاق یا دو طلاق دوسرے نے کہا تین طلاقیں دیں یہ گواہیاں رد کر دی جائیں گی کہ دونوں میں اختلاف ہو گیا یا ایک نے کہا مدعیٰ علیہ نے غصب کیا دوسرے نے کہا غصب کا اقرار کیا ایک نے کہا قتل کیا دوسرے نے کہا قتل کا اقرار کیا دونوں نامقبول ہیں اور اگر دونوں اقرار کی شہادت دیتے قبول ہوتی۔ (درمختار)

مسئلہ۷: جب قول و فعل کا اجتماع ہو گا یعنی ایک گواہ ن ے قول بیان کیا دوسرے نے فعل تو گواہ مقبول نہ ہو گی مثلاً ایک نے کہا غصب کیا دوسرے نے کہا غصب کا اقرار کیا دوسری مثال یہ ہے کہ مدعی نے ایک شخص پر ہزار روپے کا دعویٰ کیا ایک گواہ نے مدعی کا دینا بیان کیا دوسرے نے مدعیٰ علیہ کا اقرار کرنا بیان کیا یہ نامقبول ہے البتہ جس مقام پر قول و فعل دونوں لفظ میں متحد ہوں مثلاً ایک نے بیع یا قرض یا طلا یا عتاق کی شہادت دی دوسرے نے ان کے اقرار کی شہادت دی کہ ان سب میں دونوں کے لئے ایک لفظ ہے یعنی یہ لفظ کہ میں نے طلاق دی طلاق دینا بھی ہے اور اقرار بھی اسی طرح سب میں لہٰذا فعل و قول کا اختلاف ان میں معتبر نہیں دونوں گواہیاں مقبول ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۸: ایک نے گواہی دی کہ تلوار سے قتل کیا دوسرے نے بتایا کہ چھری سے یہ گواہی مقبول

نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: ایک نے گواہی دی ایک ہزار کی دوسرے نے ایک ہزار اور ایک سو کی اور مدعی کا دعویٰ گیارہ سو کا ہو تو ایک ہزار کی گواہی مقبول ہے کہ دونوں اس میں متفق ہیں اور اگر دعویٰ صرف ہزار کا ہے تو نہیں مگر جب کہ مدعی کہہ دے کہ تھا تو ایک ہزار ایک سو مگر ایک سو اُس نے دیدیا یا میں نے معاف کر دیا جس کا علم اس گواہ کو نہیں تو اب قبول ہے۔ (درمختار) اور اگر گواہ نے ایک ہزار کی گہ گیارہ سو کہا تو اختلاف ہو گیا کہ لفظاً دونوں مختلف ہیں۔

مسئلہ ۱۰: ایک گواہ نے دو معین چیز کی شہادت دی اور دوسرے نے ان میں سے ایک معین کی تو جس ایک معین پر دونوں کا اتفاق ہوا اس کے متعلق گواہی مقبول ہے اور اگر عقد میں یہی صورت ہو مثلاً ایک نے کہا یہ دونوں چیزیں مدعی نے خریدی ہیں اور ایک نے ایک معین کی نسبت کہا کہ یہ خریدی ہے تو گواہی مقبول نہیں یا ثمن میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے ایک ہزار میں خریدی ہے دوسرا ایک ہزار ایک سو بتاتا ہے تو عقد ثابت نہ ہوگا کہ مبیع یا ثمن کے مختلف ہونے سے عقد مختلف ہو جاتا ہے اور عقد کے دعوے میں ثمن کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر ثمن کے بیع نہیں ہوسکتی ہاں اگر گواہ یہ کہیں کہ بائع نے اقرار کیا ہے کہ مشتری نے یہ چیز خریدی اور ثمن ادا کر دیا ہے تو مقدار ثمن کے ذکر کی حاجت نہیں کیونکہ اس صورت میں فیصلہ کا تعلق عقد سے نہیں ہے بلکہ مشتری کے لئے مِلک ثابت کرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مدعی نے پانسو کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے ایک ہزار کی شہادت دی مدعی نے بیان کیا کہ تھا تو ایک ہزار مگر پانسو مجھے وصول ہو گئے فوراً کہا ہو یا کچھ دیر کے بعد گواہی مقبول ہے اور اگر یہ کہا کہ مدعیٰ علیہ کے ذمہ پانسو ہی تھے تو شہادت باطل ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ ۱۲: راہن نے دعویٰ کیا اور گواہوں نے زرِ رہن میں اختلاف کیا ایک نے ایک ہزار بتایا دوسرے نے ایک ہزار ایک سو اور راہن زائد کا مدعی ہے یا کم کا بہرحال شہادت معتبر نہیں کہ مقصود اثبات عقد ہے اور اگر مرتہن مدعی ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو اور مرتہن زائد کا مدعی ہو تو گواہی معتبر ہے یعنی ایک ہزار کی رقم پر دونوں کا اتفاق ہے اسی کا فیصلہ ہو جائے گا اور اگر مرتہن نے کم یعنی ایک ہزار کا دعویٰ کیا ہے تو گواہی معتبر نہیں۔ خلع میں اگر عورت مدعی ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو تو گواہی معتبر نہیں اور اگر شوہر مدعی ہو ت زیارت کی صورت میں معتبر ہے جیسا دَین کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۳: اجارہ کا دعویٰ ہے اور گواہوں کے بیان میں اجرت کی مقدار میں اسی قسم کا اختلاف ہوا اس کی چار صورتیں ہیں۔ مستاجر مدعی ہے یا موجر ابتدائے مدت اجارہ میں دعویٰ ہے یا ختم مدت کے بعد اگر ابتدائے مدت میں دعویٰ ہوا ہے گواہی مقبول نہیں کہ اس صورت میں مقصود اثبات عقد ہے اور زمانۂ اجارہ ختم ہونے کے بعد دعویٰ ہوا ہے اور موجر مدعی ہے تو گواہی مقبول ہے اور مستاجر مدعی ہے مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۴: نکاح کا دعویٰ ہے اور گواہوں نے مقدار مہر میں اسی قسم کا اختلاف کیا تو نکاح ثابت ہو جائے گا اور کم مقدار مثلاً ایک ہزار مہر قرار پائے گا مرد مدعی ہو یا عورت۔ دعوے میں مہر کم بتایا ہو یا زیادہ سب کا ایک حکم ہے کیونکہ یہاں مال مقصود نہیں جو چیز مقصود ہے یعنی نکاح اُس میں دونوں متفق ہیں لہٰذا یہ اختلاف معتبر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۵: میراث کا دعویٰ ہو مثلاً زید نے عمرو پر یہ دعویٰ کیا کہ فلاں چیز جو تمہارے پاس ہے یہ میرے باپ کی میراث ہے اس میں گواہوں کا مِلک مورث ثابت کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ یہ کہنا پڑے گا کہ وہ شخص مرا اور اس چیز کو ترکہ میں چھوڑا یا یہ کہنا ہوگا کہ وہ شخص مرتے وقت اس چیز کا مالک تھا یا یہ چیز موت کے وقت اُس کے قبضے میں یا اُس کے قائم مقام کے قبضے میں تھی مثلاً جب مرا تھا یہ چیز اُس کے مستاجر کے پاس یا مستعیر یا امین یا غاصب کے ہاتھ میں تھی کہ جب مورث کا قبضہ بوقت موت ثابت ہو گیا تو یہ قبضہ مالکانہ ہی قرار پائے گا کیونکہ موت کے وقت کا قبضہ قبضۂ ضمان ہے۔ اگر قبضۂ ضمان نہ ہوتا تو ظاہر کر دیتا اُس کا ظاہر نہ کرنا کہ یہ چیز فلاں کی میرے پاس امانت ہے قبضۂ ضمان کر دیتا ہے اور جب مورث کی مِلک ہوئی تو وارث کی طرف منتقل ہی ہوگی۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ۱۶: میراث کے دعوے میں گواہوں کو سبب وراثت بھی بیان کرنا ہوگا فقط اتنا کہنا کافی نہ ہوگا یہ اُس کا وارث ہے بلکہ مثلاً یہ کہنا ہوگا کہ اُس کا بھائی ہے اور جب بھائی بتا چکا تو ی بتانا بھی ہوگا کہ حقیقی بھائی ہے یا علاتی ہے یا اخیافی۔ (بحر)

مسئلہ۱۷: گواہ کو یہ بھی بتانا ہوگا کہ اس کے سوا میت کا کوئی وارث نہیں ہے یا یہ کہے کہ اس کے سوا کوئی دوسرا وارث میں نہیں جانتا اس کے بعد قاضی نسب نامہ پوچھے گا تا کہ معلوم ہو سکے کہ کوئی دوسرا وارث ہے یا نہیں۔ (بحر)

مسئلہ۱۸: یہ بھی ضروری ہے کہ گواہوں نے میت کو پایا ہو اگر یہ بیان کیا کہ فلاں شخص مر گیا اور یہ مکان ترکہ میں چھوڑا اور خود ان گواہوں نے میت کو نہیں پایا ہے تو یہ گواہی باطل ہے۔

میت کا نام لینا ضرور نہیں اگر یہ کہہ دیا کہ اس مدعی کا باپ یا اس کا دادا جب بھی گواہی مقبول ہے۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۹: گواہوں نے گواہی دی کہ یہ مرد اُس عورت کا جو مرگئی ہے شوہر ہے یا یہ عورت اُس مرد کی زوجہ ہے جو مر گیا اور ہمارے علم میں میت کا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے عورت کے ترکہ سے شوہر کو نصف دے دیا جائے اور شوہر کے ترکہ سے عورت کو چوتھائی دی جائے اور اگر گواہوں نے فقط اتنا ہی کہا ہے کہ یہ اُس کا شوہر ہے یا اُس کی بی بی ہے تو یہ حصہ نصف و چہارم نہ دیا جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ میت کی اولاد ہو اور اس صورت میں زوج کو حصہ کم ملے گا لہٰذا ایک حد تک قاضی انتظار کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک شخص نے مکان کا دعویٰ کیا گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ایک مہینہ ہوا مدعی کے قبضہ میں ہے یہ گواہی مقبول نہیں اور اگر یہ کہیں کہ مدعی کی مِلک میں ہے تو مقبول ہے یا کہہ دیں کہ مدعی سے مدعیٰ علیہ نے چھین لیا جب بھی مقبول۔ (ہدایہ) محصل یہ ہے کہ زمانۂ گذشتہ کی مِلک پر شہادت مقبول ہے اور زمانۂ گذشتہ میں زندہ کا قبضہ ثابت ہونا مِلک کے لئے کافی نہیں ہے اور موت کے وقت قبضہ ہونا دلیل مِلک ہے۔

مسئلہ ۲۱: مدعیٰ علیہ نے خود مدعی کے قبضہ کا اقرار کیا یا اُس کا اقرار کرنا گواہوں سے ثابت ہو گیا تو چیز مدعی کو دلا دی جائے گی۔ (ہدایہ) مدعیٰ علیہ نے کہا کہ میں نے یہ چیز مدعی سے چھینی ہے کیونکہ یہ میری مِلک ہے مدعی چھیننے سے انکار کرتا ہے تو اس کو نہیں ملے گی کہ اقرار کو رد کر دیا اور مدعی تصدیق کرات ہو تو مدعی کو دلائی جائے گی اور قبضہ مدعی کا مانا جائے گا لہٰذا اُس کے مقابل میں جو شخص ہے وہ گواہ پیش کرے یا اس سے حلف لیا جائے۔ (بحر)

مسئلہ ۲۲: مدعیٰ علیہ اقرار کرتا ہے کہ چیز مدعی کے ہاتھ میں ناحق طریقہ سے تھی یہ قبضۂ مدعی کا اقرار ہو گیا اور جائداد غیر منقولہ میں قبضۂ مدعی کے لئے اقرار مدعیٰ علیہ کافی نہیں بلکہ مدعی گواہوں سے ثابت کرے یا قاضی کو خود علم ہو۔ (بحر)

مسئلہ ۲۳: گواہوں کے بیانات میں اگر تاریخ و وقت کا اختلاف ہو جائے یا جگہ میں اختلاف ہو بعض صورتوں میں اختلاف کا لحاظ کر کے گواہی قبول نہیں کرتے اور بعض صورتوں میں اختلاف کا لحاظ نہیں کرتے گواہی قبول کرتے ہیں۔ بیع و شرا و طلاق۔ عتق۔ وکالت۔ وصیت۔ دَین۔ برأت۔ کفالہ۔ حوالہ قذف ان سب میں گواہی مقبول ہے۔ اور جنابت۔ غصب۔ قتل۔ نکاح۔ رہن۔ ہبہ۔ صدقہ میں اختلاف ہوا تو گواہی مقبول نہیں۔ اس کا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ

جس چیز کی شہادت دی جاتی ہے وہ قول ہے یا فعل۔ اگر قول ہے جیسے بیع وطلاق وغیرہ ان میں وقت اور جگہ کا اختلاف معتبر نہیں یعنی گواہی مقبول ہے ہوسکتا ہے کہ وہ لفظ بار بار کہے گئے لہٰذا وقت اور جگہ کے بیان میں اختلاف پیدا ہوگیا اور اگر مشہور بہ فعل ہے جیسے غصب و جنابت یا مشہود بہ قول ہے مگر گواہوں کا وہاں حاضر ہونا کہ یہ فعل ہے نکاح کے لئے شرط ہے یا وہ ایسا عقد ہو جس کی تمامیت فعل سے ہو جیسے ہبہ ان میں گواہوں کا یہ اختلاف مضر ہے گواہی معتبر نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۲۴: ایک شخص نے گواہی دی کہ زید نے اپنی منکوحہ کو ۱۰ ذی الحجہ کو مکہ میں طلاق دی اور دوسرے نے یہ گواہی دی کہ اُسی تاریخ میں بی بی کو زید نے کوفہ میں طلاق دی یہ گواہی باطل ہے کہ دونوں میں ایک یقیناً جھوٹا ہے اور اگر دونوں کی ایک تاریخ بلکہ دو تاریخیں ہیں اور دونوں میں اتنے دن کا فاصلہ ہے کہ زید وہاں پہنچ سکتا ہے تو گواہی جائز ہے۔ یونہی اگر گواہوں نے دو مختلف بیبیوں کے نام لے کر طلاق دینا بیان کیا اور تاریخ ایک ہے مگر ایک کو مکہ میں طلاق دینا دوسری کو کوفہ میں اُسی تاریخ میں طلاق دینا بیان کیا یہ بھی مقبول نہیں۔ (بحر)

مسئلہ۲۵: ایک زوجہ کے طلاق دینے کے گواہ پیش ہوئے کہ زید نے اپنی اس زوجہ کو مکہ میں فلاں تاریخ کو طلاق دی اور قاضی نے حکم طلاق دے دیا اس کے بعد گواہ دوسرے پیش ہوتے ہیں جو اُس تاریخ میں زید کا دوسری زوجہ کو کوفہ میں طلاق دینا بیان کرتے ہیں ان گواہوں کی طرف قاضی التفات بھی نہ کرے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۲۶: اولیائے مقتول نے گواہ پیش کئے کہ اُسی زخم سے مرا اور زخمی کرنے والے نے گواہ پیش کئے کہ زخم اچھا ہوگیا تھا یا دس روز کے بعد مرا اولیا کے گواہ کو ترجیح ہے۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ۲۷: وصی نے یتیم کا مال بیچا یتیم نے بالغ ہوکر یہ دعویٰ کیا کہ غبن (ٹوٹے) کے ساتھ مال بیع کیا گیا اور مشتری نے گواہ قائم کئے کہ واجبی قیمت پر فروخت کیا گیا غبن کے گواہ کو ترجیح ہوگی۔ مرد نے عورت سے خلع کیا اس کے بعد مرد نے گواہوں سے ثابت کیا کہ خلع کے وقت میں مجنون تھا اور عورت نے گواہ پیش کئے کہ عاقل تھا عورت کے گواہ مقبول ہیں۔ بائع نے گواہ پیش کئے کہ نابالغی میں اُس نے بیچا تھا اور مشتری نے ثابت کیا کہ وقتِ بیع بالغ تھا مشتری کے گواہ معتبر ہیں۔ ایک شخص نے وارث کے لئے اقرار کیا مقرلہ یہ کہتا ہے کہ حالتِ صحت میں اقرار کیا تھا دیگر ورثہ کہتے ہیں کہ مرض میں اقرار کیا تھا گواہ مقرلہ کے معتبر ہیں اور اُس کے

پاس گواہ نہ ہوں تو ورثہ کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ بیع وصلح و اقرار میں اکراہ اور غیر اکراہ دونوں قسم کے گواہ پیش ہوئے تو گواہ اکراہ اولیٰ ہیں۔ بائع ومشتری بیع کی صحت وفساد میں مختلف ہیں تو قول اُس کا معتبر ہے جو مدعی صحت ہے اور گواہ اُس کے معتبر ہیں جو مدعی فساد نہ ہو۔ (بحرالرائق منحۃ الخالق)

مسئلہ ۲۸: دو شخصوں نے شہادت دی کہ اس نے گائے چُرائی ہے مگر ایک نے اُس گائے کا رنگ سیاہ بتایا دوسرے نے سفید اور مدعی نے رنگ کے متعلق کچھ نہیں بیان کیا ہے تو گواہی مقبول ہے اور اگر مدعی نے کوئی رنگ متعین کر دیا ہے تو مقبول نہیں اور اگر ایک گواہ نے گائے کہا دوسرے نے بیل تو مطلقاً گواہی مردود ہے اور دعویٰ غصب کا ہو اور گواہوں نے رنگ کا اختلاف کیا تو شہادت مردود ہے۔ (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۲۹: زندہ آدمی کے دَین کی شہادت دی کہ اُس کے ذمہ اتنا دَین تھا گواہی مقبول ہے ہاں اگر مدعیٰ علیہ نے سوال کیا کہ بتاؤ اب بھی ہے یا نہیں گواہوں نے یہ کہا ہمیں یہ نہیں معلوم تو گواہی مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۰: مدعی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری مِلک تھی اور گواہوں نے بیان کیا کہ اُس کی مِلک ہے یہ گواہی مقبول نہیں۔ یونہی اگر گواہوں نے بھی زمانۂ گذشتہ میں مِلک ہونا بتایا کہ اُس کی مِلک تھی جب بھی معتبر نہیں کہ مدعی کا یہ کہنا میری مِلک تھی بتاتا ہے کہ اب اُس کی مِلک نہیں ہے کیونکہ اگر اس وقت بھی اُس کی مِلک ہوتی تو یہ نہ کہتا کی مِلک تھی۔ اور اگر مدعی نے دعویٰ کیا ہے کہ میری مِلک ہے اور گواہوں نے زمانۂ گذشتہ کی طرف نسبت کی تو مقبول ہے کیونکہ پہلے مِلک ہونا معلوم ہے اور اس وقت بھی اُسی کی مِلک ہے یہ گواہوں کو اسی بنا پر معلوم ہوا کہ وہ پہلی مِلک چلی آئی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ مکان جس کے حدود دستاویز میں مکتوب ہیں میرا ہے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ وہ مکان جس کے حدود دستاویز میں لکھے ہیں مدعی کا ہے یہ دعویٰ اور شہادت دونوں صحیح ہیں اگرچہ حدود کو تفصیل کے ساتھ خود نہ بیان کیا ہو۔ یونہی اگر یہ شہادت دی کہ جو مال اس دستاویز میں لکھا ہے وہ مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے اور تفصیل نہیں بیان کی گواہی مقبول ہے۔ یونہی مکان متنازع فیہ کے متعلق گواہی دی کہ وہ مدعی کا ہے مگر اُس کے حدود نہیں بیان کئے اگر فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ گواہ کی شہادت متنازع فیہ کے ہی متعلق ہے گواہ مقبول ہے۔ (ردالمحتار)

شہادۃ علی الشہادۃ کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص اصل واقعہ کا شاہد ہے کسی وجہ سے اُس کی گواہی نہیں ہوسکتی مثلاً وہ سخت بیمار ہے کہ کچہری نہیں جا سکتا یا سفر میں گیا ہے ایسی صورتوں میں یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی جگہ دوسرے کو کر دے اور یہ دوسرا جا کر گواہی دے گا اس کو شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: جملہ حقوق میں شہادۃ علی الشہادۃ جائز ہے مگر حدود وقصاص میں جائز نہیں یعنی اس کے ذریعہ سے ثبوت ہونے پر حد اور قصاص نہیں جاری کریں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۲: جو شخص واقعہ کا گواہ ہے وہ دوسرے کو مطلقاً گواہ بنا سکتا ہے یعنی اُسے عذر ہو یا نہ ہو گواہ بنانے میں مضائقہ نہیں مگر اس کی گواہی قبول اُس وقت قبول کی جائے گی جب اصل گواہ شہادت دینے سے معذور ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔ اصل گواہ مرگیا یا ایسا بیمار ہے کہ کچہری حاضر نہیں ہوسکتا یا سفر میں گیا ہے یا اتنی دور پر ہے کہ مکان سے آئے اور گواہی دے کر رات تک پہنچ جانا چاہے تو نہ پہنچے یہ بھی اصلی گواہ کے عذر کے لئے کافی ہے یا وہ پردہ نشین عورت ہے کہ ایسی جگہ جانے کی اُس کی عادت نہیں جہاں اجانب سے اختلاط ہو اور اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے کبھی کبھی نکلتی ہو یا غسل کے حمام میں جاتی ہو جب بھی پردہ نشین ہی کہلائی گی الغرض جب اصلی گواہ معذور ہو اُس وقت وہ شخص گواہی دے سکتا ہے جس کو اُس نے اپنا قائم مقام کیا ہے اگرچہ قائم مقام کرنے کے وقت معذور نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: شاہد فرع میں عدد بھی شرط ہے یعنی اصلی گواہ اپنے قائم مقام مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کو مقرر کرے بلکہ عورت گواہ ہے اور وہ اپنی جگہ کسی کو گواہ کرنا چاہتی ہے تو اُسے بھی لازم ہے کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اپنی جگہ مقرر کرے۔ (درمختار)

مسئلہ ۴: ایک شخص کی گواہی کے دو شاہد ہیں مگر ان میں ایک ایسا ہے جو خود نفس واقعہ کا بھی شاہد ہے یعنی اس نے اپنی طرف سے بھی شہادت ادا کی اور شاہد اصل کی طرف سے بھی یہ گواہی مقبول نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ایک اصلی گواہ ہے جو واقعہ کا شاہد ہے اور دو شخص دوسرے کے اصلی گواہ کے قائم مقام ہیں یوں تین شخصوں نے گواہی دی یہ مقبول ہے اور اگر ایک اصلی گواہ نے دو شخصوں کو اپنی جگہ کیا دوسرے نے بھی اُنھیں کو اپنی جگہ پر کیا بلکہ فرض کرو بہت سے لوگ گواہ تھے اور سب نے انھیں دونوں کو اپنے اپنے قائم مقام کیا یہ درست ہے یعنی اِنھیں دونوں کی گواہی سب

کی جگہ قرار پائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۶: گواہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ گواہ اصل کسی دوسرے شخص کو جس کو اپنے قائم مقام کرنا چاہتا ہے خطاب کر کے یہ کہے تم میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ مثلاً زید کے عمرو کے ذمہ اتنے روپے ہیں۔ یا یوں کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ زید نے میرے سامنے یہ اقرار کیا ہے اورتم میرے اس گواہی کے گواہ ہو جاؤ۔ غرض اصلی گواہ اس وقت اُس طرح گواہی دے گا جس طرح قاضی کے سامنے گواہی ہوتی ہے اور فرع کو اس پر گواہ بنائے گا اور فرع اس کو قبول کرے بلکہ فرع نے سکوت کیا جب بھی شاہد کے قائم مقام ہو جائے گا اور اگر انکار کر دے گا کہہ دے گا کہ تمہاری جگہ گواہ ہونے کو قبول نہیں کرتا تو گواہی رد ہوگئی اب اُس کی جگہ گواہی نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۷: شاہدفرع قاضی کے پاس یون گواہی دے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں شخص نے مجھے اپنی فلاں گواہی پر گواہ بنایا تھا اور مجھ سے کہا تھا کہ تم میری اس شہادت پر گواہ ہو جاؤ۔ اور اس سے مختصر عبارت یہ ہے کہ اصل گواہ کہے تم میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ اور فرع یہ کہے میں فلاں شخص کی اس شہادت کی شہادت دیتا ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ۸: شاہدفرع کو معلوم ہے کہ اصلی گواہ عادل نہیں ہے بلکہ اگر اُس کا عادل وغیر عادل ہونا کچھ معلوم نہ ہو تو اُس کی جگہ گواہی نہ دینا چاہیئے۔ (درمختار)

مسئلہ۹: دوسرے کو اپنی جگہ گواہ بنانا چاہتا ہو تو یہ کرنا چاہیئے کہ طالب ومطلوب دونوں کو سامنے بلا کر شاہدفرع کے سامنے دونوں کی طرف اشارہ کر کے شہادت دے مثلاً اس شخص نے اس شخص کے لئے اس چیز کا اقرار کیا ہے اور اگر طالب ومطلوب موجود نہ ہوں تو نام ونسب کے ساتھ شہادت دے یعنی فلاں بن فلاں اور شاہدفرع جب قاضی کے پاس شہادت دے تو شاہد کا اصل نام اور اُس کے باپ دادا کے نام ضرور ذکر کرے اور ذکر نہ کرے تو گواہی مقبول نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: گواہان فرع اگر اصلی گواہ کی تعدیل کریں یہ درست ہے جس طرح دو گواہوں میں سے ایک دوسرے کی تعدیل کر سکتا ہے اور اگر فرع نے تعدیل نہیں کی تو قاضی خود نظر کرے اور دیکھے کہ عادل ہے یا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۱: چند امور ایسے ہیں جن کی وجہ سے فرع کی شہادت باطل ہو جاتی ہے۔
(۱) اصلی گواہ نے گواہی دینے سے منع کر دیا۔ (۲) اصلی گواہ خود قابل قبول شہادت نہ رہا مثلاً

فاسق ہو گیا گونگا ہو گیا اندھا ہو گا۔ (۳) اصلی گواہ نے شہادت دینے سے انکار کر دیا مثلاً ہم واقعہ کے گواہ نہیں یا ہم نے اُن لوگوں کو گواہ نہیں بنایا یا ہم نے گواہ بنایا مگر یہ ہماری غلطی ہے۔ اگر اصول خود قاضی کے پاس فیصلہ کے قبل حاضر ہوئے تو فروع کی شہادت پر فیصلہ نہیں ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۲: شاہد اصل نے دوسروں کو اپنے قائم مقام گواہ کر دیا اس کے بعد اصل ایسی حالت میں ہو گیا کہ اُس کی گواہی جائز نہیں اس کے بعد پھر ایسے حال میں ہوا کہ اب جائز ہے مثلاً فاسق ہو گیا تھا پھر تائب ہو گیا اس کے بعد فرع نے شہادت دی یہ گواہی جائز ہے۔ یونہی اگر دونوں فرع ناقابل شہادت ہو گئے پھر قابل شہادت ہو گئے اور اب شہادت دی یہ بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۳: قاضی نے اگر فرع کی شہادت اس وجہ سے رد کی ہے کہ اصل متہم ہے تو نہ اصل کی قبول ہو گی نہ فرع کی اور اگر اس وجہ سے رد کی کہ فرع میں تہمت ہے تو اصلی کی شہادت قبول ہو سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۴: فروع یہ کہتے ہیں اصول نے ہم کو فلاں بن فلاں بن فلاں پر شاہد کیا تھا ہم اس کی شہادت دیتے ہیں مگر ہم اُس کو پہچانتے نہیں اس صورت میں مدعی کے ذمہ لازم ہے کہ گواہوں سے ثابت کرے کہ جس کے متعلق شہادت گزری ہے یہ شخص ہے۔ (عالمگیری) فرض کرو ایک عورت کے مقابل میں نام و نسب کے ساتھ گواہی گزری مگر گواہوں نے کہہ دیا ہم اُس کو پہچانتے نہیں اور مدعی ایک عورت کو پیش کرتا ہے کہ یہ وہی عورت ہے بلکہ خود عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ ہاں میں وہی ہوں یہ کافی نہیں بلکہ مدعی کو گواہوں سے ثابت کرنا ہو گا ہو کہ یہی عورت ہے بلکہ اگر مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہو کہ یہ نام و نسب دوسرے شخص کے بھی ہیں اُس سے قاضی ثبوت طلب کرے گا اگر ثبوت ہو جائے گا دعویٰ خارج۔ (درمختار)

مسئلہ۱۵: جس نے جھوٹی گواہی دی قاضی اُس کی تشہیر کرے گا یعنی جہاں کا وہ رہنے والا ہے اُس محلّہ میں ایسے وقت آدمی بھیجے گا کہ لوگ کثرت سے مجتمع ہوں وہ شخص قاضی کا یہ پیغام پہنچائے گا کہ ہم نے اسے جھوٹی گواہی دینے والا پایا تم لوگ اس سے بچو اور دوسرے لوگوں کو بھی اس سے پرہیز کرنے کو کہو۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۶: جھوٹی گواہی کا ثبوت گواہوں سے نہیں ہو سکتا کیونکہ نفی کے متعلق گواہی نہیں ہو سکتی بلکہ اس کا ثبوت صرف گواہ کے اقرار سے ہو سکتا ہے خواہ اُس نے خود قاضی کے یہاں اقرار کیا

ہو یا قاضی کے پاس اُس کے اقرار کے متعلق گواہ پیش ہوئے۔ (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۷: اگر گواہی رد کردی گئی کسی تہمت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ شہادت و دعوے میں مخالفت تھی یا اس وجہ سے کہ دونو ں شہادتوں میں باہم مخالفت تھی اس کو جھوٹا گواہ قرار دیکر تعزیر نہیں کریں گے کیا معلوم کہ یہ جھوٹا ہے یا مدعی جھوٹا ہے یا اس کا ساتھی دوسرا گواہ جھوٹا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: اگر فاسق نے جھوٹی گواہی دی اور اُس کا جھوٹا ثابت ہوگیا پھر تائب ہوگیا تو اب اُس کی گواہی مقبول ہے کہ اس کا سبب فسق تھا وہ زائل ہوگیا اور اگر عادل یا ؟ نے جھوٹی گواہی دی پھر تائب ہوگیا تو بعد توبہ بھی اُس کی گواہی ہمیشہ کے لئے مردود ہے مگر فتویٰ قوم امام ابو یوسف پر ہے کہ اگر تائب ہو جائے اور قاضی نے نزدیک اُس کی گواہی قابلِ اطمینان ہو جائے تو اب قبول ہے۔ (درمختار)

گواہی سے رجوع کرنے کا بیان

گواہی سے رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود کہے کہ میں اپنی شہادت سے رجوع کیا یا اس کے مثل دوسرے الفاظ کہے اور اگر گواہی سے انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے گواہی دی ہی نہیں تو اس کو رجوع نہیں کہیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱: اگر فیصلہ سے قبول رجوع کیا تو قاضی اس کی گواہی پر فیصلہ ہی نہیں کرے گا کیونکہ اس کے دونوں قول متناقض ہیں کیا معلوم کونسا قول سچا ہے اور اس صورت میں گواہ پر تاوان واجب نہیں کہ اُس نے کسی نقصان نہیں پہنچایا ہے جس کا تاوان دے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۲: اگر فیصلہ کے کے بعد رجوع کیا تو جو فیصلہ ہو چکا وہ توڑا نہیں جائے گا بخلاف اُس صورت کے گواہ کا غلام ہونا یا محدود فی القذف ہونا ثابت ہو جائے کہ یہ فیصلہ ہی صحیح نہیں ہوا اور اس صورت میں مدعی نے جو کچھ لیا ہے واپس کرے اور اس صورت میں گواہوں پر تاوان نہیں کہ یہ غلطی قاضی کی ہے کیونکہ ایسے لوگوں کی شہادت پر فیصلہ کیا جو قابلِ شہادت نہ تھے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳: رجوع کے لئے یہ شرط ہے کہ مجلس قاضی میں رجوع کرے خواہ اُسی قاضی کی کچہری میں رجوع کرے جس کے یہاں رشوت دی ہے یا دوسرے قاضی کے یہاں لہٰذا اگر مدعیٰ علیہ جس کے خلاف اُس نے گواہی دی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ گواہ نے غیر قاضی کے پاس رجوع کیا اور اس پر گواہ پیش کرنا چاہتا ہے یا اُس گواہ رجوع کرنے والے پر حلف دینا چاہتا ہے یہ

قبول نہیں کیا جائے گا کہ اُس کا دعویٰ غلط ہے ہاں اگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُس نے کسی قاضی کے پاس رجوع کیا ہے یا رجوع کا اقرار غیر قاضی کے پاس کیا ہے اور وہ کہتا ہے مجھے تاوان دلایا جائے کیونکہ اُس کی غلط گواہی سے میرے خلاف فیصلہ ہوا ہے اور رجوع یا اقرار رجوع پر گواہ پیش کرنا چاہتا ہے تو گواہ لئے جائیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ۴: فیصلہ کے بعد گواہوں نے رجوع کیا تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا ہے گواہ اُس کو تاوان دیں کہ اُس کا جو کچھ نقصان ہوا ان گواہوں کی بدولت ہوا ہے مدعی سے وہ چیز نہیں لی جاسکتی کہ اپس کے موافق فیصلہ ہو چکا ان کے رجوع کرنے اُس پر اثر نہیں پڑتا۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ۵: تاوان کے بارے میں اعتبار اُس کا ہوگا جو باقی رہ گیا ہو اُس کا اعتبار نہیں رجوع کر گیا مثلاً دو گواہ تھے ایک نے رجوع کیا نصف تاوان دے اور تین گواہ تھے ایک نے رجوع کیا کچھ تاوان نہیں کہ اب بھی دو باقی ہیں اور اگر ان میں سے پھر ایک رجوع کر گیا تو نصف تاوان دونوں سے لیا جائے گا اور تیسرا بھی رجوع کر گیا تو تینوں پر ایک ایک تہائی۔ ایک مرد دوعورتیں گواہ تھیں ایک عورت نے رجوع کیا چوتھائی تاوان اس کے ذمہ ہے اور دونوں نے رجوع کیا تو دونون پر نصف اور اگر ایک مرد دوس عورتیں گواہ تھیں ان میں آٹھ رجوع کر گئیں تو کچھ تاوان نہیں اور نویں بھی رجوع کر گئی تو اب ان نو پر ایک چوتھائی تاوان ہے اور سب رجوع کر گئے یعنی ایک مرد اور دسوں عورتیں تو چھٹا حصہ مرد اور باقی پانچ حصے دسوں عورتوں پر یعنی بارہ حصے تاوان کے ہوں گے ہر ایک عورت ایک ایک حصہ دے اور مرد دو حصے۔ دو مرد اور ایک عورت نے گواہی دی تھی اور سب رجوع کر گئے تو عورت پر تاوان نہیں کہ ایک عورت گواہ ہی نہیں۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ۶: نکاح کی شہادت دی اس کی تین صورتیں ہیں مہر مثل کے ساتھ یا مہر مثل سے زائد یا کم کے ساتھ اور تینوں صورتوں میں مدعی نکاح مرد ہے یا عورت یہ کل چھ صورتیں ہوئیں۔ مرد مدعی ہے جب تو رجوع کرنے کی تین صورتوں میں تاوان نہیں۔ اور عورت مدعی ہے اور مہر مثل سے زیادہ کے ساتھ نکاح ہونا گواہوں نے بیان کیا ہے تو جتنا مہر مثل سے زائد ہے وہ تاوان میں واجب ہے باقی دو صورتوں میں کچھ تاوان نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ۷: گواہوں نے عورت کے خلاف یہ گواہی دی کہ اس نے اپنے پورے مہر پایا یا اُس کے جز پر قبضہ کرلیا پھر رجوع کیا تو تاوان دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ۸: قبل دخول طلاق کی شہادت دی اور قاضی نے طلاق کا حکم دے دیا اس کے بعد گواہوں نے

رجوع کیا تو نصف مہر کا تاوان دینا پڑے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۹: بیع کی گواہی دی پھر رجوع کر گئے اگر واجبی قیمت پر بیع ہونا بتایا تا تاوان کچھ نہیں مدعی بائع ہو یا مشتری اور اصلی قیمت سے زیادہ پر بیع ہونا بتایا اور مدعی بائع ہے تو بقدر زیادتی تاوان واجب ہے اور بائع مدعی نہ ہو تو تاوان نہیں اور واجبی قیمت سے کم کی شہادت دی پھر رجوع کیا تو واجبی قیمت سے جو کچھ کم ہے اُس کا تاوان دے یہ اُس صورت میں ہے کہ مدعی مشتری ہو اور بائع مدعی ہو تو کچھ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: بیع کی شہادت دی اور اس کی بھی کہ مشتری نے بائع کو ثمن دے دیا اور رجوع کیا اگر ایک ہی شہادت میں بیع اور ادائے ثمن دونوں کی گواہی دی ہے کہ زید نے عمرو سے فلاں چیز اتنے میں خریدی اور ثمن ادا کر دیا اس صورت میں قیمت کا تاوان ہے یعنی اُس چیز کی واجبی قیمت جو ہو وہ تاوان ہے اور اگر دونوں باتوں کی گواہی دو شہادتوں میں دی ہے تو ثمن کا تاوان ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: بائع کے خلاف یہ گواہی دی کہ اُس نے یہ چیز دو ہزار میں ایک سال کی میعاد پر بیچی ہے اور چیز کی واجبی قیمت ایک ہزار ہے اور گواہوں نے رجوع کیا تو بائع کو اختیار ہے گواہوں سے اس وقت کی قیمت کا تاوان لے یعنی ایک ہزار یا مشتری سے سال بھر بعد دو ہزار لے ان دونوں صورتوں میں جو صورت اختیار کرے گا دوسرا بری ہو جائے گا مگر گواہوں سے اُس نے ایک ہزار لے لئے تو گواہ مشتری سے ثمن یعنی دو ہزار وصول کریں گے اور اس میں سے ایک ہزار صدقہ کر دیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: بیع بات اور بیع بالخیار دونوں کا ایک حکم ہے یعنی اگر گواہون نے یہ شہادت دی کہ اس نے یہ چیز واجبی قیمت سے کم پر بیع کی ہے اور اس کو خیار ہے اگرچہ اب بھی مدت خیار باقی ہو اور فرض کرو قاضی نے فیصلہ بیع بالخیار کر دیا اور اندرون مدت بائع نے بیع کو فسخ نہیں کیا اور گواہوں نے رجوع کیا تو تاوان واجب ہوگا۔ ہاں اگر اندرون مدت بائع نے بیع کو جائز کر دیا تو گواہوں سے ضمان ساقط ہو جائے گا۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۳: دو گواہوں نے قبل دخول تین طلاق کی شہادت دی اور ایک گواہ نے ایک طلاق قبل دخول کی شہادت دی اور سب رجوع کر گئے تو تاوان اُن پر ہے جنھوں نے تین طلاق کی گواہی دی ہے اُس پر نہیں ہے جس نے ایک طلاق کی گواہی دی اور اگر وطی یا خلوت کے بعد طلاق کی شہادت دی پھر رجوع کیا تو کچھ تاوان واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۴: دو گواہوں نے طلاق قبل الدخول کی شہادت دی اور دو نے دخول کی پھر یہ سب رجوع کر گئے دخول کے گواہوں پر مہر کے تین ربع کا تاوان ہے اور طلاق کے گواہوں پر ایک ربع کا۔ (درمختار)

مسئلہ۱۵: اصلی گواہوں نے دوسرے لوگوں کو اپنے قائم مقام کیا تھا فروع نے رجوع کیا تو ان پر تاوان واجب ہے اور اگر فیصلہ کے بعد اصلی گواہوں نے یہ کہا کہ ہم نے فروع کو اپنی گواہی پر شاہد بنایا ہی نہ تھا یا ہم نے غلطی کی کہ ان کو گواہ بنایا تو اس صورت میں تاوان واجب نہیں نہ اصول پر نہ فروع پر۔ یونہی اگر فروع نے یہ کہا کہ اصول نے جھوٹ کہا یا غلطی کی تو تاوان نہیں اور اگر اصول وفروع سب رجوع کر گئے تو تاوان صرف فروع پر ہے اصول پر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۶: تزکیہ کرنے والے جنھوں نے گواہ کی تعدیل کی تھی یہ بتایا تھا کہ یہ قابل شہادت سے رجوع کر گئے اگر علم تھا کہ یہ قابلِ شہادت نہیں ہے مثلاً غلام ہے اور تزکیہ کر دیا تو تاوان دینا ہوگا اور اگر دانستہ نہیں کیا ہے بلکہ غلطی سے تزکیہ کر دیا تو تاوان نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۷: دو گواہوں نے تعلیق کی گواہی دی مثلاً شوہر نے یہ کہا ہے اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ کو طلاق ہے یا مولےٰ نے کہا اگر یہ کام کروں تو میرا غلام آزاد ہے اور دو گواہوں نے یہ شہادت دی کہ شرط پائی گئی لہٰذا بی بی کو طلاق کا اور غلام کو آزاد ہونے کا حکم ہو گیا پھر یہ سب رجوع کر گئے تو تعلیق کے گواہ کو تاوان دینا ہوگا غلام آزاد ہوا ہے تو اُس کی واجبی قیمت اور عورت کو طلاق کا حکم ہوا اور قبل دخول ہے تو نصف مہر تاوان دیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۸: دو گواہوں نے گواہی دی کہ مرد نے عورت کو طلاق سپرد کر دی اور دون ے یہ گواہی دی کہ عورت نے اپنے کو طلاق دے دی پھر یہ سب رجوع کر گئے تو تاوان اُن پر ہے جو طلاق دینے کے گواہ ہیں اُن پر نہیں جو سپرد کرنے کے گواہ ہیں۔ یونہی شہود احصان پر رجوع کرنے سے دیت واجب نہیں کہ رجم کی علت زنا ہے اور احصان محض شرط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۹: عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہو سے دس روپے ماہوار نفقہ پر میری مصالحت ہوگئی ہے شوہر کہتا ہے پانچ روپے ماہوار پر صلح ہوئی ہے عورت نے گواہوں سے دس روپے ماہوار صلح ہونا ثابت کیا اور قاضی نے فیصلہ دے دیا اس کے بعد گواہ رجوع کر گئے اگر عورت ایسی ہے کہ اس جیسی کا نفقہ دس روپے یا زیادہ ہونا چاہیئے جب تو کچھ نہیں اور اگر ایسی نہیں ہے تو کچھ زیادہ اس گذشتہ زمانہ میں دیا گیا مثلاً پانچ روپے کی حیثیت تھی اور دلائے گئے دس روپے

تو ماہوار پانچ روپے زیادہ دیئے گئے لہٰذا فیصلہ کے بعد سے اب تک جو کچھ شوہر سے زیادہ لیا گیا اُس کا تاوان گواہوں پر لازم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: قاضی نے شوہر پر دس روپے ماہوار نفقہ کے مقرر کر دیے ایک برس کے بعد عورت نے مطالبہ کیا کہ آج تک مجھ کو میرا نفقہ نہیں وصول ہوا ہے شوہر نے دو گواہ پیش کر دیے جنھوں نے شہادت دی کہ شوہر نے برابر ماہ کا نفقہ ادا کیا ہے قاضی نے اس گواہی کے موافق فیصلہ کر دیا پھر گواہ رجوع کر گئے اُن کو اس پوری مدت کے نفقہ کا تاوان دینا ہوگا۔ اولاد یا کسی محرم کا نفقہ قاضی نے مقرر کر دیا اور اُس میں یہی صورت پیش آئی تو اُس کا بھی وہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

وکالت کا بیان

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع عطا کئے ہیں کوئی قوی ہے اور کوئی کمزور بعض کم سمجھ ہیں اور بعض عقلمند ہر شخص میں خود ہی اپنے معاملات کو انجام دینے کی قابلیت نہیں نہ ہر شخص اپنے ہاتھ سے اپنے سب کام کرنے کیلئے تیار لہٰذا انسانی حاجت کا یہ تقاضا ہوا کہ وہ دوسروں سے اپنا کام کرائے۔ قرآن مجید نے بھی اس کے جواز کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قول ذکر فرمایا۔

فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

(اپنے میں سے کسی کو یہ چاندی دے کر شہر میں بھیجو وہاں سے حلال کھانا دیکھ کر تمہارے پاس لائے)

خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض امور میں لوگوں کو وکیل بنایا حکم بن خرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قربانی کا جانور خریدنے کے لئے وکیل کیا۔ اور بعض صحابہ کو نکاح کا وکیل کیا وغیرہ وغیرہ۔ اور وکالت کے جواز پر اجماع امت بھی منعقد لہٰذا کتاب وسنت واجماع سے اس کا جواز ثابت۔ وکالت کے معنیٰ یہ ہیں کہ جو تصرف خود کرتا اُس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دینا۔

مسئلہ ۱: یہ کہہ دیا کہ میں نے تجھے فلاں کام کرنے کا وکیل کیا یا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میری یہ چیز بیچ دو یا میری خوشی یہ ہے کہ تم یہ کام کرو یہ سب صورتیں توکیل کی ہیں۔ وکیل کا قبول کرنا صحت وکالت کے لئے ضروری ہے یعنی اُس نے وکیل بنایا اور وکیل نے کچھ نہیں کیا یہ بھی نہیں کہ میں نے قبول کیا اور اُس کام کو کر دیا تو مؤکل پر لازم ہوگا۔ ہاں اگر وکیل نے رد کر دیا تو وکالت نہیں ہوئی فرض کرو ایک شخص نے کہا تھا کہ میری یہ چیز بیچ دو اُس نے انکار کر

دیا اس کے بعد پھر بیع کر دی تو یہ بیع مؤکل پر لازم نہ ہوئی کہ یہ اُس کا وکیل نہیں بلکہ فضولی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲: زید نے عمرو کو اپنی زوجہ کو طلاق دینے کے لئے وکیل کیا عمرو نے انکار کر دیا اب طلاق نہیں دے سکتا اور اگر خاموش رہا اور اُس کو طلاق دے دی تو طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳: یہ ضروری ہے کہ وہ تصرف جس میں وکیل بناتا ہے معلوم ہو اور اگر معلوم نہ ہو تو سب سے کم درجہ کا تصرف یعنی حفاظت کرنا اس کا کام ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۴: اس کے لئے شرط یہ ہے کہ توکیل اُسی چیز میں ہوسکتی ہے جس کو مؤکل خود کر سکتا ہو اور اگر کسی خاص وجہ سے مؤکل کا تصرف ممتنع ہوگیا اور اصل میں جائز ہو تو کیل درست ہے مثلاً محرم نے شکار بیع کرنے کے لئے غیر محرم کو وکیل کیا۔ (درمختار)

مسئلہ۵: مجنون یا لایعقل بچہ نے وکیل بنایا یہ توکیل مطلقاً صحیح نہیں اور سمجھ والے بچہ نے وکیل کیا اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) اُس چیز کا وکیل کیا جس کو خود نہیں کر سکتا ہے مثلاً زوجہ کو طلاق دینا۔ غلام کو آزاد کرنا۔ ہبہ کرنا۔ صدقہ دینا یعنی ایسے تصرفات جن میں ضرر محض ہے ان میں توکیل صحیح نہیں۔ (۲) اور اگر ایسے تصرفات میں وکیل کیا جو نفع محض ہیں یہ توکیل درست ہے مثلاً ہبہ کرنا۔ صدقہ کرنا اور ایسے تصرفات میں وکیل کیا جنہیں نفع وضرر دونوں ہوں جیسے بیع و اجارہ وغیرہما اس میں ولی نے اجازت تجارت دی ہو تو کیل صحیح ہے ورنہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے اجازت دے گا صحیح ہوگی ورنہ باطل۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۶: مرتد نے کسی کو وکیل کیا یہ توکیل موقوف ہے اگر مسلمان ہوگیا نافذ ہے اور اگر قتل کیا گیا یا مر گیا یا دارالحرب چلا گیا توکیل باطل ہے اور اگر دارالحرب میں چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس ہوا اور قاضی ن ے اسکے دارالحرب چلے جانے کا حکم دے دیا تھا وہ توکیل باطل ہو چکی اور قاضی نے ابھی حکم نہیں دیا کہ مسلمان ہو کر واپس آ گیا توکیل باقی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷: مرتدہ عورت نے کسی کو وکیل بنایا یہ توکیل جائز ہے۔ وکیل بنانے کے بعد معاذ اللہ مرتدہ ہو گئی یہ توکیل بدستور باقی ہے ہاں اگر مرتدہ عورت اپنے نکاح کا وکیل بنائے یہ توکیل باطل ہے اگر زمانۂ ارتداد میں وکیل نے نکاح کر دیا یہ نکاح بھی باطل اور اگر مسلمان ہونے کے بعد وکیل نے اس کا نکاح کیا یہ نکاح صحیح ہے اور اگر وکیل نے اُس وقت نکاح کیا تھا جب وہ مسلمان تھی پھر معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی پھر مسلمان ہوگئی اب وکیل نے اُس کا نکاح کیا یہ نکاح جائز نہیں کہ توکیل باطل ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۸: کافر کی کافر کے ذمہ شراب باقی ہے اُس نے مسلمان کو تقاضے کے لئے وکیل کیا مسلمان کو ایسی وکالت قبول نہ کرنی چاہیئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۹: باپ نے نابالغ بچہ کے لئے کسی چیز کے خریدنے یا بیچنے کا کسی کو وکیل کیا یہ توکیل درست ہے باپ کے وصی کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ بچے کے لئے چیز خریدنے یا بیچنے کا کسی کو وکیل بنا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: توکیل کے لئے وکیل کا عاقل ہونا شرط ہے یعنی مجنون یا اتنا چھوٹا بچہ جو لا یعقل ہو وکیل نہیں ہوسکتا بلوغ اور حریت اس کے لئے شرط نہیں یعنی نابالغ سمجھ وال کو اور غلام مجور کو بھی وکیل بنا سکتے ہیں۔ وکیل نے بھنگ پی لی کہ عقل میں فتور پیدا ہوگیا وہ اپنی وکالت پر نہ رہا یعنی اس حالت میں جو تصرف کرے گا وہ مؤکل پر نافذ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: وکیل کو علم ہوجانا صحت توکیل کے لئے شرط نہیں فرض کرو اُس نے کسی کو وکیل کردیا اور اُس وقت وکیل کو خبر نہ ہوئی بعد کو وکیل نے معلوم کیا اور تصرف کیا یہ تصرف جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۲: وکیل بنانے کے لئے وکیل کو معلوم ہوجانا اگرچہ شرط نہیں ہے مگر وہ وکیل اُس وقت ہوگا جب اُسے علم ہوجائے لہٰذا اگر غلام بیچنے یا زوجہ کا طلاق دینے کا وکیل کیا اور وکیل کو ابھی علم نہیں ہوا ہے بطور خود اُس وکیل نے غلام کو بیچ دیا یا اُس کی بی بی کو طلاق دے دی نہ بیع جائز ہوئی نہ طلاق۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۳: حقوق دو قسم ہیں۔ (۱) حقوق العبد (۲) حقوق اللہ

حقوق اللہ دو قسم ہیں اُس میں دعویٰ شرط ہے یا نہیں۔ جن حقوق اللہ میں دعویٰ شرط ہے جیسے حد قذف، حد سرقہ ان کے اثبات کے لئے توکیل صحیح ہے۔ مؤکل موجود ہو یا غائب وکیل اس کا ثبوت پیش کرسکتا ہے اور ان کا استیفا یعنی قذف میں درّے لگانا یا چوری میں ہاتھ کاٹنا اس کے لئے مؤکل کی موجودگی ضروری ہے۔ اور جن حقوق اللہ میں دعویٰ شرط نہیں جیسے حد زنا، حد شرب خمر ان کے اثبات یا استیفا کسی میں توکیل جائز نہیں۔

حقوق العباد بھی دو قسم ہیں شبہہ سے ساقط ہوتے ہیں یا نہیں اگر ساقط ہوجائیں جیسے قصاص اسکے اثبات کی توکیل صحیح ہے اور استیفا کی توکیل یعنی قصاص جاری کرنے کا وکیل بنانا یہ اگر مؤکل یعنی ولی کی موجودگی میں ہو تو درست ہے ورنہ نہیں اور حقوق العبد جو شبہہ سے ساقط نہیں ہوتے ان سب میں وکیل بالخصومۃ بنانا درست ہے وہ حق از قبیل دین ہو یا عین۔ تعزیر

کے اثبات اور استیفا دونوں کیلئے وکیل بنانا جائز ہے مؤکل موجود ہو یا غائب۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مباحات میں وکیل بنانا جائز نہیں جیسے جنگل کی لکڑی کا کاٹنا گھاس کاٹنا دریا یا کوئیں سے پانی بھرنا، جانور کا شکار کرنا، کان سے جواہر نکالنا جو کچھ ان سب میں حاصل ہوگا وہ سب وکیل کا ہے مؤکل اُس میں سے کسی شے کا حقدار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: وکیل بالخصومۃ میں خصم کا راضی ہونا شرط ہے یعنی بغیر اُس کی رضامندی کے وکالت لازم نہیں اگر وہ رد کر دے گا تو وکالت ہو جائے گی خصم یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ خود حاضر ہو کر جواب دے۔ خصم مدعی ہو یا مدعیٰ علیہ دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر مؤکل بیمار ہو کہ پیدل کچہری نہ جا سکتا ہو یا سواری پر جانے میں مرض کا اضافہ ہو جاتا ہو یا مؤکل سفر میں ہو یا سفر کا ارادہ رکھتا ہو یا عورت پردہ نشین ہو یا عورت حیض و نفاس والی ہو اور حاکم مسجد میں اجلاس کرتا ہو یا کسی دوسرے حاکم نے اُسے قید کر دیا ہو یا اپنا دعویٰ اچھی طرح بیان نہ کر سکتا ہو ان سب نے وکیل کیا تو وکالت بغیر رضامندی خصم لازم ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: مدعی مدعیٰ علیہ میں سے ایک معزز ہے دوسرا کم درجہ کا ہے وہ معزز مقدمہ کی پیروی کے لئے وکیل کرتا ہے یہ عذر نہیں اس کی وجہ سے وکالت لازم نہ ہوگی اُس کا فریق کہہ سکتا ہے کہ وہ خود کچہری میں حاضر ہو کر جواب دہی کرے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: خصم راضی ہو گیا تھا مگر ابھی دعوے کی سماعت نہیں ہوئی ہے اس رضامندی کو واپس لے سکتا ہے اور دعوے کی سماعت کے بعد واپس نہیں لے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: عقد دو قسم کے ہیں بعض وہ ہیں جن کی اضافت مؤکل کی طرف کرنا ضروری نہیں خود اپنی طرف سے بھی اضافت کرے جب بھی مؤکل کی طرف کرنا ضروری ہے اگر اپنی طرف اضافت کر دے تو مؤکل کے لئے نہ ہو بلکہ وکیل ہی کے لئے ہو جیسے نکاح کہ اس میں مؤکل کا نام لینا ضروری ہے اگر یہ کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا تو اسی کا نکاح ہوگا مؤکل کا نہیں ہوگا۔ قسم اوّل کے حقوق کا تعلق خود وکیل سے ہوگا مؤکل سے نہیں ہوگا مثلاً بائع کا وکیل ہے تو تسلیم مبیع اور قبض ثمن وکیل کرے گا اور مشتری کا وکیل ہے ثمن دینا اور مبیع لینا اسی کا کام ہے مبیع میں استحقاق ہوا تو مشتری وکیل سے ثمن واپس لے گا وہ بائع سے لے گا اور مشتری کے وکیل نے خریدا ہے تو یہ وکیل ہی بائع سے ثمن واپس لے گا یہ کام مؤکل یعنی مشتری کا نہیں اور مبیع میں عیب ظاہر ہوا تو اس میں جو کچھ کرنا پڑے خصومت وغیرہ وہ سب وکیل ہی کا کام ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۹: عقد کی اضافت اگر وکیل نے مؤکل کی طرف کر دی مثلاً یہ کہا کہ یہ چیز تم سے فلاں شخص نے خریدی اس صورت میں عقد کے حقوق مؤکل سے متعلق ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ۲۰: مؤکل نے یہ شرط کر دی کہ عقد کے حقوق کا تعلق وکیل سے نہ ہوگا بلکہ مجھ سے ہوگا یہ شرط باطل ہے یعنی باوجود اس شرط کے بھی وکیل ہی سے تعلق ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ۲۱: اس صورت میں حقوق کا تعلق اگرچہ وکیل سے ہے مگر مِلک ابتدا ہی سے مؤکل کے لئے ہوتی ہے یہ نہیں کہ پہلے اُس کا چیز کا وکیل مالک ہو پھر اُس سے مؤکل کی طرف منتقل ہو ؟؟؟ غلام خریدنے کا اسے وکیل کیا تھا اس نے اپنے قریبی رشتہ دار کو جو غلام ہے خریدا آزاد نہیں ہوگا یا باندی خریدنے کو کہا تھا اس نے اپنی زوجہ کو جو باندی ہے خریدا نکاح فاسد نہیں کیا کہ وکیل ان کا مالک ہوا ہی نہیں اور مؤکل کے ذی رحم محرم کو خرید آزاد ہو جائے گا اور مؤکل کی زوجہ کو خریدا نکاح فاسد ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ۲۲: جس عقد کی مؤکل کی طرف اضافت ضروری ہے جیسے نکاح۔ خلع۔ دم عمد سے صلح۔ انکار کے بعد صلح۔ مال کے بدلے میں آزاد کرنا۔ کتابت۔ ہبہ۔ تصدق۔ عاریت۔ امانت رکھنا۔ رہن۔ قرض دینا۔ شرکت۔ مضاربت کہ اگر ان کو مؤکل کی طرف نسبت نہ کرے تو مؤکل کے لئے نہیں ہوں گے ان میں عقد کے حقوق کا تعلق مؤکل سے ہوگا وکیل سے نہیں ہو گا۔ وکیل ان عقود میں سفیر محض ہوتا ہے قاصد کی طرح پیغام پہنچا دیا اور کسی بات سے کچھ تعلق نہیں لہذا نکاح میں شوہر کے وکیل سے مہر کا مطالبہ نہیں ہوسکتا عورت کے وکیل سے تسلیم سے زوجہ کا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۲۳: وکیل سے چیز خریدی ہے مؤکل ثمن کا مطالبہ کرتا ہے مشتری انکار کرسکتا ہے کہہ سکتا ہے میں تم سے نہیں خریدی جس سے خریدی اُس کو دام دوں گا مگر مشتری نے مؤکل کو دے دیا تو دینا صحیح ہے اگرچہ وکیل نے منع کر دیا ہو کہہ دیا ہو کہ مجھی کو دینا مؤکل کو نہ دینا۔ وکیل کے سامنے مؤکل کو دے یا اُس کی غیبت میں ثمن ادا ہو جائے گا وکیل دوبارہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ (ہدایہ، بحر)

مسئلہ۲۴: وکیل کے مرجانے کے بعد وصی اس کے قائم مقام ہے مؤکل قائم مقام نہیں۔ (بحر)

مسئلہ۲۵: ایک شخص نے خریدنے کے لئے دوسرے کو وکیل کیا خریدنے سے پہلے یا بعد میں وکیل کو زرِ ثمن دے دیا کہ اسے ادا کر کے مبیع لاؤ وکیل نے روپیہ ضائع کر دیا اور وکیل خود تنگدست ہے اپنے پاس اس وقت روپیہ نہیں دے سکتا اس صورت میں بائع کو اختیار ہے کہ مبیع کو

روک لے اُس قبضہ نہ دے جب تک ثمن وصول نہ کرلے مگر مؤکل سے ثمن کا کا مطالبہ کر سکتا ہے اور فرض کرو کہ مؤکل نہ ثمن دیتا ہے نہ مبیع پر قبضہ لیا تو قاضی ان دونوں کی رضامندی سے چیز کو بیع کر دے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۶: وکیل بائع سے ایک چیز خریدی اور مشتری کا دَین مؤکل یا وکیل یا دونوں کے ذمہ ہے چاہتا یہ ہے کہ دام نہ دینا پڑے بقایا میں مجرا کر دیا جائے اگر مؤکل کے ذمہ دَین ہے تو محض عقد کرنے ہی سے مقاصہ یعنی ادلا بدلا ہو گیا اور اگر وکیل ومؤکل دونوں کے ذمہ ہے تو مؤکل کے دَین کے مقابلہ میں مقاصہ ہوگا وکیل کے نہیں اور تنہا وکیل پر دَین ہو تو اس سے بھی مقاصلہ ہو جائے گا مگر وکیل پر لازم ہو گا کہ اپنے پاس سے مؤکل کو ثمن ادا کرے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۷: وصی نے کسی یتیم کو چیز بیچنے کو کہا وکیل نے بیچ کر دام یتیم کو دے دیئے یہ دینا جائز نہیں بلکہ وصی کو دے۔ بیع صرف میں وکیل کیا ہے وکیل نے عقد کیا اور مؤکل نے عوض پر قبضہ کیا یہ درست نہیں عقد صرف باطل ہو جائے گا کہ اس میں مجلس عقد میں عاقد کا قبضہ ضروری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۸: کسی کو اس لئے وکیل کیا کہ وہ فلاں شخص سے یا کسی سے قرض لا دے یہ توکیل صحیح نہیں اور اگر اس لئے وکیل کیا ہے کہ میں نے فلاں سے قرض لیا ہے تو اُس پر قبضہ کر لے یہ توکیل صحیح ہے۔ اور قرض لینے کے لئے قاصد بنانا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۹: وکیل کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا وکیل اس لئے کیا کہ یہ چیز فلاں کو دے دے وکیل کو دینا لازم ہے مثلاً کسی سے کہا یہ کپڑا فلاں شخص کو دے دینا اُس نے منظور کر لیا وہ شخص چلا گیا اس کو دینا لازم ہے۔ غلام آزاد کرنے پر وکیل کیا اور مؤکل غائب ہو گیا وکیل آزاد کرنے پر مجبور نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ جس کام کے لئے وکیل بنایا گیا ہے دوسرے کو اُس کا وکیل کر دے ہاں اگر مؤکل نے اُس کو اختیار دیا ہو کہ خود کر دے یا دوسرے سے کرا دے تو وکیل بنا سکتا ہے یا وکیل کے وکیل نے کام کر لیا اُس کو مؤکل نے جائز کر دیا تو اب درست ہو گیا۔ وکیل سے کچھ کہہ دیا جو کچھ تو کرے منظور ہے وکیل نے وکیل کر لیا یہ توکیل درست ہے اور یہ وکیل کا ثانی مؤکل قرار پائے گا وکیل کا وکیل نہیں یعنی اگر وکیل اوّل مر جائے یا مجنون ہو جائے یا معزول کر دیا جائے تو اس کا اثر وکیل ثانی پر کچھ نہیں اور اگر وکیل اوّل نے ثانی کو

معزول کر دیا معزول ہو جائے گا۔ اگر وکیل اوّل نے دوسرے کو وکیل بناتے وقت یہ کہہ دیا کہ جو کرے گا جائز ہے اوراس وکیل دوم نے کسی کو وکیل کیا یہ درست نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: وکالت میں تھوڑی سی جہالت مضر نہیں مثلاً کہہ دیا ململ کا تھان خرید دو۔ شروط فاسدہ س وکالت فاسدہ نہیں ہوتی۔ اس میں شرط خیار نہیں ہوسکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: وکالت عقد لازم نہیں وکیل و مؤکل ہر ایک بغیر دوسرے کی موجودگی کے معزول کر سکتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ مؤکل اگر وکیل کو معزول کرے تو جب تک وکیل کو خبر نہ ہو معزول نہیں یعنی اس درمیان میں جو تصرف کرے گا نافذ ہوگا مؤکل یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں معزول کر چکا ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: وکیل کے قبضہ میں جو چیز ہوتی ہے وہ بطورِ امانت ہے یعنی ضائع ہو جانے سے ضمان واجب نہیں۔ (عالمگیری)

خرید وفروخت میں توکیل کا بیان

مسئلہ ۱: مؤکل نے یہ کہا کہ جو چیز مناسب سمجھو میرے لئے خرید لو یہ خریداری کی وکالت عامہ ہے جو کچھ بھی خریدے گا مؤکل انکار نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر یہ کہہ دیا کہ میرے لئے جو کپڑا چاہو خرید لو یہ کپڑے کے متعلق وکالت عامہ ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی خاص چیز کی خریداری کے لئے وکیل کیا ہو مثلاً یہ گائے یہ بکری یہ گھوڑا خرید دو۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ وہی معین چیز جس کی خریداری کا وکیل ہے خرید سکتا ہے اُس کے سوا دوسری چیز نہیں خرید سکتا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نہ تعمیم ہے نہ تخصیص مثلاً یہ کہہ دیا کہ میرے لئے ایک گائے خرید دو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر جہالت تھوڑی سی ہو توکیل درست ہے اور جہالت فاحشہ ہو توکیل باطل۔ (درمختار؟؟؟ وغیرہ)

مسئلہ ۲: جب خریدنے کا وکیل کیا جائے تو ضرور ہے کہ اُس چیز کی جنس وصفت یا جنس و ثمن بیان کر دیا جائے تاکہ جہالت میں کمی پیدا ہو جائے۔ اگر ایسا لفظ ذکر کیا جس کے نیچے کئی جنسیں شامل ہیں مثلاً یہ کہہ دیا چوپایہ خرید لاؤ یہ توکیل صحیح نہیں اگرچہ ثمن بیان کر دیا گیا ہو کیوں کہ اُس ثمن میں مختلف جنسوں کی اشیاء خرید سکتے ہیں اور اگر وہ لفظ ایسا ہے جس کے نیچے کئی نوعیں ہیں تو نوع بیان کرے یا ثمن بیان کرے اور نوع یا ثمن بیان کرنے کے بعد وصف یعنی اعلیٰ اوسط ادنیٰ بیان کرنا ضرور نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۳: یہ کہا کہ میرے لئے گھوڑا خرید لاؤ یا تزیب کا تھان خرید لاؤ یہ توکیل صحیح ہے اگر ثمن نہ ذکر

کیا ہو کہ اس میں بہت کم جہالت ہے اور وکیل اس صورت میں ایسا گھوڑا یا ایسا کپڑا خریدے گا جو مؤکل کے حال سے مناسب ہو۔ غلام یا مکان خریدنے کو کہا تو ثمن ذکر کرنا ضروری ہے یعنی اس قیمت کا خریدنا یا نوع بیان کر دے مثلاً حبشی غلام ورنہ توکیل صحیح نہیں یہ کہا کہ کپڑا خرید لاؤ یہ توکیل صحیح نہیں اگرچہ ثمن بھی بتا دیا ہو کہ یہ لفظ بہت جنسوں کو شامل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۴: طعام خریدنے کے لئے بھیجا مقدار بیان کر دی یا ثمن دے دیا تو عرف کا لحاظ کرتے ہوئے تیار کھانا لیا جائے کہ گوشت روٹی وغیرہ۔ (درمختار)

مسئلہ۵: یہ کہا کہ موتی کا ایک دانہ خرید لاؤ یا قوت سرخ کا نگینہ خرید لاؤ اور ثمن ذکر کیا تو کیل صحیح ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۶: گیہوں وغیرہ غلہ خریدنے کو کہا نہ مقدار ذکر کی کہ اتنے سیر یا اتنے مَن اور نہ ثمن ذکر کیا کہ اتنے کا یہ توکیل صحیح نہیں اور اگر بیان کر دیا ہے تو صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷: گاؤں کے کسی آدمی نے یہ کہا میرے لئے فلاں کپڑا خرید لو اور ثمن نہیں بتایا وکیل وہ کپڑا خریدے جو گاؤں والے استعمال کرتے ہیں اور ایسا کپڑا خریدنا جو گاؤں والوں کے استعمال میں نہیں آتا ہو نا جائز ہے یعنی مؤکل اُس کے لینے سے انکار کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۸: دلال کو روپے دیئے کہ اس کی میرے لئے چیز خرید دو اور چیز کا نام نہیں لیا اگر وہ کسی خاص چیز کی دلالی کرتا ہو تو وہی چیز مراد ہے ورنہ توکیل فاسد۔ (عالمگیری)

مسئلہ۹: توکیل میں مؤکل نے کوئی قید ذکر کی ہے اُس کا لحاظ ضروری ہے اُس کے خلاف کرے گا تو خریداری کا تعلق مؤکل سے نہیں ہوگا ہاں اگر مؤکل کے خلاف کیا اور اُس سے بہتر کیا جس کو مؤکل نے بتایا تھا تو یہ خریداری مؤکل پر نافذ ہوگی وکیل سے کہا خدمت کے لئے یا روٹی پکانے لئے لونڈی خرید لاؤ یا فلاں کام کے لئے غلام خرید لاؤ کنیز یا غلام ایسا خریدا جس کی آنکھیں نہیں یا ہاتھ پاؤں نہیں یہ خریداری مؤکل پر نافذ نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: مؤکل نے جو جنس متعین کی تھی وکیل نے دوسرے جنس سے بیع کی مؤکل پر نافذ نہیں اگر وہ چیز اُس کی بہ نسبت زیادہ کام کی ہے جس کو مؤکل نے کہا ہے مثلاً وکیل سے کہا تھا میرا غلام ہزار روپے کو بیچنا اُس نے ہزار اشرفی کو بیع کر دیا اور اگر وصف یا مقدار کے لحاظ سے مخالفت ہے دو صورتیں ہیں اس مخالفت میں مؤکل کا نفع ہے یا نقصان مؤکل پر نافذ ہے مثلاً اُس نے ایک ہزار روپے میں بیچنے کو کہا تھا اس نے ڈیڑھ ہزار میں بیع کی اور نقصان ہے تو نافذ

نہیں مثلاً نو سو میں بیع کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: وکیل نے کوئی چیز خریدی اور اُس میں عیب ظاہر ہوا جب تک وہ چیز وکیل کے پاس ہو اُس کے واپس کرنے کا حق وکیل کو ہے اور اگر وکیل مرگیا تو اُس کے وصی یا وارث کا یہ حق ہے اور یہ نہ ہوں تو یہ حق مؤکل کے لئے ہے اور اگر وکیل نے وہ چیز مؤکل کو دیدی تو اب بغیر اجازت مؤکل وکیل کو پھیرنے کا حق نہیں ہے یہی حکم وکیل بالبیع کا ہے کہ جب تکمبیع کی تسلیم نہیں کی واپسی کا حق اس کو ہے۔ وکیل نے عیب پر مطلع ہو کر بیع سے رضا مندی ظہار کردی تو اب وہ بیع وکیل پر لازم ہوگئی۔ واپسی کا حق جاتا رہا اور مؤکل کو اختیار ہے چاہے اس بیع کو قبول کرلے اور انکار کردے گا تو وکیل کی وہ چیز ہو جائے گی مؤکل سے کوئی تعلق نہیں۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۲: وکیل بالبیع نے چیز بیع کی مشتری کو مبیع کے عیب پر اطلاع ہوئی اگر مشتری نے ثمن وکیل کو دیا ہے تو وکیل سے واپس لے اور مؤکل کو دیا ہے مؤکل سے واپس لے اور مشتری نے وکیل کو دیا وکیل نے مؤکل کو دیا ہے مؤکل سے واپس لے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۳: مشتری نے مبیع میں عیب پایا مؤکل اُس عیب کا اقرار کرتا ہے مگر وکیل منکر ہے مبیع واپس نہیں ہوسکتی کیونکہ عقد کے حقوق وکیل سے متعلق ہیں مؤکل اجنبی ہے اس کا اقرار کوئی چیز نہیں اور اگر وکیل اقرار کرتا ہے مؤکل انکار کرتا ہے وکیل پر واپسی ہو جائے گی پھر اگر وہعیب اس قسم کا ہے کہ اتنے دنوں میں کہ مؤکل کے یہاں سے چیز آئی پیدا نہیں ہوسکتا جب تو چیز مؤکل پر واپس ہو جائے گی اور اگر وہ عیب ایسا ہے کہ اتنے دنوں میں پیدا ہوسکتا ہے تو وکیل کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ یہ عیب کے مؤکل کے یہاں تھا اور اگر وکیل کے پاس گواہ نہ ہوں تو مؤکل پر قسم دے گا اگر قسم سے انکار کرے چیز واپس ہوگی اور قسم کھالے تو وکیل پر لازم ہوگی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴: وکیل بے بیع فاسد کے ساتھ چیز خریدی یا بیچی اگر مؤکل ثمن دے چکا ہے یا مبیع کی تسلیم کر دی ہے اور ثمن وصول کر کے مؤکل کو دے چکاہ بہرحال وکیل کو بیع فسخ کر دینے کا اختیار ہیے اور ثمن مؤکل سے لیکر بائع کو واپس کردے کہ یہ فسخ بیع حق مؤکل کی وجہ سے نہیں ہے کہ اُس سے اجازت لے بلکہ حق شرع کی وجہ سے ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۵: وکیل کو یہ اختیار ہے کہ جب تک مؤکل سے ثمن نہ وصول کرلے چیز اپنے قبضہ میں رکھے مؤکل کو نہ دے خواہ وکیل نے ثمن اپنے پاس سے بائع کو دے دیا ہو یا نہ دیا ہو یہ اُس صورت

میں ہے کہ ثمن مؤجل نہ ہو اور اگر ثمن مؤجل ہو یعنی ادا کی کوئی میعاد مقرر ہو تو مؤکل کے حق میں بھی مؤجل ہو گیا یعنی جب تک میعاد پوری نہ ہو مؤکل سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اگر بیع میں ثمن مؤجل نہ تھا بیع کے بعد بائع نے ثمن کے لئے کوئی میعاد مقرر کر دی تو مؤکل پر مؤجل نہ ہوگا یعنی وکیل اسی وقت اُس سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۶: وکیل نے ہزار روپے میں چیز خریدی بائع نے وہ ہزار وکیل کو ہبہ کر دیئے مؤکل سے پورے ہزار کا مطالبہ کرے گا اور اگر بائع نے پانچ سو ہبہ کر دیئے تو یہ پانچ سو مؤکل سے ساقط ہو گئے بقیہ پانچ سو کا مطالبہ ہوگا اور اگر پہلے پانچ سو ہبہ کر دیئے پھر پانچ سو ہبہ ہبہ کیئے پہلے پانچ سو مؤکل سے ساقط ہو گئے بعد والے پانچ سو کا وکیل مطالبہ کر سکتا ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۱۷: وکیل نے ثمن وصول کرنے کے لئے مبیع کو روک لیا اس کے بعد مبیع ہلاک ہو گئی تو وکیل کا نقصان ہوا مؤکل سے کچھ نہیں لے سکتا اور رد کی نہیں تھی اور ہلاک ہو گئی تو مؤکل کا نقصان ہوا مؤکل کو ثمن دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: بیع صرف وسلم میں مجلس عقد قبضہ ضروری ہے بدون قبضہ جدا ہو جانا عقد کو باطل کر دیتا ہے اس سے مراد وکیل کی جدائی ہے مؤکل کے جدا ہونے کا اعتبار نہیں فرض کرو مؤکل بھی وہاں موجود تھا عقد کے بعد قبضہ سے پہلے مؤکل چلا گیا عقد باطل نہ ہوا اور وکیل چلا گیا باطل ہو گیا اگرچہ مؤکل موجود ہو۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۹: وکیل بالشرا کو مؤکل نے روپے دے دیئے تھے اُس نے چیز خریدی اور دام نہیں دیئے وہ چیز مؤکل کو دے دی اور مؤکل کے روپے خرچ کر ڈالے اور بائع کو روپے اپنے پاس سے دے دیئے یہ خریداری مؤکل ہی کے حق میں ہو گی اور اگر دوسرے روپے سے چیز خریدی مگر ادا کئے مؤکل کے روپے تو خریداری وکیل کے حق میں ہو گی مؤکل کے لئے ضمان دینا ہوگا۔ (بحر)

مسئلہ ۲۰: وکیل بالشراء نے مؤکل سے ثمن نہیں لیا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ مؤکل سے ملے گا تب دوں گا اُسے اپنے پاس دینا ہوگا اور وکیل بالبیع نے چیز بیچ ڈالی اور ابھی دام نہیں ملے ہیں تو مؤکل سے کہہ سکتا ہے کہ مشتری دے گا تو دوں گا اُس کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے پاس سے دیدے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱: وکیل سے بالبیع نے مؤکل سے کہا کہ میں نے تمہارا کپڑا فلاں کے ہاتھ بیچ ڈالا میں اُس کی طرف سے تمہیں اپنے پاس سے دام دیئے دیتا ہوں تو متبرع ہے مشتری سے نہیں لے سکتا

اور اگر یہ کہا کہ میں تمہیں اپنے پاس سے دام دیئے دیتا ہوں مشتری کے زمہ جو دام ہیں وہ میں لے لوں گا اس طرح دینا جائز نہیں جو کچھ مؤکل کو دی اُس سے واپس لے۔ (بحر)

مسئلہ۲۲: آڑھتی کے پاس لوگ اپنے مال رکھ دیتے ہیں اور بیچنے کو کہہ دیتے ہیں اُس نے چیز بیع کی اور اپنے پاس سے دام دے دیئے کہ مشتری سے ملیں گے تو میں لے لوں گا مشتری مفلس ہو گیا اُس سے ملنے کی اُمید نہیں تو جو کچھ آڑھتی نے مال والوں کو دیا ہے اُن سے واپس لے سکتا ہے۔ (بحر)

مسئلہ۲۳: مؤکل نے وکیل کو ہزار روپے چیز خریدنے کے لئے دیئے اُس نے چیز خریدی مگر ابھی بائع کو ثمن ادا نہیں کیا اور رہ روپے ضائع ہو گئے تو مؤکل کے ضائع ہونے یعنی اُس کو دوبارہ دینا ہو گا اور اگر مؤکل نے پہلے روپے نہیں دیئے ہیں وکیل کے خریدنے کے بعد دیئے اور بائع کو ابھی نہیں دیئے روپے ضائع ہو گئے تو وکیل کے ہلاک ہوئے اور اگر پہلے دے دیئے تھے اور وکیل نے بائع کو نہیں دیئے اور ہلاک ہو گئے تو وکیل مؤکل سے دوبارہ لے گا اور اس مرتبہ بھی ہلاک ہو گئے تو اب مؤکل سے نہیں لے سکتا اپنے پاس سے دینا ہوگا۔ (بحر)

مسئلہ۲۴: غلام خریدنے کیلئے ہزار روپے کسی نے دیئے تھے روپے گھر میں رکھ کر بازار گیا اور غلام خریدا لایا بائع کو روپیہ دینا چاہتا ہے دیکھتا ہے کہ روپے چوری ہو گئے اور غلام بھی اسی کے گھر مر گیا ایک طرف بائع آیا کہ روپیہ دو دوسری طرف مؤکل آتا ہے کہتا ہے غلام لاؤ اس کا حکم یہ ہے کہ مؤکل سے ہزار روپے لے کر بائع کو دے اور پہلے کے روپے اور غلام یہ ہلاک ہوئے مؤکل ان کا کوئی معاوضہ نہیں لے سکتا کہ امانت تھے۔ (خانیہ)

مسئلہ۲۵: ایک شخص سے کہا کہ ایک روپیہ کا پانچ سیر گوشت لا دو وہ ایک روپیہ کا دس سیر گوشت لایا اور گوشت بھی وہ ہے جو بازار میں روپیہ کا پانچ سیر ملتا ہے مؤکل کو صرف پانچ سیر آٹھ آنے میں لینا ضروری ہے اور باقی گوشت وکیل کے ذمہ۔ اور اگر پاؤ آدھ سیر زائد لایا ہے مگر اتنے ہی میں جتنے ہیں مؤکل نے بتایا تھا تو یہ زیادتی مؤکل کے ذمہ لازم ہے اس کے لینے سے انکار نہیں کرسکتا اور اگر گوشت روپیہ کا پانچ سیر والا نہیں ہے بلکہ یہ گوشت روپیہ کا دس سیر بکتا ہے تو اس میں سے مؤکل کو کچھ لینا ضرور نہیں یہی حکم ہر وزنی چیز کا ہے۔ اور اگر قیمتی چیز ہو مثلاً یہ کہا کہ پانچ روپے کا ململ کا تھان لاؤ وکیل پانچ روپے میں دو تھان لایا مگر تھا وہی ہے جو بازار میں پانچ کا آتا ہے تو مؤکل کو لینا لازم نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۶: ایک چیز معین کر کے کہا کہ یہ چیز میرے لئے خرید لاؤ مثلاً یہ بکری یہ گائے یہ بھینس تو

وکیل کو وہ چیز اپنے لئے خریدنے کی ہے یا منہ سے کہہ دیا کہ اس کو اپنے لئے یا فلاں کے لئے خریدتا ہوں جب بھی وہ چیز مؤکل ہی کے لئے ہے۔ (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۲۷: وکیل مذکور نے مؤکل کی موجودگی میں چیز اپنے لئے خریدی یعنی صاف طور پر کہہ دیا کہ اپنے لئے خریدتا ہوں یا ثمن جو کچھ اُس نے بتایا تھا اُس کے خلاف دوسری جنس کو ثمن کیا اُس نے روپیہ کہا تھا اس نے اشرفی یا نوٹ سے وہ چیز خریدی یا مؤکل نے ثمن کی جنس کو معین نہیں کیا تھا اس نے نقود کے علاوہ دوسری چیز کے عوض میں خریدی یا اس نے خود نہیں خریدی بلکہ دوسرے کو خریدنے کے لئے وکیل کیا اور اُس نے اس کی عدم موجودگی میں خریدی ان سب صورتوں میں وکیل کی مِلک ہوگی مؤکل کی نہیں ہوگی اور اگر وکیل کے وکیل نے وکیل کی موجودگی میں خریدی تو مؤکل کی ہوگی۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸: غیر معین چیز خریدنے کے لئے وکیل کیا تو جو کچھ خریدے گا وہ خود وکیل کے لئے ہے مگر دو صورتوں میں مؤکل کے لئے ہے ایک یہ کہ خریداری کے وقت اُس نے مؤکل کے لئے خریدنے کی نیت کی دوسری یہ کہ مؤکل کے مال سے خرید لی یعنی عقد کو وکیل نے مال مؤکل کے لئے خریدنے کی نیت کی دوسری یہ کہ مؤکل کے مال سے خریدی یعنی عقد کو وکیل نے مال مؤکل کی طرف نسبت کیا مثلاً یہ چیز فلاں کے روپے سے خریدتا ہوں۔ (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۹: عقد کو اپنے روپے کی طرف نسبت کیا تو اسی کے لئے ہے اور اگر عقد کو مطلق روپے سے کیا نہ یہ کہا کہ مؤکل کے روپے سے نہ یہ کہ اپنے روپے سے تو جو نیت ہو اپنے لئے نیت کی تو اپنے لئے مؤکل کے لئے نیت کی تو مؤکل کے لئے اور اگر نیتوں میں اختلاف ہے تو یہ دیکھا جائے گا کہ کس کے روپے اُس نے دیئے اپنے دیئے تو اپنے لئے خریدی ہے مؤکل کے دیئے تو اُس کے لئے خریدی ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۳۰: وکیل ومؤکل میں اختلاف ہے وکیل کہتا ہے میں نے تمہارے (مؤکل) کے لئے خریدی ہے مؤکل کہتا ہے تم نے اپنے لئے خریدی ہے اس صورت میں کل کا قول معتبر ہے جب کہ مؤکل نے روپیہ نہ دیا ہو اور اگر مؤکل نے روپیہ دے دیا ہو تو وکیل کا قول معتبر ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱: معین غلام کی خریداری کا وکیل تھا پھر وکیل ومؤکل میں اختلاف ہوا اگر غلام زندہ ہے وکیل کا قول معتبر ہے مؤکل نے دام دیئے ہوں یا نہ دیئے ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۲: خریدار نے کہا یہ چیز میرے ہاتھ زید کے لئے ہے اُس نے بیچی اس کے بعد خریدار یہ کہتا ہے کہ زید نے مجھے خریدنے کا حکم نہیں کیا تھا مقصود یہ ہے کہ اس کو میں خود لوں زید کو نہ دوں اگر زید لینا چاہتا ہے تو چیز لے لیگا اور خریدار کا انکار لغو و بیکار ہے۔ ہاں اگر زید بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے اُسے حکم نہیں دیا تھا تو خریدار لے گا زید کو نہیں ملے گا مگر جب کہ باوجود اس کے کہ زید نہ کہہ دیا کہ میں نے اُس سے لینے کو نہیں کہا ہے خریدار نے وہ چیز زید کو دے دی اور زید نے لے لی تو اب زید کی ہوگئی اور یہ تعاطی کے طور پر زید سے بیع ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۳: دو چیزیں خریدنے کے لئے حکم ہوا خواہ دونوں معین ہوں یا غیر معین اور ثمن معین نہیں کیا ہے کہ اتنے میں خریدی جائیں وکیل نے ایک خریدی اگر یہ واجبی قیمت میں خریدی ہیں یا خفیف سی زیادتی کے ساتھ خریدی کہ اتنی زیادتی کے ساتھ لوگ خرید لیتے ہوں تو یہ بیع مؤکل کے لئے ہوگی اور اگر بہت زیادہ داموں کے ساتھ خریدی تو مؤکل کے لئے لینا ضرور نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۴: دو چیزیں خریدنے کے لئے وکیل کیا اور ثمن معین کر دیا ہے مثلاً ہزار روپے میں دونوں خریدو اور فرض کرو کہ دونوں قیمت میں یکساں ہیں وکیل نے ایک کو پانچ سو کم میں خریدا تو مؤکل پر ناقد ہے اور پانچ سو سے زیادہ میں خریدی اگرچہ تھوڑی ہی زیادتی ہو تو مؤکل پر نافذ نہیں مگر جب کہ دوسری باقی روپے میں مؤکل کے مقدمہ دائر کرنے سے پہلے خریدنے مثلاً پہلی ساڑھے پانچ سو میں خریدی اور دوسرے ساڑھے چار سو میں کہ دونوں ایک ہزار میں ہو گئیں اب دونوں مؤکل پر لازم ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۵: زید کا عمرو پر دَین ہے زید نے عمرو سے کہا کہ تمہارے ذمہ جو میرے روپے ہیں اُن کے بدلے فلاں چیز معین میرے لئے خریدلو یا فلاں سے فلاں چیز خریدلو یعنی چیز معین کر دی ہو یا بائع کو معین کر دیا ہو یہ توکیل صحیح ہے عمرو خرید کر جب وہ روپیہ بائع کو دیدے گا زید کے دَین سے بری الذمہ ہو جائے گا زید نہ تو چیز کے لینے سے انکار کر سکتا ہے نہ اب دَین کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر نہ چیز کو معین کیا نہ بائع کو معین کیا اور مدیون نے چیز خرید لی اور روپیہ ادا کر دیا تو بری الذمہ نہیں ہوا زید اس سے دَین کا مطالبہ کر سک تا ہے اور وہ چیز جو خریدی ہے مدیون کی ہے زید اُس کے لینے سے انکار کر سکتا ہے اور فرض کرو ہلاک ہوگئی تو مدیون کی ہلاک ہوئی زید سے تعلق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۶: دائن نے مدیون سے کہہ دیا کہ میرا روپیہ جو تمہارے ذمہ ہے اُسے خیرات کر دو یہ کہنا صحیح

ہے خیرات کر دے گا تو دائن کی طرف سے ہوگا اب دَین کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یونہی مالک مکان نے کرایہ دار سے یہ کہا کہ کرایہ جو تمھارے ذمہ ہے اُس سے مکان کی مرمت کرو اُس نے کرا دی درست ہے کرایہ کا مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۷: ایک چیز ہزار روپے میں خریدنے کو کہا تھا اور روپے بھی دے دیئے اُس نے خرید لی اور چیز بھی ایسی ہے جس کی واجبی قیمت ہزار روپے ہے وہ شخص کہتا ہے یہ پانچ سو میں تم نے خریدی ہے اور وکیل کہتا ہے نہیں میں نے ہزار میں خریدی ہے اس میں وکیل کا قول معتبر ہوگا اور اگر واجبی قیمت اُس کی پانچ سو ہی ہے تو مؤکل کا قول معتبر ہے اور اگر روپے نہیں دیئے ہیں اور واجبی قیمت پانچ سو ہے جب بھی مؤکل کا قول معتبر ہے اور اگر واجبی قیمت ہزار ہے تو دونوں پر حلف دیا جائے گا اگر دونوں قسم کھا جائیں تو عقد فسخ ہو جائے گا اور وہ چیز وکیل کے ذمہ لازم ہو جائے گی۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۳۸: مؤکل نے چیز کو معین کر دیا ہے مگر ثمن نہیں معین کیا کہ کتنے میں خریدنا اور یہی اختلاف ہوا یعنی وکیل کہتا ہے میں نے ہزار میں خریدی ہے مؤکل کہتا ہے پانچ سو میں خریدی ہے یہاں بھی دونوں پر حلف ہے اگرچہ بائع وکیل کی تصدیق کرتا ہو کہ اس کی تصدیق کا کچھ لحاظ نہیں کیونکہ یہ اس معاملہ میں اجنبی ہے اور بعد حلف وہ چیز وکیل پر لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۹: مؤکل یہ کہتا ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ پانچ سو میں خریدنا اور وکیل کہتا ہے تم نے ہزار روپے میں خریدنے کو کہا تھا یہاں مؤکل کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو وکیل کے گواہ معتبر ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۰: ایک شخص سے کہا تھا کہ میری یہ چیز اتنے میں بیع کر دو اور اُس وقت اُس چیز کی اُتنی ہی قیمت تھی مگر بعد میں قیمت زیادہ ہوگئی تو وکیل کو اُتنی میں بیچنا اب درست نہیں یعنی نہیں بیچ سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: خرید و فروخت و اجارہ و بیع سلم و بیع صرف کا وکیل اُن لوگوں کے ساتھ عقد نہیں کر سکتا جن کے حق میں اس کی گواہی مقبول نہیں اگرچہ واجبی قیمت کے ساتھ عقد کیا ہو ہاں اگر مؤکل نے اس کی اجازت دے دی ہو کہہ دیا ہو کہ جس کے ساتھ چاہو عقد کرو تو ان لوگوں سے واجبی قیمت پر عقد کر سکتا ہے اور اگر مؤکل نے عام اجازت نہیں دی ہے اور واجبی قیمت سے زیادہ پر ان لوگوں کے ہاتھ چیز بیع کی تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۲: وکیل کو یہ جائز نہیں کہ اُس چیز کو خود خرید لے جس کی بیع کے لئے اس کو وکیل کیا ہے یعنی

یہ بیع ہی نہیں ہوسکتی کہ خود بائع ہو اور خود مشتری۔ (درمختار)

مسئلہ۴۳: مؤکل نے اُن لوگوں سے بیع کی صریح لفظوں میں اجازت دے دی ہو جب بھی اپنی ذات یا نابالغ لڑکے یا اپنے غلام کے ہاتھ جس پر دَین نہ ہو بیع کرنا جائز نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۴۴: وکیل کم یا زیادہ جتنی قیمت پر چاہے خرید وفروخت کرسکتا ہے جب کہ تہمت کی جگہ نہ ہو اور مؤکل نے دام بتائے نہ ہوں مگر بیع صرف میں غبن فاحش کے ساتھ بیع کرنا درست نہیں اور وکیل یہ بھی کرسکتا ہے کہ چیز کو غیر نقود کے بدلے میں بیع کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۴۳: بیع کو وکیل چیز اُدھار بھی بیع کرسکتا ہے جب کہ مؤکل بطور تجارت چیز بیچنا چاہتا ہو اور اگر ضرورت و حاجت کے لئے بیع کرتا ہے مثلاً خانہ داری کی چیزیں ضرورت کے وقت بیچ ڈالتے ہیں اس صورت میں وکیل کو اُدھار بیچنا جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۴۴: عورت نے سوت کا مُکر کسی کو بیچنے کے لئے دیا اُدھار بیچنا جائز نہیں غرض اگر قرینہ سے یہ ثابت ہو کہ مؤکل کی مراد نقد بیچنا ہے تو اُدھار بیچنا درست نہیں اور جہاں اُدھار بیچنا درست ہے اُس سے مراد اُتنے زمانہ کے لئے اُدھار بیچنا ہے جس کا رواج ہو اگر زمانہ طویل کر دیا مثلاً عام طور پر لوگ ایک مہینے کی مدت دیتے تھے اس نے زیادہ کر دی یہ جائز نہیں۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ۴۵: مؤکل نے کہا اس چیز کو سو روپے میں اُدھار بیچ دینا اُس نے سو روپے نقد میں بیچ دی یہ جائز ہے اور اگر مؤکل نے دام نہ بتائے ہوں یہ کہا کہ اس کو اُدھار بیچنا وکیل نے نقد بیچ دی یہ جائز نہیں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۴۶: وکالت کو زمانہ یا مکان کے ساتھ مقید کرنا درست ہے یعنی مؤکل نے کہہ دیا کہ اسکو کل بیچنا یا خریدنا یا فلاں جگہ خریدنا یا بیچنا وکیل آج عقد نہیں کرسکتا۔ اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۴۷: وکیل سے کہا جاؤ بازار سے فلاں چیز فلاں شخص کی معرفت خرید لاؤ وکیل نے بغیر اُس کی معرفت کے خریدی یہ درست ہے یعنی اگر وہ چیز ضائع ہوگئی تو وکیل ضامن نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ بغیر اُس کی معرفت کے مت خریدنا وکیل نے بغیر معرفت خرید لی یہ جائز نہیں ہلاک ہو جائے تو وکیل کا نقصان ہے مؤکل سے تعلق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۴۸: ایسی چیز بیچنے کے لئے وکیل کیا ہے جس میں بار برداری صَرف ہوگی اور وکیل و مؤکل دونوں ایک ہی شہر میں ہیں تو اُس سے مراد اُسی شہر میں بیچنا ہے دوسرے شہر میں لے جانا جائز نہیں

فرض کرو دوسری جگہ بار کرا کے لے گیا اور چوری ہوگئی یا ضائع ہوگئی وکیل کا تاوان دینا ہو گا اور اگر بار برداری کا صرفہ نہ ہوتا ہو اور مؤکل نے جگہ کی تعیین نہیں کی ہے تو اس شہر کی خصوصیت نہیں وکیل کو اختیار ہے جہاں چاہے لے جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: مؤکل نے وکیل پر کوئی شرط کر دی ہے جو پوری طور پر مفید ہے وکیل کو اُس شرط کی رعایت واجب ہے مثلاً کہا تھا اس کو خیار کے ساتھ بیع کرنا وکیل نے بلا خیار بیع کر دی یہ جائز نہیں۔ مؤکل نے کہا تھا کہ میرے لئے اس میں خیار رکھنا اور خیار کی شرط نہیں کی جب تو بیع ہی جائز نہیں اور اگر مؤکل کیلئے خیار شرط کیا تو وکیل و مؤکل دونوں کے لئے ہوگا۔ مؤکل نے مطلق بیع کی اجازت دی وکیل نے مؤکل یا اجنبی کے لئے خیار شرط کیا یہ بیع صحیح ہے۔ مؤکل نے ایسی شرط لگائی جس کا کوئی فائدہ نہیں اس کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: وکیل نے اُدھار بیچی تو ثمن کے لئے مشتری سے کفیل لے سکتا ہے یا ثمن کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ سکتا ہے لہٰذا اس صورت میں وکیل کے پاس سے رہن کی چیز ہلاک ہوگئی یا کفیل سے وصولی کی کوئی صورت ہی نہ رہی تو وکیل ضامن نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۵۱: مؤکل نے کہہ دیا ہے کہ جس کے ہاتھ بیع کرو اُس سے کفیل لینا یا کوئی چیز رہن رکھ لینا وکیل نے بغیر رہن و کفالت بیع کر دی یہ جائز نہیں۔ وکیل و مؤکل میں اختلاف ہوا مؤکل کہتا ہے میں رہن یا کفالت کیلئے کہا تھا وکیل کہتا ہے نہیں کہا تھا اس میں مؤکل کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: وکیل نے بیع کی اور مشتری کی طرف سے ثمن کی خود ہی کفالت کی یہ کفالت جائز نہیں اور اگر وہ بیع کا وکیل نہیں ہے بلکہ مشتری سے ثمن وصول کرنے کے لئے وکیل ہے یہ مشتری کی طرف سے ثمن کی کفالت کرتا ہے جائز ہے اور مشتری سے ثمن وصول کرنے کے لئے وکیل ہے یہ مشتری کی طرف سے ثمن کی کفالت کرتا ہے جائز ہے اور مشتری سے ثمن معاف کر دے تو معاف نہ ہوگا۔ (خانیہ)

مسئلہ ۵۳: وکیل نے مشتری سے ثمن وصول کرنے میں تاخیر کر دی یعنی بیع کے بعد اُس کے لئے میعاد مقرر کر دی یا ثمن معاف کر دیا یا مشتری نے حوالہ کر دیا اس نے قبول کر لیا یا اُس نے کھوٹے روپے دے دیئے اس نے لے لئے یہ سب درست ہے یعنی جو کچھ کر چکا ہے مشتری سے اُس کے خلاف نہیں کر سکتا مگر مؤکل کے لئے تاوان دینا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جو شخص خریدنے کا وکیل ہو اُس کی خریداری کے لئے مؤکل نے ثمن کی تعیین نہ کی ہو تو

اُتنے ہی دام کے ساتھ خرید سکتا ہے جو چیز کی اصلی قیمت ہے یا کچھ زیادہ کے ساتھ خرید سکتا ہے کہ عام طور پر لوگوں کے خریدنے میں یہ دام ہوتے ہوں یہ اُن چیزوں میں ہے جن کا ثمن معروف ومشہور نہ ہواور اگر ثمن معروف ہے جیسے روٹی۔ گوشت۔ ڈبل روٹی۔بسکٹ اور انکے علاوہ بہت سی چیزیں ان کو وکیل نے زیادہ ثمن سے خریدا اگرچہ بہت تھوڑی زیادتی ہے مثلاً چار پیسے میں چار روٹیاں آتی ہیں اس نے پانچ کی چار خریدیں یہ بیع مؤکل پر نافذ نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۵۵: چیز بیچنے کے لئے وکیل کیا وکیل نے اُس میں سے آدھی بیچ دی اور چیز ایسی ہے جس میں تقسیم نہ ہو سکے جیسے لونڈی غلام گائے بکری کہ ان میں تقسیم نہیں ہوسکتی اگر مؤکل کے دعویٰ کرنے سے پہلے وکیل نے دوسرا نصف بھی بیچ دیا جب تو جائز ہے ورنہ نہیں اور اگر چیز ایسی ہے جس کے حصہ کرنے میں نقصان نہ ہو جیسے جَو گیہوں تو نصف کی بیع صحیح ہے چاہے باقی کو بیع کرے یا نہ کرے اور اگر خریدنے کا وکیل ہے اور آدھی چیز خریدی تو جب تک باقی کو خرید نہ لے مؤکل پر نافذ نہ ہوگی اُس چیز کے حصے ہو سکتے ہوں یا نہ ہوں سکیں دونوں کا ایک حکم ہے۔(درمختار، بحر)

مسئلہ۵۶: مشتری نے مبیع میں عیب پایا اور وکیل پر اس کو رد کر دیا اس کی چند صورتیں ہیں مشتری نے گواہوں سے عیب ثابت کیا ہے یا وکیل پر حلف دیا گیا اس نے حلف سے انکار کیا یا خود وکیل نے عیب کا اقرار کیا بشرطیکہ اس تیسری صورت میں وہ عیب ایسا ہو کہ اس مدت میں پیدا نہیں ہوسکتا ان تینوں میں صورتوں میں وکیل پر رد مؤکل پر رد ہے اور اگر عیب ایسا ہے جس کا مثل اس مدت میں پیدا ہوسکتا ہے اور وکیل نے اس کا اقرار کر لیا تو وکیل پر رد مؤکل پر رد نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۵۷: مبیع ایسے عیب کی وجہ سے جس کا مثل حادث ہوسکتا ہے وکیل پر بوجہ اقرار کے رد کی گئی اس صورت میں وکیل کو مؤکل پر دعویٰ کرنے کا حق ہے گواہوں سے اگر مؤکل کے یہاں عیب ہونا ثابت کر دے گا یا بصورت گواہ نہ ہونے کے مؤکل پر حلف دیا جائے گا اگر حلف سے انکار کر دے گا تو مؤکل پر رد کر دی جائے گی اور اگر وکیل پر رد کیا جانا قاضی کے حکم سے نہ ہو بلکہ خود وکیل نے اپنی رضا مندی سے چیز واپس لی تو اب مؤکل پر دعویٰ کرنے کا بھی حق نہیں ہے کہ اس طرح واپسی حق ثالث میں بیع جدید ہے۔(بحرالرائق)

مسئلہ۵۸: وکالت میں اصل خصوص ہے کیونکہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ وکیل کے لئے معین کر کے کام

بتایا جاتا ہے عموم بہت کم ہوتا ہے اور مضاربت میں عموم اصل ہے یعنی عام طور پر مضارب کو امورِ تجارت میں وسیع اختیارات دیئے جاتے ہیں کیونکہ مضارب کے لئے پابندی اکثر موقع پر اصل مقصود کے منافی ہوتی ہے اس قاعدۂ کلیہ کی تفریع یہ ہے کہ وکیل نے اُدھار بیچا مؤکل نے کہا میں نے تم سے نقد بیچنے کو کہا تھا وکیل کہتا ہے تم نے مطلق رکھا تھا نقد یا اُدھار کسی کی تخصیص نہیں تھی مؤکل کی بات مانی جائے گی اور یہی صورت مضاربت میں ہو کہ رب المال کہتا ہے میں نے نقد بیچنے کو کہا تھا اور مضارب کہتا ہے نقد یا اُدھار کسی کی تعیین نہ تھی تو مضارب کی بات مانی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ۵۹: وکیل مدعی ہے کہ میں نے چیز بیچ دی اور ثمن پر قبضہ بھی کر لیا مگر ثمن ہلاک ہو گیا اور مشتری بھی وکیل کی تصدیق کرتا ہے مؤکل کہتا ہے دونوں جھوٹے ہیں وکیل کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۶۰: مؤکل کہتا ہے میں نے تجھ کو وکالت سے جدا کر دیا وکیل کہتا ہے وہ چیز تو میں نے کل ہی بیچ ڈالی وکیل کی بات مانی جائے گی۔ (بحر)

مسئلہ۶۱: ایک شخص نے دو شخصوں کو وکیل کیا تو ان میں سے ایک تنہا تصرف نہیں کر سکتا اگر کرے گا مؤکل پر نافذ نہیں ہوگا دوسرا مجنوں ہوگیا یا مر گیا جب اُس ایک کو تصرف کرنا جائز نہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ اُس کام میں دونوں کی رائے اور مشورہ کی ضرورت ہو مثلاً بیع کی اگرچہ ثمن بھی بتا دیا ہو اور یہ حکم وہاں ہے کہ دونوں کو ایک ساتھ وکیل بنایا یعنی یہ کہا میں نے دونوں کو وکیل کیا یا زید و عمرو کو وکیل کیا اور اگر دونوں کو ایک کلام میں وکیل نہ بنایا ہو آگے پیچھے وکیل کیا ہو تو ہر ایک بغیر دوسرے کی رائے کے تصرف کر سکتا ہے۔ (بحر)

مسئلہ۶۲: دو شخصوں کو مقدمہ کی پیروی کے لئے وکیل کیا تو بوقت پیروی دونوں کا مجتمع ہونا ضروری نہیں تنہا ایک بھی پیروی کر سکتا ہے بشرطیکہ امور مقدمہ میں دونوں کی رائے مجتمع ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۶۳: زوجہ کو بغیر مال کے طلاق دینے کے لئے یا غلام کو بغیر مال آزاد کرنے کے لئے دو شخصوں کو وکیل کیا ان میں تنہا ایک شخص طلاق دے سکتا ہے آزاد کر سکتا ہے یہاں تک کہ ایک نے طلاق دے دی اور دوسرا انکار کرتا ہے جب بھی طلاق ہو گئی۔ یونہی کسی کی امانت واپس کرنے کے لئے یا عاریت پھیرنے کے لئے یا غصب کی ہوئی چیز دینے کے لئے یا بیع فاسد میں رد کرنے کے لئے دو وکیل کئے تنہا ایک شخص بغیر مشارکت دوسرے کے یہ سب کام

کر سکتا ہے۔ زوجہ کو طلاق دینے کے لئے دوشخصوں کو وکیل کیا اور یہ کہہ دیا کہ تنہا ایک شخص طلاق نہ دے بلکہ دونوں جمع ہوکر متفق ہوکر طلاق دیں اور ایک نے طلاق دے دی دوسرے نے نہیں دی یا ایک نے طلاق دی دوسرے نے اسے جائز کیا طلاق نہ ہوئی اور گر یہ کہا کہ تم دونوں مجتمع ہوکر اُسے تین طلاقیں دے دینا ایک نے ایک طلاق دی دوسرے نے دو طلاقیں دیں ایک بھی نہیں ہوئی جب تک مجتمع ہوکر دونوں تین طلاقیں نہ دیں۔ یونہی دوشخصوں سے کہا کہ میری عورتوں میں سے ایک کو تم دونوں طلاق دے دو اور عورت کو معین نہ کیا تو تنہا ایک شخص طلاق نہیں دے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: دوشخصوں کو کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے وکیل کیا یا عورت نے دوشخصوں کو نکاح کا وکیل کیا تنہا ایک وکیل نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ مؤکل نے مہر کا تعین بھی کر دیا ہو۔ خلع کے لئے دوشخصوں کو وکیل کیا تنہا ایک شخص خلع نہیں کرسکتا اگرچہ بدل خلع بھی ذکر کر دیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: امانت یا عاریت یا مغصوب شے کو واپس لینے کے لئے دوشخصوں کو وکیل کیا تو تنہا ایک شخص واپس نہیں لے سکتا جب تک اس کا ساتھی بھی شریک نہ ہو فرض کرو اگر تنہا نے واپس لی اور ضائع ہوئی تو اُسے پوری چیز کا تاوان دینا ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۶۶: دَین ادا کرنے کے لئے دو وکیل کئے تو ایک تنہا بھی ادا کرسکتا ہے دوسرے کی شرکت ضروری نہیں اور دَین وصول کرنے کے لئے دو وکیل کئے تو تنہا ایک وصول نہیں کرسکتا۔ (بحر)

مسئلہ ۶۷: دَین وصول کرنے کے لئے دوشخصوں کو وکیل کیا اور مؤکل غائب ہوگیا اور ایک وکیل بھی غائب ہوگیا جو وکیل موجود تھا اُس نے دَین کا مطالبہ کیا مدیون دَین کا اقرار کرتا ہے مگر وکالت سے انکار کرتا ہے وکیل نے گواہوں سے ثابت کیا کہ فلاں شخص نے دَین وصول کرنے کا مجھے اور فلاں شخص کو وکیل کیا ہے اس صورت میں قاضی دونوں کی وکالت کا حکم دے گا دوسرا وکیل جو غائب ہے جب آجائے گا اُسے گواہ پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ دونوں مل کر دَین وصول کرلیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: واہب نے دوشخصوں کو وکیل کیا کہ یہ چیز فلاں موہوب کو تسلیم کردو انہیں کا ایک شخص تسلیم کرسکتا ہے اور اگر موہوب لہ نے قبضہ کے لئے دوشخصوں کو وکیل کیا تھا ایک شخص قبضہ نہیں کرسکتا اور اگر دوشخصوں کو وکیل کیا کہ یہ چیز کسی کو ہبہ کردو اور موہوب لہ کو

معین نہیں کیا تو ایک شخص کسی کو ہبہ نہیں کرسکتا اور اگر موہوب لہ کو معین کر دیا ہے تو ایک شخص ہبہ کرسکتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۶۹: رہن ایک شخص تنہا نہیں رکھ سکتا مکان یا زمین کرایہ پر لینے کے لئے دو وکیل کئے تنہا ایک نے کرایہ پر لیا تو وکیل کے اجارہ میں ہوا پھر اگر وکیل نے مؤکل کو دے دیا تو یہ وکیل و مؤکل کے مابین ایک جدید اجارہ بطور تعاطی منعقد ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: یہ کہا کہ میں نے تم دونوں میں سے ایک کو فلاں چیز کے خریدنے کا وکیل کیا دونوں نے خرید لی اگر آگے پیچھے خریدی ہے تو پہلے کی چیز مؤکل کی ہوگی اور دوسرے نے جو خریدی ہے وہ خود اُس وکیل کی ہوگی اور اگر دونوں نے بیک وقت خریدی تو دونوں چیزیں مؤکل کی ہوں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: ایک شخص سے کہا میری یہ چیز بیچ دو پھر دوسرے سے بھی اُسی چیز کے بیچنے کو کہا اور دونوں نے دو شخصوں کے ہاتھ بیع کر دی اگر معلوم ہے کہ کس نے پہلے بیع کی تو جس نے پہلے خریدی ہے چیز اُسی کی ہے اور معلوم نہ ہو تو دونوں مشتری اُس میں نصف نصف کے شریک ہیں اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ نصف ثمن کے ساتھ لے یا نہ لے اور اگر دونوں نے ایک ہی شخص کے ہاتھ بیع کی اور دوسرے نے زیادہ داموں میں بیچی دوسری بیع جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: ایک شخص کو وکیل کیا ہے کہ وہ اپنے مال سے یا مؤکل کے مال سے دَین ادا کر دے اس کو دَین ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا مگر جب کہ وکیل کے ذمہ خود مؤکل کا دَین ہے اور مؤکل نے اُس سے دوسرے کا دَین جو مؤکل پر ہے ادا کرنے کو کہا۔ اسی کو خصوصیت نہیں بلکہ کسی جگہ بھی وکیل اُس کام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا جس کے لئے وکیل ہوا ہے مثلاً یہ کہا کہ میری یہ چیز بیچ کر فلاں کا دَین ادا کر دو وکیل اُس کے بیچنے پر مجبور نہیں یا یہ کہہ دیا ہو کہ میری عورت کو طلاق دے دو وکیل طلاق دینے پر مجبور نہیں اگرچہ عورت طلاق مانگتی ہو یا غلام آزاد کر دو یا فلاں شخص کو یہ چیز ہبہ کر دو یا فلاں کے ہاتھ یہ چیز بیع کر دو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۳: بعض باتوں میں وکیل اُس کام کے کرنے پر مجبور کیا جائے انکار نہیں کرسکتا۔ (۱) ایک چیز معین شخص کو دینے کے لئے وکیل کیا تھا کہ یہ چیز فلاں کو دے آؤ اور مؤکل غائب ہوگیا وکیل کو اُسے دینا لازم ہے۔ (۲) مدعی کی طلب پر مدعیٰ علیہ نے وکیل کیا اور مدعیٰ علیہ

غائب ہوگیا وکیل کی پیروی کرنی لازم ہے (۳) ایک چیز رہن رکھی ہے اور عقد رہن کے اندر یا بعد میں راہن نے توکیل بالبیع شرط کر دی اس صورت میں وکیل کو بیع کر کرے مرتہن کا دَین ادا کرنا ضروری ہے (۴) جو وکیل اجرت پر کام کرتے ہوں جیسے دلال آڑھتی وہ کام پر مجبور ہیں انکار نہیں کر سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ۷۴: وکیل جس چیز کے بارے میں وکیل ہے بغیر اجازت مؤکل اُس میں دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا مثلاً زید نے عمرو سے ایک چیز خریدنے کو کہا عمرو بکر سے کہہ دے کہ تُو خرید کر لا یہ نہیں ہوسکتا یعنی وکیل الوکیل جو کچھ کرے گا وہ مؤکل پر نافذ نہیں ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ۷۵: وکیل کو مؤکل نے اس کی اجازت دے دی ہے کہ وہ خود کر دے یا دوسرے سے کرا دے تو وکیل بنانا جائز ہے یا اُس کام کے لئے اُس نے اختیار تام دے دیا ہے مثلاً کہہ دیا ہے کہ تم اپنے رائے سے کام کرو اس صورت میں بھی وکیل بنانا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۷۶: ایک شخص کو زکوٰۃ کے روپے دے کر کہا کہ فقیروں کو دے دو اس نے دوسرے کو کہا اُس نے تیسرے کو کہا غرض یہ کہ جو بھی فقیروں کو دے دے گا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی مؤکل کو اجازت دینے کی بھی ضرورت نہیں اور اگر قربانی کا جانور خریدنے کے لئے ایک کو کہا اُس نے دوسرے سے کہہ دیا دوسرے نے تیسرے سے کہا غرض آخر والے نے خریدا تو اوّل کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر جائز کرے گا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۷۷: اذن یا تفویض (کام کی رائے پر سپرد کرنے) کی وجہ سے وکیل نے دوسرے کو وکیل بنایا تو یہ وکیل ثانی وکیل کا وکیل نہیں ہے بلکہ مؤکل کا وکیل ہے اگر وکیل اوّل اسے معزول کرنا چاہے معزول نہیں کر سکتا نہ اُس کے مرنے سے یہ معزول ہوسکتا ہے مؤکل کے مرنے سے دونوں معزول ہو جائیں گے۔ (بحر)

مسئلہ۷۸: وکیل نے وہ کام کیا جس کے لئے وکیل تھا اور حقوق میں اُس نے دوسرے کو وکیل بنایا یہ جائز ہے اس کے لئے نہ اذن کی ضرورت ہے نہ تفویض کی مثلاً خریدنے کا وکیل کیا تھا اس نے خریدا اور مبیع پر قبضہ کے لئے یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کے لئے یا اُس کے متعلق دعویٰ کرنا پڑے اس کے لئے بغیر اذن وتفویض بھی وکیل کر سکتا ہے کہ ان سب کاموں میں وکیل اصل ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۷۹: وکیل نے بغیر اذن وتفویض دوسرے کو وکیل کر دیا دوسرے نے پہلے کی موجودگی یا عدم موجودگی میں کام کیا اور اوّل نے اُسے جائز کر دیا تو جائز ہوگیا بلکہ کسی اجنبی نے کر دیا اُس

نے جائز کر دیا جب بھی جائز ہو گیا اور اگر وکیل اوّل نے ثانی کے لئے ثمن مقرر کر دیا ہے کہ چیز اتنے میں بیچنا اور ثانی نے اوّل کی غیبت میں بیچ دی تو جائز ہے یعنی اوّل کی رائے سے کام ہوا اور یہ بیع مؤکل پر نافذ ہوگی کیونکہ اُس کی رائے اس صورت میں یہی ہے کہ ثمن کی مقدار متعین کر دے اور یہی کام اُس نے کر دیا خریدنے کے لئے وکیل کیا تھا اور اجنبی نے خریدی اور وکیل نے جائز کر دی جب بھی اُسی اجنبی کے لئے ہے۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۸۰: ایسی چیزیں جو عقد نہیں ہیں جیسے طلاق عتاق ان میں کسی کو وکیل کیا وکیل نے دوسرے کو وکیل کر دیا یا ثانی نے اوّل نے موجودگی میں طلاق دی یا اجنبی نے طلاق دی وکیل نے جائز کر دی طلاق نہیں ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۱: وکالت کبھی خاص ہوتی ہے کہ ایک مخصوص کام مثلاً خریدنے یا بیچنے یا نکاح یا طلاق کے لئے وکیل کیا اور کبھی عام ہوتی ہے کہ ہر قسم کے کام وکیل کو سپرد کر دیتے ہیں جس کو مختار عام کہتے ہیں مثلاً کہہ دیا کہ میں نے تجھے ہر کام میں وکیل کیا اس صورت میں وکیل کو تمام معاوضات خریدنا بیچنا اجارہ دینا لینا سب کام کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے مگر بی بی کو طلاق دینا غلام کو آزاد کرنا یا دوسرے تبرعا مثلاً کسی کو اسکی چیز ہبہ کر دیا اس کی جائداد کو وقف کر دینا اس قسم کے کاموں کا وکیل کو اختیار نہیں رکھتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۲: کسی سے کہا میں نے اپنی عورت کا معاملہ تمہیں سپرد کر دیا یہ طلاق کا وکیل ہے مگر مجلس تک اختیار رکھتا ہے بعد میں نہیں اور اگر یہ کہا کہ عورت کے معاملہ میں میں نے تم کو وکیل کیا تو مجلس تک مقتصر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۳: جس شخص کو دوسرے پر ولایت نہ ہو اُس کے حق میں اگر تصرف کرے گا جائز نہیں ہوگا مثلاً غلام یا کافر نے اپنے نابالغ بچہ جو مسلمان کا مال بیچ دیا یا اُس کے بدلے میں کوئی چیز خریدی یا اپنی نابالغہ لڑکی حرہ مسلمہ کا نکاح کیا یہ جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۴: نابالغ کے مال کی ولایت اُس کے باپ کو ہے پھر اُس کے وصی کو ہے یہ نہ ہو تو اس کے وصی کو ہے یعنی باپ کا وصی دوسرے کو وصی بنا سکتا ہے اس کے بعد دادا کو پھر دادا کے وصی کو پھر اس وصی کے وصی کو یہ بھی نہ ہوت قاضی کو اس کے بعد وہ جس کو قاضی نے مقرر کیا ہو اس کو وصی قاضی کہتے ہیں پھر اُس کو جس کو اس وصی نے وصی کیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۴: ماں مر گئی یا بھائی مرا اور انھوں نے ترکہ چھوڑا اور اس مال کا کسی کو وصی کیا تو باپ یا اسکے وصی یا وصی وصی یا دادا اسکے وصی یا وصی وصی کے ہوتے ہوئے ماں یا بھائی کے وصی کو کچھ

اختیار نہیں اور اگر ان مذکورین میں کوئی نہیں ہے تو ماں یا بھائی کے وصی کے متعلق اُس ترکہ کی حفاظت ہے اور اُس ترکہ میں سے صرف منقول چیزیں بیع کرسکتا ہے غیر منقول کی بیع نہیں کرسکتا اور کھانے اور لباس کی چیزیں خرید سکتا ہے وبس۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۵: وصی قاضی بھی وہ تمام اختیارات رکھتا ہے جو باپ کا وصی رکھتا ہے ہاں اگر قاضی نے اُسے کسی خاص بات کا پابند کردیا ہے تو پابند ہوگا۔ (درمختار)

وکیل بالخصومۃ اور وکیل بالقبض کا بیان

مسئلہ ۱: جس شخص کو خدمت یعنی مقدمہ میں پیروی کرنے کے لئے وکیل کیا ہے وہ قبضہ کا اختیار نہیں رکھتا یعنی اس کے موافق فیصلہ ہوا اور چیز دلا دی گئی تو اُس پر قبضہ کرنا اس وکیل کا کام نہیں۔ یونہی تقاضا کرنے کا جس کو وکیل کیا ہے وہ بھی قبضہ نہیں کرسکتا۔ (درمختار) مگر جہاں عرف اس قسم کا ہو کہ جو تقاضے کو جاتا ہے وہی دَین وصول بھی کرتا ہے جیسا کہ ہندوستان کا عموماً یہی عرف ہے کہ تجار کے یہاں سے جو تقاضے کو بھیجے جاتے ہیں وہی بقایا وصول کر کے لاتے بھی ہیں یہ نہیں ہے کہ تقاضا ایک کا کام ہو اور وصول کرنا دوسرے کا لہٰذا یہاں کے عرف کا لحاظ کرتے ہوئے تقاضا کرنے والا قبضہ کا اختیار رکھتا ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۲: خصومت یا تقاضے کے لئے جس کو وکیل کیا ہے یہ مصالحت نہیں کرسکتے کہ ان کا یہ کام نہیں۔ تقاضے کے لئے جس کو قاعدہ بنایا ہے جس سے یہ کہہ دیا کہ فلاں شخص کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دینا وہ قبضہ کرسکتا ہے اُس مدیون پر دعویٰ نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۳: جس کو صالح کیلئے وکیل بنایا ہے وہ دعویٰ نہیں کرسکتا اور دَین پر قبضہ کیلئے جس کو وکیل کیا ہے وہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ وکیل قسمۃ وکیل شفعہ۔ ہبہ میں رجوع کا وکیل۔ عیب کی وجہ سے رد کا وکیل ان سب کو دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۴: ایک شخص کے ذمہ میرا دَین ہے تم اُس پر قبضہ کرو اور سب ہی پر قبضہ کرنا وکیل نے تمام دَین پر قبضہ کیا صرف ایک روپیہ باقی رہ گیا یہ قبضہ صحیح نہیں ہوا کہ مؤکل کی اس نے مخالفت کی یعنی اگر وہ دَین جس پر قبضہ کیا ہے ہلاک ہو جائے تو مؤکل ذمہ دار نہیں مؤکل اُس مدیون سے اپنا پورا دَین وصول کرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۵: یہ کہا کہ میں نے اپنے ہر دَین کے تقاضا کا تجھے وکیل کیا یا میرے جتنے حقوق لوگوں پر ہیں اُن کے لئے وکیل کیا یہ توکیل اُن حقوق کے متعلق بھی ہے جو اس وقت موجود ہیں اور اُن کے متعلق بھی جواب ہوں گے اور اگر یہ کہا ہے کہ فلاں کے ذمہ جو میرا دَین ہے اُس کے قبض

کا وکیل کیا تو صرف وہی دَین مراد ہے جو اس وقت ہے جو بعد میں ہوں گے اُن کے متعلق وکیل نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶: جو شخص قبض دَین کا وکیل ہے وہ نہ تو حوالہ قبول کرسکتا ہے نہ مدیون کو دَین ہبہ کرسکتا ہ ے نہ دَین معاف کرسکتا ہے نہ دَین کو مؤخر کرسکتا ہے یعنی میعادنہیں مقرر کرسکتا نہ دَین کے مقابلے میں کوئی شے رہن رکھ سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: ایک شخص کو وکیل کیا کہ فلاں کے ذمہ میرا دَین ہے اُسے وصول کر کے فلاں شخص کو ہبہ کر دے یہ جائز ہے اگر مدیون یہ کہتا ہے کہ میں نے دَین دے دیا ہے اور موہوب لہ بھی تصدیق کرتا ہے تو ٹھیک ہے اور موہوب لہ انکار کرتا ہے تو مدیون کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دَین وصول کرنے کا وکیل آیا اُس نے وصول کیا پھر دوسرا وکیل آیا کہ یہ بھی دَین وصول کرنے کا وکیل ہے یہ چاہتا ہے کہ وکیل اوّل نے جو کچھ وصول کیا ہے اُسے میں اپنے قبضہ میں رکھوں اُسے اس کا اختیار نہیں ہاں اگر وکیل دوم کو مؤکل نے یہ اختیارات دیئے ہیں کہ جو کچھ مؤکل کی چیز کسی کے پاس ہو اُسے پر قبضہ کرے تو وکیل اوّل سے لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: محتال لہ نے محیل کو وکیل کر دیا کہ محتال علیہ سے دَین وصول کرے یہ توکیل صحیح نہیں۔ یونہی دائن نے مدیون کو وکیل بنایا کہ وہ خود اپنے نفس سے دَین وصول کرے یہ توکیل صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کفیل بالمال کو وکیل نہیں بنایا جا سکتا اُس کو وکیل بنانا ویسا ہی ہے جیسے خود مدیون کو وکیل کیا جائے ہاں اگر مدیون کو وکیل کیا تم اپنے سے دَین معاف کر دو یہ توکیل صحیح ہے اور معاف کرنے سے پہلے مؤکل نے معزول کر دیا یہ عزل بھی صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: زید کے دو شخصوں کے ذمہ ہزار روپے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا کفیل ہے زید نے عمرو کو وکیل کیا کہ ان میں سے فلاں سے دَین وصول کرے عمرو نے بجائے اُس کے دوسرے سے وصول کیا یہ اُس کا قبضہ کرنا صحیح ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص پر ہزار روپے دَین ہے اور دوسرا اس کا کفیل ہے دائن نے وکیل کیا تھا مدیون سے وصول کرنے کے لئے اُس نے کفیل سے وصول کرلیا یہ بھی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: دَین وصول کرنے کے لئے وکیل کیا تھا وکیل نے مدیون سے بجائے روپیہ کے سامان لیا اس

چیز کو مؤکل پسند نہیں کرتا ہے وکیل یہ سامان پھیر دے اور دَین کا مطالبہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۳: مدیون نے دائن کی کوئی چیز دے دی کہ اسے بیچ کر اُس میں سے اپنا حق لے لو اُس نے بیع کی اور ثمن پر قبضہ کرلیا پھر یہ ثمن ہلاک ہوگیا تو مدیون کا نقصان ہوا جب تک دائن نے ثمن پر جدید قبضہ نہ کیا ہو اور اگر مدیون نے چیز دیتے وقت یہ کہا اسے اپنے حق کے بدلے میں بیع کرلو تو ثمن پر قبضہ ہوتے ہی دَین وصول ہوگیا اگر ہلاک ہوگا دائن کا ہلاک ہوگا۔ (خانیہ)

مسئلہ۱۴: ایک شخص نے دوسرے سے یہ کہا کہ فلاں کا تمہارے ذمہ دَین ہے اُس نے مجھے لینے کے لئے وکیل کیا ہے اس کی تین صورتیں ہیں اس کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب کرتا ہے اگر تصدیق کرتا ہے دَین ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا پھر واپس لینے کا اس کو اختیار نہیں باقی دو صورتوں میں مجبور نہیں کیا جائے گا مگر اس نے دے دیا تو واپس لینے کا اختیار نہیں پھر مؤکل آیا اس نے وکالت کا اقرار کرلیا تو معاملہ ختم ہے اور اگر وکالت سے انکار کرتا ہے اور مدیون سے دَین لینا چاہتا ہے اگر مدیون نے دعویٰ کیا کہ تم نے فلاں کو وکیل کیا تھا میں نے اُسے دے دیا اور اُس کی توکیل کو گواہوں سے ثابت کردیا یا گواہ نہ ہونے کی صورت میں دائن پر حلف دیا گیا اس نے حلف سے انکار کردیا مدیون بری ہوگیا اور اگر اس نے حلف کرلیا کہ میں نے اُسے وکیل نہیں کیا تھا تو مدیون سے اپنا دَین وصول کرے گا پھر اُس وکیل کے پاس اگر وہ چیز موجود ہے تو مدیون اُس سے وصول کرے۔ اور ہلاک کردی تو تاوان لے سکتا ہے اور اگر ہلاک ہوگئی ہو اور مدیون نے اس کی تصدیق کی تھی تو کچھ نہیں لے سکتا اور تکذیب کی تھی یا سکوت کیا تھا یا تصدیق کی تھی مگر ضمان کی شرط کرلی تھ جو کچھ دائن کو دیا ہے اس وکیل سے واپس لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۵: ایک شخص نے کہا فلاں شخص کی امانت تمہارے پاس ہے اُس نے مجھے وکیل بالقبض کیا ہے امین اگرچہ اس کی تصدیق کرتا ہو امانت دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا اور اگر امین نے دے دی تو اب واپس لینے کا حق نہیں رکھتا اور اگر امین سے کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے امانت والی چیز خرید لی ہے اُس کو دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا اگرچہ امین اُس کی تصدیق کرتا ہو اور اگر امین سے یہ کہتا ہے کہ جس نے امانت رکھی تھی اُس کا انتقال ہوگیا اور یہ چیز بطور وصیت یا وراثت مجھے ملی ہے اگر امین اس کی بات کو سچ ملتا ہے حکم دیا جائے گا کہ اس کو دے دے بشرطیکہ میت پر دَین مستغفرق نہ ہو اور اگر امین اُس کی بات سے منکر ہے یا کہتا ہے مجھے نہیں

معلوم تو اس صورت میں جب تک ثابت نہ کردے دینے کا حکم دیا جائے گا۔ (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۶: دائن نے مدیون سے کہا تم فلاں شخص کو دے دینا پھر دوسرے موقع پر کہا اُس کو مت دینا مدیون نے کہا میں تو اُسے دے چکا اور وہ شخص اقرار کرتا ہے کہ مجھے دیا ہے مدیون دَین سے بری ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: دائن نے مدیون کے پاس کہلا بھیجا کہ میرا روپیہ بھیج دو مدیون نے اسی کے ہاتھ بھیج دیا تو دائن کا ہوگیا اگر ہلاک ہوگیا دائن کا ہوگا اور اگر دائن نے مدیون سے کہا کہ فلاں کے ہاتھ بھیج دینا یا میرے بیٹے یا اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیج دینا مدیون نے بھیج دیا اور ضائع ہوا تو مدیون کا ضائع ہوا اور اگر دائن نے یہ کہا تھا کہ میرے بیٹے کو یا اپنے بیٹے کو دے دو وہ مجھے لا کے دے دیگا یہ توکیل ہے اگر ضائع ہوگا دائن کا نقصان ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مدیون نے کسی کو اپنا دَین ادا کرنے کا وکیل کیا اُس نے ادا کر دیا تو جو کچھ دیا ہے مدیون سے لے گا اور اگر یہ کہا ہے کہ میری زکوٰۃ ادا کر دینا یا میری قسم کے کفارہ میں کھانا کھلا دینا اور اس نے کر دیا تو کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ میں ضامن ہوں تو وصول کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: یہ کہا کہ فلاں کو اتنے روپے ادا کر دینا یہ نہیں کہا کہ میری طرف سے نہ یہ کہ میں ضامن ہوں نہ یہ کہ وہ میرے ذمہ ہوں گے اس نے دے دیئے اگر یہ اُس کا شریک یا خلیط یا اُس کے عیال میں ہے یا اس پر اُسے اعتماد ہے تو رجوع کرے گا ورنہ نہیں خلیط کے معنی یہ ہیں کہ دونوں میں لین دین ہے یا آپس میں دونوں کے یہ طے ہے کہ اگر ایک کا دوسرے کے پاس قاصد یا وکیل آئے گا تو اُس کے ہاتھ بیع کر دے گا اُسے قرض دیدیگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک ہی شخص دائن و مدیون دونوں کا وکیل ہو کہ ایک کی طرف سے خود ادا کرے اور دوسرے کی طرف سے خود ہی وصول کرے یہ نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مدیون نے ایک شخص کو روپے دیئے کہ میرے ذمہ فلاں کے اتنے روپے باقی ہیں یہ دے دینا اور رسید لکھوا لینا روپے اُسے نے دے دیئے مگر رسید نہیں لکھوائی اُس پر ضمان نہیں یعنی اگر دائن انکار کرے تو تاوان لازم ہوگا اور اگر مدیون نے یہ کہا تھا کہ جب تک رسید نہ لے لینا دینا مت اور اُس نے بغیر رسید دے دیئے تو ضامن ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: جس کو دَین ادا کرنے کو کہا ہے اُس نے اُسے سے بہتر ادا کیا تھا جو کہا تھا ویسا رجوع کرے گا

جیسا ادا کرنے کو کہا تھا اور اُس سے خراب ادا کیا تو جیسا دیا ہے ویسا ہی لے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایک شخص کو اپنے حقوق وصول کرنے اور مقدمات کی پیروی کرنے کے لئے وکیل کیا ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ مؤکل پر (یعنی مجھ پر) جو دعویٰ ہو اُس میں وکیل نہیں یہ صورت توکیل کی جائز ہے نتیجہ یہ ہوا کہ وکیل نے ایک شخص پر مال کا دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا مدعیٰ علیہ اپنے اوپر سے اس کو دفع کرنا چاہتا ہے مثلاً کہتا ہے میں نے ادا کر دیا ہے یا دائن نے معاف کر دیا ہے یہ جوابدہی وکیل کے مقابل میں مسموع نہیں کہ وہ اس بات میں وکیل ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۴: وکیل بالخصومۃ کو اختیار ہے کہ خصم کے حق سے انکار کر دے یا اُس کے حق کا اقرار کرے مگر قاضی کے پاس اقرار کر سکتا ہے غیر قاضی کے پاس نہیں یعنی مجلس قضا کے علاوہ دوسری جگہ اُس نے اقرار کیا اس کو اگر قاضی کے پاس خصم نے گواہوں سے ثابت کیا تو وکیل کا اقرار نہیں قرار پائے گا یہ البتہ ہوگا کہ گواہوں سے غیر مجلس قضا میں اقرار ثابت ہونے پر یہ وکیل ہی وکالت سے معزول ہو جائے گا اور اس کو مال نہیں دیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۵: وکیل بالخصومۃ اقرار اُس وقت کر سکتا ہے جب اُس کی توکیل مطلق ہو اقرار کی مؤکل نے ممانعت نہ کی ہو اور اگر مؤکل نے اُس کو غیر جائز الاقرار قرار دیا ہے مگر اقرار نہیں کر سکتا اگر قاضی کے پاس یہ اقرار کرے گا اقرار صحیح نہیں ہوگا اور وکالت سے خارج ہو جائے گا اور اگر وکیل کیا ہے مگر انکار کی اجازت نہیں دی ہے تو انکار نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: توکیل بالاقرار صحیح ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اقرار کا وکیل ہے یا کچہری میں جاتے ہی اقرار کر لے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وکیل سے کہہ دیا ہے کہ اولاً تم جھگڑا کرنا جو کچھ کہے اُس سے انکار کرنا مگر جب دیکھنا کہ کام نہیں چلتا اور انکار میں میری بدنامی ہوتی ہے تو اقرار کر لینا اس وکیل کا اقرار صحیح ہے وہ مؤکل پر اقرار ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: جو شخص دائن کا وکیل ہے مدیون نے بھی اُسی کو قبضہ کا وکیل کر دیا تو یہ توکیل درست نہیں مثلاً وہ مدیون کے پاس آ کر مطالبہ کرتا ہے مدیون نے اُسے کوئی چیز دے دی کہ اسے بیچ کر ثمن سے دَین ادا کر دینا اگر فرض کرو اُس نے بیچی مگر ثمن ہلاک ہو گیا تو مدیون کا ہلاک ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: کفیل بالنفس قبض دَین کا وکیل ہو سکتا ہے۔ یونہی قاصد اور وکیل بالنکاح ان کو وکیل بالقبض

کیا جا سکتا ہے وکیل بالنکاح مہر کا ضامن ہوسکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۲۹: دَین قبضہ کرنے کا وکیل تھا اس نے کفالت کر لی یہ صحیح ہے مگر وکالت باطل ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ۳۰: وکیل بیع نے مشتری کی طرف سے بائع کے لئے ثمن کی ضمانت کر لی یہ جائز نہیں پھر اگر اس ضمانت باطلہ کی بنا پر وکیل نے بائع کو ثمن اپنے پاس سے دے دیا تو بائع سے واپس لے سکتا ہے اور اگر ادا کیا مگر ضمانت کی وجہ سے نہیں تو واپس نہیں لے سکتا کہ متبرع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۳۱: وکیل بالقبض نے مال طلب کیا مدیون نے جواب میں یہ کہا کہ مؤکل کو دے چکا ہوں یا اُس نے معاف کر دیا یا تمہارے مؤکل نے خود میری مِلک کا اقرار کیا ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ اس نے مِلک مؤکل کا اقرار کرلیا اور اس کی وکالت کو بھی تسلیم کیا مگر ایک عذر ایسا پیش کرتا ہے جس سے مطالبہ ساقط ہو جائے اور اس پر گواہ پیش نہیں کئے اب دوسری صورت منکر پر حلف کی ہے مگر حلف اگر ہوگا تو مؤکل پر نہ کہ وکیل پر لہٰذا اس صورت میں اُس شخص کو مال دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ۳۲: مشتری نے عیب کی وجہ سے مبیع کو واپس کرنے کے لئے کسی کو وکیل کیا وکیل جب بائع کے پاس جاتا ہے بائع یہ کہتا ہے کہ مشتری اس عیب پر راضی ہو گیا تھا لہٰذا واپسی نہیں ہو سکتی اس صورت میں جب تک مشتری حلف نہ اُٹھائے بائع پر رد نہیں کر سکتا اور اگر وکیل نے بائع پر رد کر دی پھر مؤکل آیا اس نے بائع کی تصدیق کی تو چیز اسی کی ہوگئی بائع کی نہ ہو گی۔ (بحر)

مسئلہ۳۳: زید نے عمرو کو دس روپے دیئے کہ یہ میرے بال بچوں پر خرچ کرنا عمرو نے دس روپے اپنے پاس کے خرچ کئے وہ روپے جو دیئے گئے تھے رکھ لئے تو یہ دس اُن دس کے بدلے میں ہو گئے اسی طرح اگر دَین ادا کرنے کے لئے روپے دیئے تھے یا صدقہ کرنے کے لئے دیئے تھے اس نے یہ روپے رکھ لئے اور اپنے پاس سے دَین ادا کر دیا یا صدقہ کر دیا تو ان صورتوں میں بھی اولاً بدلا ہو گیا۔ جو روپے زید نے دیئے ہیں اُن کے رہتے ہوئے یہ حکم ہے اور اگر زید عمرو نے زید کے خرچ کر ڈالے اس کے بعد بال بچوں نے لئے چیزیں خریدیں وہ سب عمرو کی مِلک ہیں اور بچوں پر خرچ کرنا تبرع ہے اور زید کے روپے جو خرچ کئے ہیں اُن کا تاوان دینا ہوگا اور یہ بھی ضرور ہے کہ خرچ کے لئے عمرو جو چیزیں خرید لایا اُن کی بیع کو زید

کے روپے کی طرف نسبت کرے یا عقد کو مطلق رکھے اور اگر عمرو نے عقد کو اپنے روپے کی طرف نسبت کیا تو یہ چیزیں عمرو کی ہوں گی اور زید کے بال بچوں پر خرچ کرنے میں متبرع ہوگا اور زید کے روپے اس کے ذمہ باقی رہیں گے یہی حکم دَین ادا کرنے اور صدقہ کرنے کا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۴: زید نے عمرو سے کہا فلاں شخص پر میرے اتنے روپے باقی ہیں اُن کو وصول کر کے خیرات کر دو عمرو نے اپنے پاس سے یہ نیت کرتے ہوئے خرچ کر دیئے کہ جب مدیون سے وصول ہوں گے تو اُنھیں رکھ لوں گا یہ جائز ہے یعنی عمرو پر تاوان نہیں اور اگر زید نے روپے دے دیئے تھے اس نے وہ روپے رکھ لئے اور اپنے پاس کے خیرات کر دیئے تو تاوان نہیں۔ (بحر)

مسئلہ ۳۵: وصی یا باپ نے بچہ پر اپنا مال خرچ کیا کیونکہ اُس کا مال ابھی آیا نہیں ہے تو اس کا معاوضہ نہیں ملے گا ہاں اگر اُس نے اس پر گواہ بنا لئے ہیں یہ یہ قرض دیتا ہوں یا میں خرچ کرتا ہوں اس کا معاوضہ لوں گا تو بدلا لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۶: جو شخص قبض عین (شے معین) کا وکیل ہو وہ وکیل بالخصومۃ نہیں ہے مثلاً کسی نے یہ کہہ دیا کہ میری فلاں چیز فلاں شخص سے وصول کرو جس کے ہاتھ میں چیز ہے اُس نے کہا کہ مؤکل نے یہ چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دیا معاملہ ملتوی ہو جائے گا جب مؤکل آجائے گا اُس کی موجودگی میں بیع کے گواہ پیش کئے جائیں گے۔ اسی طرح ایک شخص نے کسی کو بھیجا کہ میری زوجہ کو رخصت کرا لاؤ عورت نے کہا شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور گواہوں سے طلاق ثابت کر دی اس کا اثر صرف اتنا ہوگا کہ رخصت کو ملتوی کر دیا جائے گا طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا جب شوہر آئے گا اُس کی موجودگی میں عورت کو طلاق کے گواہ پھر پیش کرنے ہوں گے۔ (عالمگیری، ہدایہ)

مسئلہ ۳۷: ایک شخص قبض عین کا وکیل تھا اس کے قبضہ سے پہلے کسی نے وہ چیز ہلاک کر دی یہ اُس پر تاوان کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور قبضہ کے بعد ہلاک کی ہے تو دعویٰ کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: کسی سے کہا میری بکری فلاں کے یہاں سے اُس پر قبضہ کرو اس کہنے کے بعد بکری کے بچہ پیدا ہوا تو وکیل بکری اور بچہ دونوں پر قبضہ کرے گا اور اگر وکیل کرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو چکا ہے تو بچہ پر قبضہ نہیں کرسکتا۔ باغ کے پھل کا وہی حکم ہے جو بچہ کا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: وکیل کیا کہ میری امانت فلاں کے پاس ہے اُس پر قبضہ کرو اور وکیل کے قبضہ سے پہلے خود

مؤکل نے قبضہ کرلیا اور پھر دوبارہ اُس کو امانت رکھ دیا اب وکیل نہ رہا یعنی قبضہ نہیں کرسکتا مؤکل کے قبضہ کرنے کا چاہے اس کو علم ہو یا نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ۴۰: مالک نے حکم دیا تھا کہ فلاں کے پاس میری امانت ہے اُس پر آج قبضہ کرو تو اُسی دن قبضہ کرنا ضرور نہیں دوسرے دن بھی قبضہ کرسکتا ہے اور اگر کہا تھا کہ کل قبضہ کرنا تو آج نہیں قبضہ کرسکتا اور اگر کہا تھا کہ فلاں کی موجودگی میں قبضہ کرانا تو بغیر اُس کی موجودگی کے قبضہ کرسکتا ہے۔ یونہی اگر کہا تھا کہ گواہوں کے سامنے قبضہ کرنا تو بغیر گواہوں کے قبضہ کرسکتا ہے اور اگر کہا بغیر فلاں کی موجودگی کے قبضہ نہ کرنا تو غیبت میں قبضہ نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۴۱: ایک شخص نے گھوڑا اعاریت لیا اور کسی کو بھیجا کہ اُسے لاؤ یہ اُس پر سوار ہو کر لے گیا اگر گھوڑا ایسا ہے کہ بغیر سوار ہوئے قابو میں آسکتا ہے تو یہ ضامن ہے اور قابو میں نہیں آسکتا ہے تو ضامن نہیں۔ (عالمگیری)

وکیل کو معزول کرنے کا بیان

مسئلہ۱: وکالت عقو ولازمہ میں سے نہیں یعنی نہ مؤکل پر اس کی پابندی لازم ہے نہ وکیل پر جس طرح مؤکل جب چاہے وکیل کو برطرف کرسکتا ہے وکیل بھی جب چاہے درست بردار ہو سکتا ہے اس وجہ سے اس میں خیار شرط نہیں ہوتا کہ جب یہ خود ہی لازم نہیں تو شرط لگانے سے کیا فائدہ۔ (بحر)

مسئلہ۲: وکالت کا بالقصد حکم نہیں ہوسکتا یعنی جب تک اس کے ساتھ دوسری چیز شامل نہ ہو محض وکالت کا قاضی حکم نہیں دے گا مثلاً یہ کہ زید عمرو کا وکیل ہے اگر مدیون پر وکیل نے دعویٰ کیا اور وہ اس کی وکالت سے انکار کرتا ہے تو اب یہ بیشک اس قابل ہے کہ اس کے متعلق قاضی اپنا فیصلہ صادر کرے۔ (بحر)

مسئلہ۳: مؤکل وکیل کو معزول کرے یا وکیل خود اپنے کو معزول کرے بہرحال دوسرے کو اس کا علم ہو جانا ضرور ہے جب تک علم نہ ہوگا معزول نہ ہوگا اگرچہ وہ نکاح یا طلاق کا وکیل ہو جس میں وکیل کو معزولی کی وجہ سے کوئی ضرر بھی نہیں پہنچتا۔ عزل کی کئی صورتیں ہیں وکیل کے سامنے مؤکل نے کہہ دیا کہ میں نے تم کو معزول کر دیا یا لکھ کر دے دیا یا وکیل کے یہاں کسی سے کہلا بھیجا جس کو بھیجا وہ عادل ہو یا غیر عادل آزاد ہو یا غلام بالغ ہو یا نابالغ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ جا کر یہ کہے کہ مؤکل نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تم کو یہ خبر پہنچا دوں کہ

اُس نے تمہیں معزول کر دیا۔ اور اگر اُس نے خود کسی کو نہیں بھیجا ہے بلکہ بطور خود کسی نے یہ خبر پہنچائی تو اس کے لئے ضرور ہے کہ وہ خبر لے جانے والا عادل ہو یا دو شخص ہوں۔ (بحرالرائق)

مسئلہ۴: اگر وکالت کے ساتھ حق غیر متعلق ہو جائے تو مؤکل وکیل کو معزول نہیں کر سکتا مثلاً وکیل بالخصومۃ جس کو خصم کے طلب کرنے پر وکیل بنایا گیا اس کو مؤکل معزول نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۵: طلاق وعتاق کا وکیل۔ مؤکل کا مال بیع کرنے کا وکیل۔ کسی غیر معین چیز کے خریدنے کا وکیل یہ سب اپنے کو بغیر علم مؤکل معزول کر سکتے ہیں یعنی اپنے کو خود معزول کرنے کے بعد یہ سب کام کیے تو نافذ نہیں ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ۶: قبض دَین کیلئے وکیل کیا تھا مدیون کی عدم موجودگی میں اسے معزول کر سکتا ہے اور اگر مدیون کی موجودگی میں وکیل کیا ہے تو عدم موجودگی میں معزول نہیں کر سکتا مگر جب کہ مدیون کو اسکی معزولی کا علم ہو جائے یعنی مدیون کو اسکی معزولی کا علم نہیں تھا اور دَین اس کو دیدیا یا بری الذمہ ہو گیا دائن اُس سے مطالبہ نہیں کر سکتا اور مدیون کو معلوم تھا اور دے دیا تو بری الذمہ نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۷: ایک شخص کو راہن نے وکیل کیا تھا کہ شے مرہون کو بیع کر کے دَین ادا کر دے اُس نے اپنے کو مرتہن کی موجودگی میں معزول کر دیا اور مرتہن اس پر راضی بھی ہو گیا تو معزول ہو گیا ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۸: وکالت قبول کرنے کے بعد وکیل کا یہ کہنا میں نے وکالت کو لغو کر دیا میں وکالت سے بری ہوں ان الفاظ سے معزول نہیں ہو گا اگرچہ الفاظ مؤکل کے سامنے کہے۔ یونہی مؤکل کا توکیل سے انکار کر دینا بھی عزل نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۹: وکیل نے وکالت رد کر دی رد ہو گئی مگر اس کے لئے مؤکل کو معلوم ہونا شرط ہے مثلاً مؤکل نے وکیل کیا جس کی خبر وکیل کو پہنچی وکیل نے رد کر دی کہہ دیا مجھے منظور نہیں مگر اس کا علم مؤکل کو نہیں ہوا پھر اس نے وکالت قبول کر لی وکیل ہو گیا۔ وکیل نے وکالت قبول کر لی اس کے بعد مؤکل نے کہا وکالت رد کر دو اُس نے کہا میں نے رد کر دی ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: توکیل کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں مثلاً یہ کام کروں تو تم میرے وکیل ہو مگر اس کے عزل

کو شرط پر معلق نہیں کر سکتے۔ تو کیل کو شرط پر معلق کیا تھا اور شرط پائی جانے سے پہلے وکیل کو معزول کرنا چاہتا ہے کرسکتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۱: وکیل کو معزول کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جس کام کے لئے اُس کو وکیل کیا ہے وہ اب تک نہ ہوا اور کام پورا ہو گیا تو معزول کرنے کی کیا ضرورت خود ہی معزول ہو گیا وہ کام ہی باقی نہ رہا جس میں وکیل تھا مثلاً دَین وصول کرنے کے لئے وکیل تھا دَین وصول کر لیا۔ عورت سے نکاح کرنے کے لئے وکیل تھا اور نکاح ہو گیا۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۲: دونوں میں سے کوئی مر گیا یا اُس کو جنون مطبق ہو گیا وکالت باطل ہو گئی جنون مطبق یہ ہے کہ مسلسل ایک ماہ تک رہے۔ یونہی مرتد ہو کر دارالحرب کو چلے جانے سے بھی وکالت باطل ہو جاتی ہے جبکہ قاضی نے اُس کے دارالحرب چلے جانے کا اعلان کر دیا ہو پھر اگر مجنون ٹھیک ہو جائے یا مرتد مسلمان ہو کر دارالحرب سے واپس آجائے تو وکالت واپس نہیں ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: راہن نے کسی کو مرہون شے کی بیع کا وکیل کیا تھا یا خود مرتہن کو وکیل کیا تھا کہ دَین کی میعاد پوری ہونے پر چیز کو بیچ دینا اور راہن مر گیا اس کے مرنے سے وکالت باطل نہیں ہو گی یہی حکم اُس کے مجنون ہونے یا معاذ اللہ مرتد ہو جانے کا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴: امر بالید کا وکیل یعنی اُس کے ہاتھ میں معاملہ دے دیا گیا ہے اور بیع بالوفا کا وکیل یعنی مدیون نے دائن کو اپنی کوئی چیز دیدی ہے کہ اس کو بیچ کر اپنا حق وصول کر لو ان دونوں صورتوں میں بھی مؤکل کے مرنے سے وکالت باطل نہیں ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: دو شخصوں میں شرکت تھی شریکین نے وکیل کیا تھا پھر ان میں جدائی و تفریق ہو گئی یعنی شرکت توڑ دی وکالت باطل ہو گئی اس صورت میں وکیل کو معلوم ہونے کی بھی ضرورت نہیں کہ یہ عزل حکمی ہے عزل حکمی میں معلوم ہونا شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: مؤکل مکاتب تھا وہ بدل کتابت سے عاجز ہو گیا یا مؤکل غلام ماذون تھا اس کے مولیٰ نے مجور کر دیا یعنی اس کے تصرفات رد کر دیئے اس دونوں صورتوں میں بھی ان کا وکیل معزول ہو جاتا ہے اور یہ بھی عزل حکمی ہے علم کی شرط نہیں مگر یہ اُسی وکیل کی معزولی ہے جو خصومت یا عقود کا وکیل ہو اور اگر وہ اس لئے وکیل تھا کہ دَین ادا کرے یا دَین وصول کرے یا ودیعت پر قبضہ کرے وہ معزول نہیں ہو گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جس کام کے لئے وکیل کیا تھا مؤکل نے اُسے خود ہی کر ڈالا معزول ہو گیا کہ اب وہ کام کرنا

ہی نہیں ہے۔ اس سے مراد وہ تصرف ہے کہ مؤکل کے ساتھ وکیل تصرف نہ کرسکتا ہو مثلاً غلام کو آزاد کرنے یا مکاتب کرنے کا وکیل تھا مولیٰ نے خود ہی آزاد کر دیا یا مکاتب کر دیا یا کسی عورت سے نکاح کیا وکیل تھا اُس نے خود ہی نکاح کر لیا یا کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا تھا اُسے خود خرید لی یا زوجہ کو طلاق دینے کا وکیل کیا تھا مؤکل نے خود ہی تین طلاقیں دے دیں یا ایک ہی طلاق دی اور عدت پوری ہوگئی یا خلع کا وکیل تھا اُس نے خلع کر لیا اور اگر وکیل بھی تصرف کرسکتا ہے عاجز نہیں ہے تو وکالت باطل نہیں ہوگی مثلاً طلاق کا وکیل تھا مؤکل نے ابھی ایک ہی طلاق دی ہے اور عدت باقی ہے وکیل بھی طلاق دے سکتا ہے یا طلاق کا وکیل شوہر نے خلع کیا اندرون عدت وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ بیع کا وکیل تھا اور مؤکل نے خود بیع کر دی مگر وہ چیز مؤکل پر واپس ہوئی اُس طریقہ پر جو فسخ ہے تو وکیل اپنی وکالت پر باقی ہے اُس چیز کو بیع کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور اگر ایسے طور پر چیز واپس ہوئی جو فسخ نہیں ہے تو وکیل کو اختیار نہ رہا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: ہبہ کرنے کا وکیل تھا اور مؤکل نے خود ہبہ کر دیا اس کے بعد اپنا ہبہ واپس لے لیا وکیل کو ہبہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ بیع کے لئے وکیل کیا تھا اور مؤکل نے اُس چیز کو رہن رکھ دیا اجرت پر دیدیا وہی وکیل اپنی وکالت پر باقی ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۱۹: مکان کرایہ پر دینے کے لئے وکیل کیا تھا اور مؤکل نے خود کرایہ پر دے دیا پھر اجارہ فسخ ہو گیا وکیل کی وکالت لوٹ آئی۔ (بحر)

مسئلہ ۲۰: مکان بیع کرنے کے لئے وکیل کیا تھا اور اُس میں جدید تعمیر کی وکالت جاتی رہی۔ یونہی زمین بیع کرنے کے لئے وکیل کیا تھا اور اُس میں پیڑ لگا دیئے۔ اور اگر مؤکل نے اُس میں زراعت کی کھیت کو بو دیا تو وکیل زمین کو بیچ سکتا ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۲۱: ستو خریدنے کو کہا اُس میں گھی مل دیا گیا یا تل خریدنے کو کہا تھا پیل کر تیل نکال لیا گیا وکالت باطل ہوگئی اور اگر ان کی مبیع کا وکیل تھا وکالت باقی ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۲: ایک چیز کی بیع کا وکیل کیا تھا اُس کو خود مؤکل نے بیچ ڈالا اس کی اطلاع وکیل کو نہیں ہوئی اُس نے بھی ایک شخص کے ہاتھ بیع کر دی اور مشتری سے ثمن بھی وصول کر لیا مگر اس کے پاس ضائع ہوگیا اور مبیع ابھی مشتری کو دی نہیں تھی کہ ہلاک ہوگئی مشتری وکیل سے ثمن واپس لے گا اور وکیل مؤکل سے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۳: دَین وصول کرنے کیلئے وکیل کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تم جس کو چاہو وکیل کو دو وکیل نے کسی

کو وکیل کیا وکیل اوّل چاہے تو اسے معزول کرسکتا ہے اور اگر مؤکل نے یہ کہا تھا کہ فلاں کو وکیل کرلو اور وکیل نے اُس کو وکیل مقرر کیا اب اُس کو معزول نہیں کرسکتا اور اگر یہ کہتا تھا کہ فلاں کو تم چاہو تو وکیل کرلو اب اسے معزول بھی کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۴: مدیون سے کہہ دیا جو شخص تمہارے پاس فلاں نشانی کے ساتھ آئے تم اُس کو دے دینا جو شخص تمہاری انگلی پکڑ لے یا جو شخص تم سے یہ بات کہہ دے اُس کو دَین ادا کر دینا ان سب صورتوں میں توکیل صحیح نہیں کہ مجہول کو وکیل بتانا ہے اگر مدیون نے اُسے دی دیا بری الذمہ نہیں ہوا۔ (درمختار)

واللہ سبحانہ و تعالٰی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم